ان الشعر عرش الحکمۃ

بہ توفیق خالق دو جہان دیوان بلاغت بیان از تصنیف جناب میر سیف اللہ حسین صاحب رحمہ

شمع قمر شبستان رسا ہے ؛ کیون جسے کہتے ہین وہ دیوان رسا ہے

دیوان رسا

اصل مین کہ یا حور کے گیسو ؛ دیوان نہین ضرب رضوان رسا ہے
۱۳۰۳

باہتمام عاصی پر معاصی محمد ابن محمد عبد الرحمن بن محمد شمس الدین صاحب صوبہ دار

در مطبع شمس الاسلام پریس واقع حیدرآباد طبع گردید

قطعہ تاریخ طبع از سید عبدالرحیم شمس تلمیذ مولانا مولوی محمد یعقوب علی صاحب سخنور عم فیضانہ سکندر آبادی

کیا لکھے شعر رسا صاحب نے	کر لیا توشۂ عقبیٰ پیدا
طبع کا سال یہ لین نے ای شمس	نسخۂ نعت محمد لکھا

۱۳۳۶ھ

تقریظ دیوان مولانا مولوی میر سیف اللہ حسین مرحوم متخلص رسا

اردو زبان مین دن دونی رات چوگنی ترقی ہوتی چلی جارہی ہے اور جدید تصنیفات و تالیفات کی بھرمار ہوتی چلی جارہی ہے لیکن میرے ایک خاص دلی دوست مولانا مولوی میر سیف اللہ حسین صاحب المتخلص بہ رسا جو یہ دیوان نعت شریف احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلعم اپنے آپ لاثانی ہے۔ طرہ بران بندش مضامین شستگی الفاظ روزمرہ کی باتین ایک ایک رنگ علیحدہ علیحدہ دکھارہے ہین جس جگہ حسرت کا بیان ہے دل کو توڑدیا ہے۔ وصل کے ذکر مین آتش شوق بھڑکادی ہے۔ صدمہ فراق سے کوہ الم توڑکر سینہ عشاق مصطفوی پر گرادیا ہے۔ غرض ایک ایک مضمون ایک ایک سین دکھارہا ہے ہر ہر جملہ ایک مرقع نمایان ہورہا ہے۔ اب یہ دعا ہے کہ یہ دیوان مقبول انام اور زبان زد خاص و عام ہو فقط
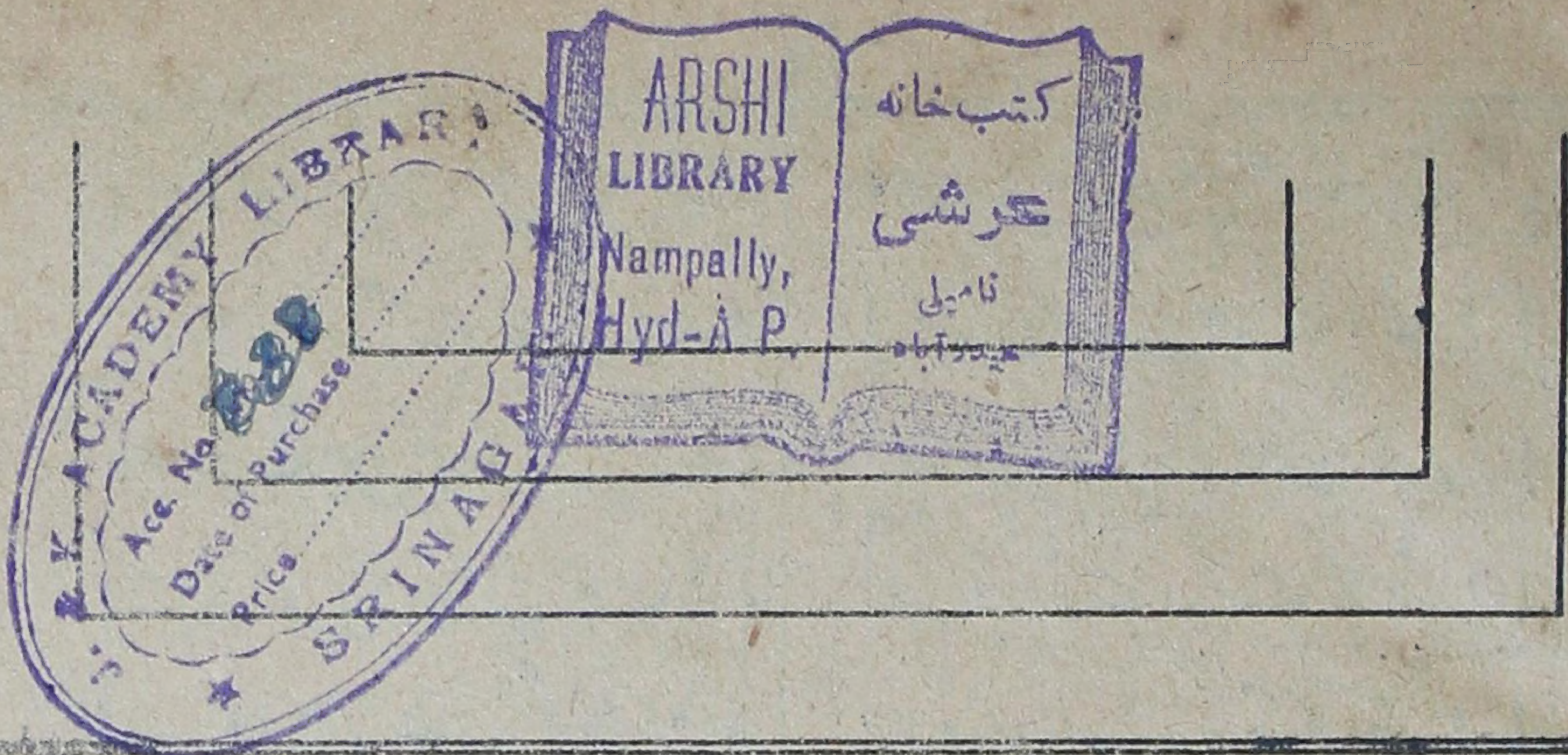
بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا کیجے تری ثنا خدایا — تو نے ہی زبان دیا خدایا
وہ دل ہو مجھے عطا خدایا — جس دل مین ہو غم ترا خدایا
پایا تجھے دیر مین حرم مین — خالی نہین کوئی جا خدایا
کس کس کا ادا ہو شکر مجھ سے — سب کچھ ہی ترا دیا خدایا
مرجاؤن ترے طلب مین آخر — یون خیر ہو خاتمہ خدایا
موسیٰ ہی سے ہوئی لن ترانی — یہان اور تھا مدعا خدایا
تیرا ہون تجھے ہے شرم میری — اچھا ہون کہ یا برا خدایا
معنی کی دکھادے دل مین صورت — آئینہ ہو یہ صفا خدایا
خورشید پہ کچھ نہین ہے موقوف — ہر ذرہ ہو آئینہ خدایا
کیون دیر و حرم مین ڈھونڈھتا ہون — پایا تجھے جا بجا خدایا
سودا ہے ترے دوست کا ہی سر مین — دل مین ہو تری الہ خدایا
دنیا سے چلون تو وقت آخر — بس اتنی ہے التجا خدایا
ہو ذکر ترا لبون پہ یا رب — آنکھون مین ہو مصطفےٰ خدایا

کیونکر نہ رہون مین سر بہ زانو — حیرت مین ہون مبتلا خدایا

کہلا کے کریم کا مین بندہ — محتاج ہون غیر کا خدایا

صدقے مین نبیؐ کے بخشدینا — ہرچند ہون پُرخطا خدایا

کردے مری مغفرت کا سامان — صدقہ ترے دوست کا خدایا

میری بھی حضور مصطفیٰؐ مین — پہنچا دے یہ فاتحہ خدایا

بندہ کا ہے حال تجھپہ روشن
کیا عرض کرے رسا خدایا

عاشقو لو ہوے حضرت پیدا — جنسے حق کی ہوئی قدرت پیدا

انکی قامت کو قیامت سمجھے — کیون نہ ہوجائے قیامت پیدا

کوچۂ زلف کا سودا کیسا — یک نہ یک ہوتی ہی آفت پیدا

دیکھلو مُہر نبوت کی سند — کہ ہوے ختمِ رسالت پیدا

سبزۂ پشت لبِ حضرت سے — ہوگیا خطِ شفاعت پیدا

قدِ بے سایۂ حضرت سے ہوا — جلوۂ شاہدِ وحدت پیدا

کسکو ہم معنیٔ صورت سمجھین — عین معنی کی ہے صورت پیدا

میم احمدؐ سے کھلا یہ نکتہ — کہ احد کی ہے حقیقت پیدا

اُلفتِ غیر نصیبِ اعدا — انکی ہو دل مین محبت پیدا

بعد مردن تو ملے کچھ راحت — ایسی کرجائے فراغت پیدا

شب ہجران کی سحر ہوئیگی — رنج کے بعد ہے راحت پیدا

کفر کی پھر نہ رہی تاریکی — جب ہوا مُہرِ نبوت پیدا

دیکھے جلوہ جو ترا یوسف سے — ہو زلیخا کو بھی وحشت پیدا

دو جہان کے ہو مقاصد حاصل — ہو جہان حسن عقیدت پیدا

خاک ہے دوش صبا پر اپنی — کسکا ہے شوق زیارت پیدا

خاک یثرب مین اوڑاتے پھرتے — ایسی کچھ کیجے فراغت پیدا

بعد مردن ہو کفن کو میرے — غیب سے دامن رحمت پیدا

حشر نالے نہ رسا کرونگے
پھر جو ہو جائینگے حضرت پیدا

سامنا جبدم ترے لطف و عطا کا ہوگیا — فرد باطل سب مرے جرم و خطا کا ہوگیا

اسکے آنکھون ہی سے پوچھے کون آیا تھا نظر — دیکھنا جسکو نصیب اوس مہ لقا کا ہوگیا

کونسی صورت بھلا بخشایش آدم کی تھی — بات تو یہ ہے کرم کچھ مصطفے کا ہوگیا

تا سر امت رہے سایہ فگن فردوس مین — سایہ طوبی قامت خیر الورا کا ہوگیا

پاک دنیا کو گئے وہ نبکے عقبی اکے کفیل — انتظام ایک آپ سے ہر دوسرا کا ہوگیا

کیا بتائین میم احمد مین نہان معنی ہے کیا — خود خدا سوچو تو پردا مصطفی کا ہوگیا

نام احمد کا لیا دیوان محشر مین جو مین — شور اہل حشر مین صل علی کا ہوگیا

کی فقیری مین جو تو نے سلطنت کونین کی — در ترا مسجود ہر شاہ و گدا کا ہوگیا

مل گیا اوسکو خدا گھر بیٹھے ہی اے مومنو — آپکو جو کھو کے جویا مصطفے کا ہوگیا

الفت آل نبی مین دم نہ نکلا ہو کہین
خاتمہ بالخیر سنتے ہین رسا کا ہوگیا

سایہ نشین گدا ہون در دستگیر کا — تکیہ بہشت مین ہے ازل سے فقیر کا

کاندھون پہ اولیا کے قدم آپ کا رہا
کیا مرتبہ ہے حضرت پیران پیر کا

حاجت روا ہے اسکے شاہ و گدا ہین زمانے مین
در انکا بوسہ گاہ ہے امیر و فقیر کا

محکوم اسکے کیون نہ زمان و زمین رہے
نائب ہے دو جہان مین خدا کے وزیر کا

مولد وہ دو جہان کے یہ عالم کا پیشوا
کیونکر نہ ہو پسر ہے جناب امیر کا

فانی خدا کی ذات مین باقی بہ ذات حق
اسرار گو نگو ہے مرے دستگیر کا

ڈوبا ہوا جہاز کنارے پہ آ لگا
بیڑا نہ پار ہوگا بھلا کیا فقیر کا

صورت دکھائے نہ کسی کی دو کون مین
دیکھا جدہر مین چہرہ نظر آیا پیر کا

پوچھو گا کس کا نام یہ تھا کہئے محی الدین
کل سامنا جو ہوگا خدائے قدیر کا

شیر و ان ہے بازی لیگیا اللہ رے جلال
کتا ضعیف ایک درِ دستگیر کا

ایک پیرزن کو ہوتے نہ گیارہ پسر جو وہ
ہوتا نہ دستگیر صغیر و کبیر کا

ڈوبا جہاز نکلا دعا بہنرون نے کی
قبضہ ہے بحر و بر پہ مرے دستگیر کا

بولا قضائے مبرم حق کو وہ خواب مین
دیکھا نہ آدمی کوئی اسکے نظیر کا

توصیف تیری میری زبان سے ادا ہو کیا
تعریف بادشاہ کی کیا منہ فقیر کا

شاہا نگاہ لطف و کرم کی ادہر بھی ہو
کرتے نہین سوال سخی رو فقیر کا

دنیا و دین مین خوف ہے کس بات کا رسا
دامن جو ہاتھ مین ہے مرے دستگیر کا

دیکھنے کو ترے گر قبر مین روزن ملتا
کیا ہی آرام شہ دین تہ مدفن ملتا

کچھ دنون چاک نہ ہوتا جو گریبان کیلیے
کاش اوس ماہ جبین کا ہمین دامن ملتا

چشم باطن کا بناتے اوسے سرمہ قدسی
ایک چٹکی جو غبار سم توسن ملتا

نور سے نار کو نسبت نہیں ہم جانتے ہیں
شمع سے خاک سراغ رخ روشن ملتا

بت حرم میں تو کلیسا میں مسلمان ہوتے
ان گھروں میں جو خدا شیخ و برہمن ملتا

جلوۂ احمد بے میم دکھا دیتے ہیں
آئینہ گر ترا اسے وادیٔ ایمن ملتا

تیرے تلووں سے جو شاعر کبھی نسبت دیتے
آسمان پر نہ وہ داغ مہ روشن ملتا

پوچھتے کیا ہو مرے بے سر و سامانی کا
تن نہ ہوتا جو کبھی پیرہن تن ملتا

جنکے چہرے سے عیاں صورت حق باطل ہے
ان گلوں سے نہیں انکا رخ روشن ملتا

کربلا میں حرم کعبہ ہو روضہ تیرا
کیا ہی خوش رہتے جو ایسا کوئی مسکن ملتا

گر بھروسہ پہ بھلا کہئے گناہ کرتے ہم
تیرا گو سعید کو نہیں نہ دامن ملتا

طائر روح نہ فردوس میں رہتا بےچین
تیرے روضہ کی جو جالی میں نشیمن ملتا

بو محبت کی رسا آتی ہے بلبل سے مجھے
کچھ مرے نالوں سے اسکا بھی ہے شیون ملتا

زلف کا اسکے جو دیوانہ ہوا
بس وہی عالم میں فرزانہ ہوا

آگیا جب روئے روشن کا خیال
کیا ہی روشن دل کا کاشانہ ہوا

آپ کو پایا جو کھو کر آپ کو
اسکے سب وہ سب سے بیگانہ ہوا

ذکر کیا یوسف کا اسکے سامنے
دونوں عالم اس کا بیعانہ ہوا

آئینہ بردار رخ کا آفتاب
بدر گھٹ کر زلف کا شانہ ہوا

آشنا جو ہو گیا ہے آپ کا
دونوں عالم سے وہ بیگانہ ہوا

یک کلی دل کی نہ میری ہے کھلی
ورنہ زیر چرخ کیا کیا نہ ہوا

اس بشر کو کسطرح کہئے بشر
سایہ جسکے قد کا پیدا نہ ہوا

بیمتے جی کر لینگے سیرِ خلد ہم — گر مدینہ مین کبھی جانا ہوا

جو قصیدہ انکے مدحت مین لکھا — مغفرت کا میرے پروانہ ہوا

ہر مکان مین عکس روے دوست ہے — دل ہوا یا آئینہ خانہ ہوا

خشک سارے کھیتیان ہونے لگے — میرے آنکھون کا جو تھم جانا ہوا

میری کیا گنتی کہ اونکے ہجر مین — اوس تن حنانہ دیوانہ ہوا

ہے جبین والشمس عارض والضحیٰ — یہ وظیفہ میرا روزانہ ہوا

چاند عارض کا چراغ کشتہ ہے — مہر شمع رخ کا پروانہ ہوا

دونون عالم مین وہی ہشیار ہے — انکے آنکھون کا جو مستانہ ہوا

آبِ کوثر کا عطا ہو جام اب — عمر کا لبریز پیمانہ ہوا

جو بنا دیوانہ انکا اے رسا
بس وہی عالم مین فرزانہ ہوا

تجھکو گر خلق نہ اے سید والا کرتا — پھر خدا کون و مکان کو بھی نہ پیدا کرتا

مین ہون بندہ تری تعریف بھلا کیا کرتا — وصف تیرا ہی خداوند تعالیٰ کرتا

کونسی شئے تھی جو نذرِ شہِ والا کرتا — جان فدا اونپہ نہ کرتا تو بھلا کیا کرتا

جبہ سائی ترے در پہ شہِ والا کرتا — بخت وارون کو کسی روز تو سیدھا کرتا

دل کا آئینہ جو اے شیخ مصفا کرتا — ڈھونڈھتا جسکو ہے اوسکو یہین دیکھا کرتا

مین رقم گر کبھی وصفِ قدِ بالا کرتا — جھک کے تسلیم مجھے عالم بالا کرتا

کیا بڑی بات تھی اللہ جو دیتا مجھکو — دو جہان بیچ کے اوس زلف کا سودا کرتا

گر نہ تھی دولتِ دیدار مرے قسمت مین — دور بیٹھا ہوا روضہ ترا دیکھا کرتا

وہ کلیم اونسے تھا ہر حال مین پردہ لازم
یہ حبیب اسکے تھے کیا انسے وہ پردا کرتا

آپ ہمثل تو انکا بھی نہین کوئی نظیر
کسطرح خلق خدا آپ کا سایہ کرتا

اے فلک عرش کی زنجیر ہلا دیتا مین
انکے زلفون کے تصور مین جو نالا کرتا

مین وہ مجنون ہون جو صحرا کو نکلجاتا مین
ہر بگولا مری تعظیم کو اوٹھا کرتا

سامنے دست کرم کے ترے ہوتا جو کبھی
اپنے کم مایگی پر ابر بھی رویا کرتا

کون دلسوز تھا داغِ رخِ روشن کے سوا
اوس اندھیرے مین لحد کے جو اوجالا کرتا

کوئی تدبیر نہ بخشایش امت کی تھی
تو نہ رحمت کی نظر گر شہِ والا کرتا

فیض پاتا جو یم ابر کرم سے تیرے
دعوی دریا کے سمائی کا یہ قطرہ کرتا

دین و ایمان و عبادت ہی رسا حب نبی
کون اس زہد و ریائی پہ بھروسہ کرتا

اگر پیدا نہ تو اے باعث کون و مکان ہوتا
زمین پیدا نہ ہوتی اور نہ پیدا آسمان ہوتا

ترا نقش قدم جس رہگذر مین گلفشان ہوتا
تصدق اس زمین پر شکل بلبل آسمان ہوتا

دو عالم مین نہین ہم مرتبہ کوئی شہِ دین کا
نہووے جسکا ثانی اسکا سایہ پھر کہان ہوتا

ہمارے تو ہے پلے پر تو پھر دیوان محشر مین
گنہگاران امت کا نہ کیون پلہ گران ہوتا

مدینہ کے کسی وادی مین مٹی چیز ہو جاتی
نہوتا کاروانی کاش گرد کاروان ہوتا

نہ اس گلشن مین بو اسکی نہ انکا رنگ پھولونمین
کوئی سامان توجہ لگنے کا یان آ باغبان ہوتا

امانت تیری ہے تجھکو خدا سونپے گا محشر مین
ترے اور تیری امت کے کوئی کیا درمیان ہوتا

ازل سے خلد کی جاگیر تھی میرے مقدر مین
ترے دولت سرا کا مین نہ کیونکر مدح خوان ہوتا

شہادت کو ترے گویائی ملتی سنگ پارونکو
شجر تک پاؤن سے تیرے اشارے پر روان ہوتا

خدا تھا اونکی صورت مین کہ یہ صورت خدا کی تھی
مرے کیا فہم مین کیا واقف راز نہان ہوتا

نکرتے دستگیری آپ گر طوفان محشر مین
نہ بیڑا پار میرا دستگیر دو جہان ہوتا

زمین کو ناز گردون پر کہ سایہ مجھپہ ہی کسکا
فلک کو غم کہ انکا کاش سنگ آستان ہوتا

تری مرضی جو ہوتی مہر گردون پر نہ پھر جاتا
ترے ایما سے دو ٹکڑے قمر ای جان جان ہوتا

یہ پشت استخوان میرے شہ دین کام آجاتے
سگ درگاہ تیرا ایکدن تو میہمان ہوتا

رخ پر نور دکھلا کر اوجالا آپ کرونگے
اندھیرے گور مین کیونکر ہمارے آسمان ہوتا

نہ خورشید قیامت چاندنی کا لطف دکھلاتا
نہ تیرا ابر رحمت حشر مین گر سایبان ہوتا

خدا تجھکو مخاطب جب کیا یسین طہٰ سے
بھلا کیا منھ مرا تھا مین جو تیرا مدح خوان ہوتا

ازل سے ہی مرے حصے مین آئی تھی زبان حق کی
رسا کیونکر نہ مین مداح شاہ انس و جان ہوتا

پیدا جہان مین بادشہ دو جہان ہوا
روشن خدا کے نور سے کون و مکان ہوا

رکھا قدم جو آپ نے کیا مرتبہ بڑھا
سجدہ کو خم زمین پہ سر آسمان ہوا

مالک کو حکم ہے درِ دوزخ کو بند کر
بنتے ہین حور واور باغ جنان ہوا

آراستہ بہشت ہوئی آسمان پر
یہان سطح خاک رشک وہ گلستان ہوا

نہرین سبیل خلد مین ہین سلسبیل کے
آب حیات ساری زمین پر روان ہوا

اقرار لاالٰہ کا کرنے لگے صنم
ناقوس سے بلند جو شور اذان ہوا

تعظیم کو اٹھو کہ ملایک کھڑے ہین یہان
لو جلوہ گر جمال شہ انس و جان ہوا

کہتے ہین جبرئیل کہ دن پھر اب پھرے
پیدا ہوا وہ جسکے لئے دو جہان ہوا

آدم کی توبہ درگہ حق مین ہوئی قبول
اُس مہ جبین کا واسطہ جب درمیان ہوا

میلاد مصطفیٰ کا فرشتون مین جشن ہے — جو نور گنج مخفی مین تھا وہ عیان ہوا
آنیکی جسکی دے گئے سب انبیا خبر — پیدا وہ آج حشر و کون و مکان ہوا
نورِ خدا این خدا حجت خدا — پیدا نبیؐ زمانہ مین ایسا کہان ہوا
نعلین سے گذر کیا عرش عظیم پر — معراج مین خدا کا جو یہ میہمان ہوا
ہر مسجد و مین وعظ گھرو مین ہین مجلسین — آباد اس مہینے مین کیا ہر مکان ہوا
گھر والے مغفرت کے سزاوار ہو گئے — جس گھر مین ذکر پاک شہِ دو جہان ہوا

کہتے تھے جبرئیل کہ سو جان سے مین نثار
مدحت مین آپ کے جو رسا تر زبان ہوا

کھل جائے اگر پردہ اسرار ہمارا — مطلوب ہمارا ہو طلبگار ہمارا
ایمان مین نہ ہو کفر تو ہے کفر طریقت — تسبیح مین پوشیدہ ہے زنار ہمارا
حیرت ہے کہ دریا کی سمائی رہے اسمین — یک قطرہ ہے کہنے کو دلِ زار ہمارا
بھولے ہوے باتین ہین مگر یاد ہے اتنا — ہمنے ہی کیا تھا کبھی اقرار ہمارا
پوچھ جان سے کی جسکے زمانے مین پرستش — نکلا وہی آخر کو پرستار ہمارا
صورت ہے وہی رنگ وہی روپ وہی ہے — منکر کو ہے پھر کسلئے انکار ہمارا
یہ بوجھ فرشتون سے نہ اٹھا کبھی ہرگز — گردن پہ ہمارے ہی رہا بار ہمارا
عیب ڈھونڈھ چکے دیر و حرم مین تو کھلا حال — پوشیدہ نگاہون مین تھا دلدار ہمارا

معبود ہین یا عبد رسا کسکو خبر ہے
شہرہ ہے مگر کوچہ و بازار ہمارا

ہون مین شیدا محمد کا — جلوہ دیکھا محمد کا

کون و مکان مین جلوہ ہے
پنہان پیدا محمدؐ کا

معراج کی شب محمدؐ نے
جلوہ دیکھا محمدؐ کا

آنکھون مین جدہر ہو چہرہ
یارب دکھلا محمدؐ کا

یوسف دیکھو اپنی صورت
حق ہے شیدا محمدؐ کا

مین کیا جانون بندہ یہان پر
حق کا ہون یا محمدؐ کا

چشم زدن کا وقفہ تھا
آنا جانا محمدؐ کا

دل مین علی کا غوغا ہے
سر مین سودا محمدؐ کا

حیران ہون کیا عالم ہے
اللہ اللہ محمدؐ کا

ظاہر ہو کر آپ ہو باطن
رکھا پردہ محمدؐ کا

انسے سوا کون رسا
سب کچھ دیکھا محمدؐ کا

انکا معراج مین جو جانا تھا
دوست کے وصل کا بہانا تھا

عرش ہر چند سب سے ہے اونچا
آپکے گھر کا آستانا تھا

روز کن مین کہا جو کن اوسنے
میرے ہستی کا یہ فسانہ تھا

کنگھی کیسی کہ شہپر جبرئیل
انکے زلفون کا ایک شانا تھا

کیون نہ دیوانہ ان کا ہو جاتا
میرا دل ہوشیار و دانا تھا

خوش نصیبون سے کیا خطا کرتا
تیر مژگان کا مین نشانا تھا

آنسو آنکھون سے اور خون دل
میرے قسمت کا آب و دانا تھا

کیون نہ مٹ جاتا نقش پا ہو کر
آپ کو کھو کے ان کو پانا تھا

جسکو لولاک کہتے ہین قدسی
حال معراج کوئی کیا جانے
کیون نہ روتا ہین سامنے اونکے
جیتے جی سیر خلد کی ہوتی
وہ سگ بارگاہِ نور خدا
خلد مین روتا ہون مدینہ کو

تیرے مجلس کا ایک ترانا تھا
دوست کا دوست کو بلانا تھا
انکو ہر طرح سے ہنسانا تھا
ایک دن تو مدینہ جانا تھا
میرے گھر بھی کبھی تو آنا تھا
کیا وہ جنگل میرا سہانا تھا

آسمان کہتے ہین ربا جسکو
میرے مرقد کا شامیانا تھا

میرے طالع کی ترقی پہ جو اختر ہوتا
نہ ہوا سایۂ طوبیٰ نہ ہوا کیا غم ہے
آگے پیچھے ترے ناقہ کے شہا پھرتا سار
سنگ اسود کو عوض بوسے کے سجدہ کرتے
لن ترانی جو کہا تھا ارنی کہتا وہ
جاگ جاتے مرے طالع مرے دن پھر جاتے
تیرے یکتائی کا سایہ ترے قد کا ہے گواہ
سر پٹکنے کا مزہ تھا جو کبھی قسمت سے
آب حیوان کے عوض کاش مرے ساغر مین
ہوتا ایک روز جو اس قبلۂ عالم کا گذر
آئینہ توڑ کے رکھ دیتا سکندر اپنا

قدم پاک ترا اور مرا سر ہوتا
تیرے دیوار کا سایہ جو میسر ہوتا
مین نہ ہوتا تو میرا یہ دلِ مضطر ہوتا
تیرے در کا کوئی نکلا ہوا پتھر ہوتا
دور تیرا جو نقاب رخِ انور ہوتا
خواب مین جو تیرا دیدار میسر ہوتا
تیرے ہم مرتبہ کیا اور پیمبر ہوتا
سنگ دہلیز نبی ﷺ اور میرا سر ہوتا
اے فلک شربت دیدار پیمبر ہوتا
حشر تک سجدہ گہِ خلق مرا گھر ہوتا
گر مقابل ترا رخسار منور ہوتا

مدح سلطان مدینہ مین کٹی عمر میری
چمن خلد مین کیونکر نہ میرا گھر ہوتا

پاؤن رکھکر کبھی برباد مجھے کرجاتے
کاش مین سنگ در پاک پیمبر ہوتا

اپنے امت کا رسا حشر مین ضامن ہے وہ
مہربان ایسا کہان اور پیمبر ہوتا

فلک پر عرش ایک زینہ ہی آپکے آستانیکا
مدینہ مین بتاتے ہین نشان جسکے ٹھکانیکا

نہین ہوجہ وو ٹکڑے فلک پر چاند کا ہونا
اشارہ پاگیا کچھ آپ کے ابرو ہلانیکا

پیاسے ہونگے میکش اور حبیب کبریا ساقی
مزا آئیگا زاہد حشر مین پانی پلانیکا

چراغ افروز اسکے بزم نورانی کا موسیٰ ہے
مسیحا ایک خرگاہ وو ڑا اسکے کارخانیکا

چلین کو نبیؐ سے سوے جنت کیلئے زاہد
پڑے کیون ایسے جھگڑو مین نہ آنیکا نہ جانیکا

براق باد پا کے پتلیون کی ایک گردش تھی
فقط ایک نام تھا معراج کی شب آنے جانیکا

نکیونکر قبضہ قدرت مین اسکے ہو خدائی سب
دو عالم مین وہ نائب ہے خدا کے کارخانیکا

ملا کرتا تھا تلوون سے ترے رخسار کو اپنے
ادب سیکھا تھا یہ جبرئیل نے تجھکو جگانیکا

مدینہ مین کسی کو یاد آیا ہون رکین کیونکر
مزے ان ہچکیون کے ڈاک مین کیا کام ٹھانیکا

ثنا خوان نبیؐ ہون سایہ گستر ابر رحمت ہے
جنازے پر مرے بیجا گمان ہے شامیانے کا

رسا کے حال سے واقف نہین ہی کون دنیا مین
ثنا خوانی مین یکہ اوستاد ہی اپنے زمانیکا

بہت راتون جگے ہجر نبیؐ مین لو اجل آئی
رسا سوجاؤ اب موقع ملا آرام پانیکا

پردہ جو روے پاک سے اپنے اٹھا دیا
موسیٰ کو کوہ طور کا جلوہ دکھا دیا

اوس ماہ نے جو عارض روشن دکھا دیا
پروانہ شمع کو سر محفل بجھا دیا

مداح بادشاہ دو عالم بنا دیا
روتے ہین ہائے اسکے تبسم کو کر کے یاد
ابر کرم سے اسکے ہو سیراب دو جہان
امت گناہگار ہے اور ہین شفیع ہمون
امت کا حال دیکھکے کیا مسکرا دیا
انکار بت پرست کرین کس زبان سے
امت کا بیڑا کل وہی کردیگا پار ہان
اچھا ہوا مدینہ مین آئی مری اجل
محفل مین اونکے جاکے سنبھلنا تھا دلکو کچھ
کیا لطف ہے کہ شربت دیدار گھولکر
کس منھ سے وصف لب شیرین کا کیجئے
اُس گل کا نام لیکے گلستان مین باغبان
گھر کر وہ صلب مین تیرے جس سے آپکو
ہاتھ آگیا ہے غیب سے ترا دامن کرم
روز ازل سے شیفتہ تیرا ہے اے حسین
جو چاہین لکھ لین کاتب اعمال دوش پہ

گھر بیٹھے مفت مجھکو یہ دولت خدا دیا
شق کرکے جس حسین نے قمر کو دکھا دیا
جو انگلیون سے دشت مین نہرین بہا دیا
کیسی نوید روح فزا یہ سنا دیا
روتے ہوؤن کو گل کیطرح سے ہنسا دیا
کلمہ بتون کو دہر مین کس نے پڑھا دیا
طوفان سے جسکے نوح کی کشتی بچا دیا
مٹی مری فلک نے ٹھکانے لگا دیا
کمبخت نے جو آج قیامت دکھا دیا
آنکھون ہی آنکھو مین مجھے ساقی پلا دیا
تھوکا تو آب شور کو شیرین بنا دیا
مین نے درود غنچون کے منھ سے پڑھا دیا
پایا تو تو نے تجھکو خدا سے ملا دیا
بندہ نے دونون ہاتھ جہان سے اٹھا دیا
یوسف کو کھوٹے دامون پہ جسنے بکا دیا
نام ہمنے تو غلامون مین اپنے لکھا دیا

قربان اسکے نام پہ ہو جائے رسا
دوزخ کی آگ سے ہمین جسنے بچا دیا

اس کا ہمتا نہین سایہ تیرا
بھید ہے ایک خدا کا تیرا

جب جدا ہو گیا پردہ تیرا
مجھپہ اسرار کھلے کیا تیرا

کیا لکھون وصف سراپا تیرا
تیرا خالق ہوا شیدا تیرا

عشق کا اسکے کرون کیا دعوی
وہ ہے محبوب خدایا تیرا

دونون عالم مین سوائے تیرے
کسکو پہچانے شناسا تیرا

چاہ بھی یوسف مصری کو تری
نام لیوا تھے مسیحا تیرا

گھر مین ہم سوختہ جانون کے تھا
شمع ہے پرو دلارا تیرا

صاف ظاہر ہے نہین کچھ پنہان
جلوہ ہے باطن و پیدا تیرا

کیا ہم روتون کو ہنسائیگا گل
مسکراتا ہوا چہرہ تیرا

دیکھون گر خواب مین بھی دولت ہے
صدقے جاؤن رخِ زیبا تیرا

مانگا حق سے بھی تو مانگا مجھکو
نہ کسی کا ہوا بندہ تیرا

لطف کچھ جب ہے کہ موسی دیکھین
میرے آنکھون سے تماشا تیرا

کوئی مشکل نہ رہیگی مشکل
دو جہان مین ہے بھروسہ تیرا

بھول بیٹھا ہون دعا گو مین نے
نام ایک یاد ہے مولا تیرا

اور کچھ گھر مین غریبون کے نہین
نام اللہ کا ہے یا تیرا

میرا جینا بھی کوئی جینا ہے
دیکھا ہے ہے نہ مدینہ تیرا

نہ تصدق ترے روضہ کے ہوا
ہائے روضہ بھی نہ دیکھا تیرا

دین و دنیا مین کسی کا نہ رہا
اب ارادہ ہے رسا کیا تیرا

زمین بھی نہ جسوقت یہ آسمان تھا
خدا تھا خدا کا ہی رازدان تھا

نہ آدم کا جسوقت نام ونشان تھا
محمدؐ شہنشاہ کون ومکان تھا

رہا کوئی پردہ نہ معراج کی شب
فقط پردۂ چشم ایک درمیان تھا

ترے مرتبہ کو پہنچتا کوئی کیا
ترے گھر کا روح الامین پاسبان تھا

جو ڈھونڈہا خدا کو تو پایا تجھے مین
غلط کسقدر ہائے میرا گمان تھا

اجازت ذرا آہ کرنے کی ہوتی
جو منظور میرا یقین امتحان تھا

نہ امت کو کیونکر خدا بخشدیتا
قدم تیرا سلطان دین درمیان تھا

گئے صبر وتاب وتوان ساتھ دل کے
کہ یوسف کے ہمراہ سب کاروان تھا

پتا ہاتھ آیا یہ معراج کی شب
کہ تیرا امکان تھا جو وہ لامکان تھا

جو کچھ پیدا ہوتا کبھی دو جہان مین
یہ احسان تیرا ہے جان جہان تھا

بیان کیا ہو معراج کی کیفیت کا
خدا میزبان اور وہ میہمان تھا

حجاب اٹھگئے جو کہ مابین کے تھے
فقط ذکر امت کا یکسا درمیان تھا

بھلا اسکے بخشش مین کیا عذر ہوگا
رسا بھی شہ دین ترا مدح خوان تھا

وصف اسکا کس زبان سے کہو نہین ادا ہوا
جسکے جمال پاک کا شیدا خدا ہوا

اللہ رے بیخودی کہ قیامت بھی ہوچکی
ہم پوچھتے ہی رہ گئے کوئے تو کیا ہوا

آگے ترے دراز کیے ہین نہ کھینچینگے
دونون جہان سے ہاتھ ہے اپنا اٹھا ہوا

اللہ سے گلہ ہین رقابت کا کیا کرون
کس منہ سے یہ کہون کہ مین عاشق ترا ہوا

ہم مدرسہ تھا درس وہ کاف و نون کا
روز ازل سے آیا وہ لکھا پڑھا ہوا

دل کا طواف کر کہ یہی گھر خدا کا ہے
کعبہ اگر ہزار گیا شیخ کیا ہوا

خالی ہے حزن و یاس و تمنا سے قبر بھی ۔۔۔ ہم سے ہے پیر چرخ ابھی تک بھرا ہوا

تھا باغبان خلیل کے گلزار کا یہی ۔۔۔ کشتی کا نوح کے جو بشر ناخدا ہوا

دنیا ہماری بنگئی عقبیٰ سنور گئی ۔۔۔ امت کا تیرے صدقے مین کیا کیا بھلا ہوا

کیا دیکھنے گئے تھے بھلا طور پر کلیم ۔۔۔ تیرا تجلی گاہ تو غارِ حرا ہوا

تو ہین ہزار بار عمل اپنے غم نہین ۔۔۔ پلہ یہ عاصیون کے ہے جب تو تلا ہوا

تیرے دہانِ پاک کو تشبیہ کس سے دون ۔۔۔ تھوکا جہان تو چشمۂ آبِ بقا ہوا

آباد ہین ترے ہی قدم سے یہ دونون گھر ۔۔۔ کعبہ ہوا کہ یا دلِ درد آشنا ہوا

مٹھی مین سلطنت ہے مرے دو جہان کی ۔۔۔ دل کے نگین پہ نام ہے تیرا کھدا ہوا

دیتے ہین کچھ پتا رخِ روشن کا آپکے ۔۔۔ ہر بزم مین یہ شمع ہوئی آئینہ ہوا

کیا ہم کہین کہ ہم سے ہزارون سے ایک بھی ۔۔۔ حق تیرے بندگی کا الٰہی ادا ہوا

شرمندگی تو یہ ہے کہ ہم سے گناہ بھی ۔۔۔ تیرے حبیب کے بقدرِ عطا ہوا

اکسیر ہاتھ آگئی مٹی مین کیا ملا ۔۔۔ تیری گلی مین خاک نہین کیمیا ہوا

تو بندگی پہ بھولا ہے جب نبیؐ یہ ہم ۔۔۔ کل دیکھ لینا حشر مین اے شیخ کیا ہوا

سینے مین چمک اٹھے عشق نبیؐ کے داغ ۔۔۔ روشن کہین چراغ ہو یارب بجھا ہوا

جاگیر باغ خلد مین ملتی نہ کسطرح ۔۔۔ قسمت مری کہ مین ترا مدحت سرا ہوا

کیا تجھ سے مانگون تو ہی جو چاہے سو بخشدے ۔۔۔ تو بادشاہ کون و مکان مین گدا ہوا

اپنی خودی پہ بھولا ہوا ہون خدا کو مین
مین اپنا ہاے آپ ہی پردہ رسا ہوا

وصف کیا ہم سے محمدؐ کا بھلا ہو سکتا ۔۔۔ کام حق کا نہین بندہ سے ادا ہو سکتا

دل کہاں جا کے پھنسا جو ہے خدا کا محبوب
نہ تو چپ رہنے کا یارا نہ گلا ہو سکتا

کیا ہی دولت تھی گدائی ترے در کی کرتے
کاش ہم سے یہی ایک کام ادا ہو سکتا

چھیڑ دیتے دلِ پُر درد کو تیرے آگے
چاہتے ہم تو ابھی حشر بپا ہو سکتا

تم اگر چاہو تو سب آپ سے ہو سکتا ہے
ہم کوئی چیز ہیں کیا ہم سے بھلا ہو سکتا

اُس مسیحائے دو عالم کے ہوں بیمار ونہیں
کیا علاج آہ مسیحا سے مرا ہو سکتا

ڈھونڈھتے تھے جسے موسیٰ اوسے دکھلا دیتے
ہم سے گر وصفِ رخِ نورِ خدا ہو سکتا

جا نکلی دل سے کہاں الفتِ محبوبِ خدا
لفظ معنی سے نہیں کوئی جدا ہو سکتا

دیکھ لیتے انہیں جب چاہے بغل میں اپنے
آئینۂ دل یہ کسی طرح صفا ہو سکتا

کچھ پتا اُس دہنِ پاک کا ہم بھی پاتے
وا اگر غنچہ سے یہ قفلِ حیا ہو سکتا

تیرے قدموں پہ جو کرتا یہ تصدق جان کو
مجھ سے کیا اور شہِ ہر دو سرا ہو سکتا

عرش آنکھوں پہ بٹھاتا اوسے ابرو کیطرح
مہِ نو تیرا اگر ناخنِ پا ہو سکتا

وصف تب ہے کہ ترا وصف زبان ہو حق کی
تیرا کیا منہ جو ترا مدح سرا ہو سکتا

دو جہاں آپ کے صدقے میں ہوئی ہے پیدا
میں ہوں کیا چیز جو میں اونپہ فدا ہو سکتا

خوش نصیبی یہ مرے رشک زمانیکو ہے
کس کا مداح نبی نام رسا ہو سکتا

کوئی محبوب کبریا نہ ہوا
تجھسا دنیا میں دوسرا نہ ہوا

وصف کا انکے حق ادا نہ ہوا
سچ ہے بندہ کبھی خدا نہ ہوا

دو جہان کا وجود تجھ سے ہے
کیا ہوا تو اگر خدا نہ ہوا

حق تو یہ ہے کہ دو جہاں میں شہا
کوئی ہم مرتبہ ترا نہ ہوا

ہڈیان میرے جیبز ہوجاتے
تیرا کتا ہوا ہما نہ ہوا

تیرا مداح گھبرایا ہے خود
مجھسا ناکارہ یک ہوا نہ ہوا

خاک ہی اپنی وہان پہنچ جاتی
تجھ سے اتنا بھی اے صبا نہ ہوا

جسنے سمجھا انہین بشر بخدا
وہ بشر رمز آشنا نہ ہوا

دل مین تصویر ہے کھنچی تیری
یہ سکندر کا آئینہ نہ ہوا

لن ترانی جو کل کہا تھا وہ
آج بے پردہ کیون ہوا نہ ہوا

حشر مین سر کہان چھپائینگے
گرد ہان تیرا آسرا نہ ہوا

مجھسا کوئی گدا جہان مین نہین
تجھسا عالم مین بادشاہ نہ ہوا

پر یہ حسرت ہے اے شہ کونین
کام ابتک مرا روا نہ ہوا

ایک تم رہ گئے ہو پیچھے رضا
قافلہ دیکھو سب روانہ ہوا

تجھے وہ گل بہت ڈھونڈھا نہ پایا
اگر پایا سراغ انکا نہ پایا

تجھے گر اے مرے مولا نہ پایا
تو یک ہی ہے خدا پایا نہ پایا

اسی کو ڈھونڈھتا ہون ابتدا سے
کوئی جس ماہ کا سایا نہ پایا

جہان مین کیا نہین سب کچھ ہے لیکن
نظیر حق کا مثال انکا نہ پایا

سزاوار خطا اہل خطا ہون
شفیع عاصیان ایسا نہ پایا

کہونگا داور محشر سے کل مین
یہان موقع گذارش کا نہ پایا

مرے آنکھو مین ہے تصویر تیری
کہان کسنے ترا جلوہ نہ پایا

جمال پاک کا عالم کہون کیا
خدا کو آپ کا دیوانہ پایا

نہ پایا اوسنے دروازہ خدا کا / ترا دروازہ جو بندہ نہ پایا

خدا سے اسکے بندون کو ملایا / ترے درگاہ سے کیا کیا نہ پایا

تجھے کیا یوسفِ مصری سے نسبت / دو عالم کو ترے بیجا نہ پایا

جنون رہنے نہ دیگا خلد مین بھی / مدینہ کا اگر سایہ نہ پایا

سوا تیرے وسیلہ دو جہان مین / کسی کو یا نبیؐ اپنا نہ پایا

رسا کیا خاک پائیگا خدا کو
اگر دامن محمدؐ کا نہ پایا

نہین کون ومکان مین دوسرا ہمرتبہ تیرا / خدائی تیری اے محبوبِ حق ہی اور خدا تیرا

یہان رہتا ہی جنت مین بھی [illegible] مشغلہ تیرا / زبان پر ہے مزا اتنک ثنائے مصطفےٰ تیرا

نہ پہنچا مین مدینہ کو مری مٹی تو جا پہنچی / بھلا اللہ کرے دونون جہان مین آسرا تیرا

مکانِ لامکان خلوت سرائے خاص ہے تیرا / شہِ عالم تجلی خانہ ہی عرش کبریا تیرا

اٹھایا ہاتھو اٹھاونگا نہ مین روزِ قیامت تک / مرا سر ہے حبیبِ کبریا اور نقشِ پا تیرا

سلامی تیرے روضہ کی خدائی ہی مدینہ کی / زیارتگاہ ملک کا عرش پر ہے نقشِ پا تیرا

خدا جانے کہ تجھمین اور خدا مین راز ہی کیا ہے / تو عاشق ہے خدا کا اور عاشق ہے خدا تیرا

یہان تصویر احمد کی احد کی ہی وہان صورت / تو آئینہ خدا کا ہے خدا ہے آئینہ تیرا

ترے امت کو گوہر موتی کا بخشے حق نے جنت مین / جو ٹوٹا گوہر دندان حبیب کبریا تیرا

اندھیرے گور مین میرے ہزارون ہو گیے روشن / ستارہ اوج چمکے داغِ عشقِ مصطفےٰ تیرا

بدل کر بحر لکھے ایک قصیدہ اور بھی ایسا
کہ روشن بحر در مین نام ہو جا رسا تیرا

بارک اللہ یہ خال و خطِ زیبا تیرا ۔ آئینہ حق کا ہے قدرت کا سراپا تیرا

رنگ و بو یافتہ گل ہے رخِ زیبا تیرا ۔ سروِ آزاد ہے بندہ قدِ زیبا تیرا

کیا ہی بازارِ قیامت مین تماشہ ہو جائے ۔ نظر آجائے اگر چاند سا مکھڑا تیرا

اسلئے زیرِ لحد آہستہ مین روتا ہون ۔ مسکراتا ہوا دیکھون رخِ زیبا تیرا

اُس زمین کا ہے قدم عرش کے سر آنکھون پر ۔ جس زمین پر شہِ کونین ہے روضہ تیرا

عرش تک جا کے پھر آئے مرے نالے شب کو ۔ ای اثر ڈھونڈئے کسجا یہ ٹھکانا تیرا

آئے اللہ کے میزان کے قرین پل کے قریب ۔ کام آئیگا قیامت مین وسیلہ تیرا

ٹھنڈی ٹھنڈی یہ ہوا اور سہانی یہ فضا ۔ غیرتِ گلشنِ جنت ہے مدینہ تیرا

گور مین نزع مین محشر مین ہر اک مشکل مین ۔ نام کافی ہے ہمین احمدِ والا تیرا

کون مین ہون جو کہون میری خوشی ہے ایسی ۔ جو خوشی ہو گی تری حکم جو ہو گا تیرا

تو وہ محبوب بنا کون و مکان تیرے لئے ۔ تو وہ یکتا کہ نہ پیدا ہوا سایہ تیرا

صاد آنکھون کی صفت نون مثال ابرو ۔ مصحفِ پاکِ خدا ہے رخِ زیبا تیرا

ایک حسرت بھی نہ نکلی مرے دل کی افسوس ۔ تیرے دیکھے نہ قدم اور نہ روضہ تیرا

حق کو منظور ہے خاطر تری مولا میرے ۔ بخشوائے کہ گنہگار ہے بندہ تیرا

روح جنت مین رہے یا ہو مدینہ مین مقیم
وقت آخر ہے ارادہ ہے رسا کیا تیرا

لازم ہے مومنون کو وظیفہ درود کا ۔ ذکرِ خدا سے کم نہین رتبہ درود کا

اللہ سے محبت محبوب عاشقو ۔ جاری زبان حق پہ ہے صیغہ درود کا

کم اسکو بھی عبادتِ حق سے نہ جانئے ۔ مثل نماز فرض ہے پڑھنا درود کا

لکھ لین جو چاہین کاتب اعمال روش پر
رکھتے ہین ساتھ ہم بھی وظیفہ درود کا

محشر مین بخشے جائینگے پہلے درودخوان
کیا یہ کرم ہے عاصیو تھوڑا درود کا

جنت بخشے تو شیخ مجھے کل خدا کے
طاعت کا تجھکو مجھکو بھروسہ درود کا

منہ کی سیاہی ہوگئی کافور قبر مین
آیا مرے زبان پہ صیغہ درود کا

اس طاعت ریائی پہ زاہد بھروسہ کیا
کافی ہے عاصیون کو وسیلہ درود کا

امت کا بیڑا پار لگائیگا کل یہی
طوفان حشر مین ہے سہارا درود کا

منہ اسکے پڑھنے والونکا خود چوم لیتے ہین
کیا ذکر ہے حضور کو پیارا درود کا

پھولے سمائیگی نہ تمنا کفن مین پھر
زیر لحد جو دیکھ لون چہرہ درود کا

کیونکر درودخوان سے نہ خوش کبریا ہے
خوش آتا ہے حضور کو پڑھنا درود کا

رحمت خدا کی ہوتی ہے اس بزم مین نزول
جس بزم مین ہے مومنو چرچا درود کا

گر چاہتے ہو مومنو اللہ کی خوشی
چھوڑو نہ صبح و شام وظیفہ درود کا

مقبول وہ خدا کے یہ مقبول مصطفیٰ
قسمت درودخوان کی نصیبہ درود کا

دل مین مزا ہے ترے ذکر لطیف کا
دے ذایقہ زبان کو خدایا درود کا

بھولو نہ تم عبادت و تقویٰ پہ اے رسا
کام آئیگا جو ساتھ ہو توشہ درود کا

روز اول مین جسکا پکارا ہوا
صبح میلاد مین آشکارا ہوا

ماہ چرخ بہرین پر دوپارہ ہوا
تیری انگلی کا جدم اشارہ ہوا

گنج مخفی مین جو نور پنہان رہا
روے احمد سے وہ آشکارا ہوا

ترے باعث سے مخلوق آدم ہوے
تیرے صدقے مین کونین سارا ہوا

یاد ارنی نہ موسیٰ کو آتی کبھی / تیرے جلوہ کا جب دم نظارہ ہوا
روز اول مین دامن جو ان کا ملا / نیک انجام کیا ہی ہمارا ہوا
بخش جانیکی امید تھی کونسی / عاصیون کو ترا ہی سہارا ہوا
تیری امت کو آتی ہے حق سے صدا / خیر انجام سب کچھ ہمارا ہوا
میرے عصیان عجب کیا جو بخشے خدا / میرے مولا تو اللہ کا پیارا ہوا
تیرے کوچے مین کیا جاؤن میرے لئے / باغ جنت ہے کب سے سنوارا ہوا

روز محشر شہ دین رسا کیلئے
تیرے لطف وکرم کا سہارا ہوا

ڈھونڈھتا ہون رسا نہین ملتا / مجھکو میرا پتا نہین ملتا
حضرت عشق مانتا ہون مین / آپ سا رہنما نہین ملتا
چھان ڈالا تمام دیر و حرم / وہ مرا دلربا نہین ملتا
راستہ جو خدا کے گھر کا ہے / غیر در مصطفےٰ نہین ملتا
دیکھا یوسف کو بھی زمانہ مین / تجھسا اے مہ لقا نہین ملتا
غیر آئے نظر نہ تیرے سوا / ایسا ایک آشنا نہین ملتا
تجھسا محبوب دوجہانمین بھی / اے حبیب خدا نہین ملتا
دیر و کعبہ مین بھی سوا اپنے / چھان مارا خدا نہین ملتا
جستجو جسکی ہے زمانہ مین / مجھکو تیرے سوا نہین ملتا
لامکان گو مکان تمھارا ہے / پر تمھارا پتہ نہین ملتا
سایہ لطف مصطفےٰ کے سوا / حشر مین آسرا نہین ملتا

مغفرت کی امید کسکو تھی
تیرا گر واسطہ نہین ملتا

آپ سے مانگتا ہون اپنے کو
تم ملے گر خدا نہین ملتا

سر ٹپکتا ہون در بدر زاہد
آستانہ ترا نہین ملتا

دوست یون ہی ہے ایک زمانہ رسا
پر یہان آشنا نہین ملتا

خادم ہون نبیؐ کا مجھے کمتر نہ سمجھنا
ہم مرتبہ دارا و سکندر نہ سمجھنا

رتبہ مین نبیان سلف موسیٰ و عیسیٰ
سب کم ہین محمدؐ کے برابر نہ سمجھنا

جو اشک مرے ٹپکے یہان ہجر نبیؐ مین
سب لولوے شہوار ہین گوہر نہ سمجھنا

محفل مین جو داخل ہین محمدؐ کے عزیز
جنت مین ہین داخل انہین باہر نہ سمجھنا

ملجائے جو یک قطرۂ انہار مدینہ
بس ہے مجھے پھر طالب کوثر نہ سمجھنا

ہے سر مین سمائی ہوئی خوشبوئے محمدؐ
کچھ شیفتۂ نکہت عنبر نہ سمجھنا

الفت تری کھینچ اے مدینہ مین تو ہو خوب
بندہ ہون اے مولا مجھے دیگر نہ سمجھنا

اوصاف محمدؐ سے رسا کیا لکھے اشعار
مداح محمدؐ ہون سخنور نہ سمجھنا

رہے کیسے پھر سیر اس چمن مین آشیان اپنا
نہ گل اپنا نہ باغ اپنا نہ سرو بوستان اپنا

کہانی اپنی کسکو ہم سنائین شمع کی صورت
نہ کوئی ہم سخن اپنا نہ کوئی ہم زبان اپنا

مکان کو دیکھ آئے لامکان کی سیر کر آئے
بتا اے ہم نفس اب ڈھونڈھیے کسجا مکان اپنا

زبان پر مدح اسکی ہے خدا مداح جسکا ہے
بھلا پیدا تو کرلے یہ بیان حسن بیان اپنا

قدم رکھیگا جسجا وہ خدا کا دیکھنے والا
کریگا صرف پا انداز اطلس آسمان اپنا

ہمین کیا فکر دنیا کی ہمین کیا خوف عقبیٰ کا
یہان بھی اور وہان بھی جب ہو تجھسا مہربان اپنا

سند بخشش کی لینگے اونسے بخشا جائینگے وہان سے
کریم اپنا خدا ہے اور نبی ہے مہربان اپنا

تہ مدفن رخ روشن کی تیرے روشنی پھیلے
ترے قامت کا سایہ حشر مین ہو سائبان اپنا

طبیعت ہی پریشان ہم ازل سے ساتھ لائے ہین
رسا پھر جمع ہو دیوان نہ ہمین کہان اپنا

تیرے آنکھین ہو کبھی اسکے فدا یا زیر پا
موم ہو جاتا تھا جسکے سنگ خارا زیر پا

کیون نہ انکا ہو دو عالم ناصیہ سا زیر پا
جنکے تھا معراج مین عرش معلی زیر پا

اوس گل گلزار وحدت نے جو روندا زیر پا
بنگیا باغ ارم یثرب کا صحرا زیر پا

کیا بیان ہو شان محبوبی ترا صدقے ترے
ابر بھر یہ سایہ افگن عرش اعلی زیر پا

کس پر ارمان دل کی انکے رہ گذر مین خاک بھی
بنگیا نقش قدم چشم تمنا زیر پا

آب و آتش مین گذر کرتا ہون اشک و آہ سے
آگ کا بالا سر کرہ ہے دریا زیر پا

وہ اگر تشریف لائین دیدہ و دل فرش راہ
مین بچھا دون کھینچکر آنکھون کا پردا زیر پا

کیون قدم انکے نہ ہتے اولیا کے دوش پر
غوث اعظم نے ترے رکھا تھا کاندھا زیر پا

کیا وہ تلوے تھے کہ منہ ملتے تھے جبریل بھی
ہاے ہو تے اپنی آنکھین اور ان کا زیر پا

ہے ہر اک جادہ مین شمع طور نقش پا ترا
وادی ایمن بنا دشت مدینہ زیر پا

پوچھے جبرئیل سے تلوون کی حسن کیفیت
اونکے تھے معراج مین رخسار انکا زیر پا

دیکھ لینا انکے امت کے مراتب جبرئیل
بال و پر اپنے بچھا دینگے جو فردا زیر پا

ہو چکا ہونا تھا جو کچھ آرزو اب ہے یہی
دم نکلجائے رسا کا تیرے شاہا زیر پا

دل جو دیوانہ حبیب کبریا کا ہوگیا
چھوڑ کر وہ ماسوا کو مصطفےٰ کا ہوگیا
مرتبہ کیا پوچھنا اوس صاحب تکریم کا
اللہ اللہ خاک مین عزا کی عزت مل گئی
نام انکا لیکے ہم کرتے ہین حق سے التجا
پھر گئی آنکھون مین صورت احمدِ بے میم کی
عالم بالا مین قدسی شعر میرے پڑہتے ہین
ہو لگر نسبت جو دی تھی اوس دہانِ پاک سے
میرے آقا میرے مولا لیجئے جلدی خبر

ہوگیا میرا خدا اور مین خدا کا ہوگیا
ہوگئی اسکی خدائی وہ خدا کا ہوگیا
پیشوا روز ازل سے انبیا کا ہوگیا
جب ظہور اوس جلوہ نور خدا کا ہوگیا
خود اثر ضامن مرے دست دعا کا ہوگیا
سامنا محشر مین جبدم کبریا کا ہوگیا
بول بالا آپکے مدحت سرا کا ہوگیا
نام زندہ چشمۂ آب بقا کا ہوگیا
مشتق ہو کر مین یہان چرخِ دوتا کا ہوگیا

شیفتہ اوس شمع روئے مصطفےٰ کا ہوگیا
نام روشن ہر دو عالم مین رسا کا ہوگیا

خلد مین طائر جان گھر نہ بنانا اپنا
حسرت دید تھی اِک رخنۂ دیوار کے ساتھ
اسکی رحمت ہے بہانا طلب و نکتہ نواز
ہم غلام اور وہ خواجہ ہین سُنے یا نہ سنے
خوش ہین جسبجا یہ ہین آزاد مدینہ کہ نجف
درگہ رحمت عالم ہے تری بندہ نواز
حلۂ فردوس کے دلوایا تری الفت مین
پھینکدو دشت مدینہ مین ہمارا لاشہ

کوچۂ احمد مرسل ہے ٹھکانا اپنا
باغبان ہا ہمین تو نے نہ جانا اپنا
کام آئیگا کبھی اشک بہانا اپنا
آج کہہ آتے ہین پھر جا کے فسانا اپنا
شہر مین گھر نہ تو جنگل مین ٹھکانا اپنا
کون مشکل ہے وہان کام بن آنا اپنا
دہجیان جیب و گریبان کے اڑانا اپنا
عزم ٹھہرا ہے اگر خلد مین جانا اپنا

سیر جی بھر کے کرینگے چمن دہر کی ہم
پھر نہ ہوویگا اودھر سے ادھر آنا اپنا

باغباں نغمۂ مرغانِ چمن سے خوش ہے
کون سنتا ہے غم آلودہ ترانا اپنا

کھل گئی آنکھ تو آنکھوں میں وہ جلوہ نہ رہا
بخت بیدار کا سونا تھا جگانا اپنا

تم بناؤ تو یہ بگڑے ہوئے بن جائیں سبھی
ہم وہ ہیں عین بگڑنا ہے بنانا اپنا

ناز کرتے تھے رسا ہم پہ بھی احباب کبھی
اب نہ وہ دن ہے نہ وہ اب ہے زمانہ اپنا

فرشتہ ہو بشر ای شاہ کوئی کیوں نہیں ہوتا
ترا ہی بندۂ درگاہ کوئی کیوں نہیں ہوتا

ترے وہ چوبداروں میں یہ ہے امیدوار و نمیں
مسیحا ہو کلیم اللہ کوئی کیوں نہیں ہوتا

ترے دہلیز پر خم ہے سر تسلیم دونوں کا
گدا ہو یا بادشاہ کوئی کیوں نہیں ہوتا

ترا دیوانہ وہ ہے اور یہ ہے شیفتہ تیرا
بشر ہو یا خدا آگاہ کوئی کیوں نہیں ہوتا

مدینہ کی ہوا ہے بس نہ رہیگی ہند میں مجھکو
فلک یا بخت سدِّ راہ کوئی کیوں نہیں ہوتا

تڑپ جاتے ہیں سنکر وصف اونکے زلف و عارض کا
مسلماں ہو کہ کافر آہ کوئی کیوں نہیں ہوتا

ترے خوانِ کرم کا ہر کوئی محتاج ہے مولا
سلیماں یا خلیل اللہ کوئی کیوں نہیں ہوتا

سہارا تھا کنوئیں میں نام کا تیرے ہی یوسف کو
ترا ہر ایک کو ہی چاہ کوئی کیوں نہیں ہوتا

خدا کے بعد اے سلطانِ دیں ہم سے اگر پوچھیں
ترا ہی خادمِ درگاہ کوئی کیوں نہیں ہوتا

پریشاں زاغ یہ حیران و سوزاں ہیں ترے آگے
گل و آئینہ و شمع و ماہ کوئی کیوں نہیں ہوتا

وہ تنکے چن رہا ہے یہ مدت ہیں [illegible] راہ کا تیرے
پیادے کہربا یا کاہ کوئی کیوں نہیں ہوتا

اسکی جلوہ گاہ مقصود ہے شیخ و برہمن سے
دلِ ناداں دلیلِ راہ کوئی کیوں نہیں ہوتا

اونکے صدقے سے ہر اک نے آبرو پائی
ترے قربان مہر و ماہ کوئی کیوں نہیں ہوتا

مجازی یا حقیقی ہو رسا کوئے محبت مین
برابر ہین گدا و شاہ کوئی کیون نہین ہوتا

جو فنا عشق جناب پنجتن مین ہو گیا
خاص خاصانِ خدا کے ذوالمنن مین ہو گیا

لامکان مجھکو نظر آنے لگا ہر اک مکان
تنگ کیسا قافیہ وصفِ دہن مین ہو گیا

یہ نہوتے تو نہوتے یہ زمین و آسمان
دو جہان پیدا طفیل پنجتن مین ہو گیا

سایہ گستر یار ہے یہ گلشنِ فردوس مین
قد کا سایہ آپکے طوبیٰ عدن مین ہو گیا

وصفِ قد مین بنگیا خامہ الف اللہ کا
چشمۂ حیوان وہین موج دہن مین ہو گیا

انکے دانتون کی چمک کچھ موتیون مین آگئی
لعل رنگین انکے ہونٹون سے یمن مین ہو گیا

عنبر سوزانِ محبوب خدا کے سامنے
دل جگر خون مشک نافہ کا ختن مین ہو گیا

بنگیا سایہ غلافِ کعبہ اوس محبوب کا
مہر تابان نقش پا چرخ کہن مین ہو گیا

اسقدر گل کھاتے تھے عشق رخ پر نور مین
ڈھیر پھولون کی مرا لاشہ کفن مین ہو گیا

ہے جواہر سرمہ اسکی خاک عالم کیلئے
خاک جو راہِ حبیب ذوالمنن مین ہو گیا

تھا تو سرتاپا رسا عاصی مگر سنتے ہین آج
خاتمہ بالخیر حب پنجتن مین ہو گیا

باغ فردوس کو مشتاق ترا کیا جاتا
تیرے کوچے سے کبھی دم نہین اوٹھا جاتا

وہ جہان جاکے پھر آئے ہین قسم حق کی وہان
کوئی جاتا نہ پیمبر نہ فرشتہ جاتا

جسمین خون ہون مرا اور مرے سامنے ہی
مجھسے اے چرخ ستم یہ نہین دیکھا جاتا

شوق لایا تھا اوڑا کر ترے کوچے مین بھی
وہ قدم ابتو یہان سے نہین سرکا جاتا

کیا ہنسی آتی ہے ہین اوسپہ تمنا میری
میرے گھر بھی وہ شہ عرش نشین آجاتا

سجدہ کعبہ مین مدینہ کے طرف کرتے ہین
منہ طرف سے ترے مولا نہین پھیرا جاتا

کیا کرین جبر کسی پر نہین رہتا نہ رہے
خوش رہے جانے دو دل کو نہین روکا جاتا

جانفزا ہے ترے روضے کی ہوا بھی کتنی
آجکل ہے دل بیمار سنبھلتا جاتا

رنگ بو تیری اگر ہوتی نہ اِن پھولون مین
دو گھڑی ہم سے تو جنت مین نہ ٹھہرا جاتا

تھے وہ احمد کے احد فرق فقط میم کا ہے
کیا بتاؤن یہ معمہ نہین سمجھا جاتا

دو جہان دیکھ لیا ہون اسے کچھ کھیل نہین
سر ہی جاتا یہ ترا سر سے نہ سودا جاتا

تھا غلامون مین رسا تیرے کوئی غیر نہین
لطف تیرا او سے کسطرح نہ بخشا جاتا

دو جہان مین نہ کسی کا ہوا شیدا تیرا
آپ اپنے سے ہے بیگانہ شناسا تیرا

ماہ مین نور ترا مہر مین جلوہ تیرا
رنگ ہر رنگ مین ہے باطن و پیدا تیرا

جی مین آتا ہے اگر ہو سکے ایجان جہان
دل کو مین چیر کے رکھلون رخِ زیبا تیرا

چھپ سکے حسن جہان سوز ترا کیا معنی
مین حقیقت مین ہوا آپ ہی پروا تیرا

کوئی جا تجھ سے نہین کون مکان ہین خالی
شمع ہر بزم مین ہے روے دلارا تیرا

لن ترانی رہے موسیٰ ہی سے اے پردہ نشین
دیکھنے والا ازل سے ہے یہ بندا تیرا

دل وہی دل ہے کہ جس دل مین مکان تیرا ہے
سر وہی سر ہے کہ جس سر مین ہی سودا تیرا

ایک تجلی سے ترے ہوش اوڑے موسیٰ کے
آنکھین اوسکے ہین جو دیکھے رخ زیبا تیرا

انقلاب دو جہان ایک ادا ہے تیری
ہستی کون و مکان ایک ہے کرشمہ تیرا

ذات بیمثل تری وہ کہ نہین تیرا مثل
تھا اور نہ ہو گا کوئی ہمتا تیرا

ایک پھر گبر و مسلمان نہوے کیا معنی
کعبہ گھر تیرا جلوخانہ کلیسا تیرا

مجھ سے پوچھے کوئی انداز و ادا کو تیرے / تیری آنکھوں سے کوئی دیکھے تماشا تیرا

سنتے ہین حضرت موسیٰ بھی رقیبون مین تھے / ایک مجھ ہی مین نہین عاشق و شیدا تیرا

تو بنائے تو میرے کام سبھی بن جائین / تو بگاڑے تو بگڑ جائے یہ بندہ تیرا

ایک چھینٹا ہے قدرت کا تیرے دریا / آسمان ایک حبابِ لبِ دریا تیرا

ایک سے ایک ہین نکھرے ہوئے اِس باغ مین گل / حُسن کیا ہوگا بتا ائے چمن آرا تیرا

دل اگر دور رہا میری خطا میرا قصور / ہے رگِ جان سے بھی نزدیک علاقہ تیرا

تیرے بخشش کے لیے چھوڑا ہی دنیا کو رسا / تجھ سے کیا مانگے سوا تیرے یہ شیدا تیرا

کچھ نظر آتا نہین مجھکو سوائے مصطفیٰ / پھر رہا ہے میری آنکھون مین لقائے مصطفیٰ

دو جہان مین کیا دھرا ہے ماسوائے مصطفیٰ / مصطفیٰ ہین دو جہان مین یا خدائے مصطفیٰ

جو ازل مین تھا احد آخر مین وہ احمد بنا / ابتدا وہ ہے تو یہ ہے انتہائے مصطفیٰ

بنکے طوبیٰ سایۂ قامت ملا فردوس کو / عرش کو سونپا خدا نے نقش پائے مصطفیٰ

مرگ چھالے کو نہ بدلے تاج خسرو سے کبھی / وقت کے اپنے سلیمان ہین گدائے مصطفیٰ

سربلندی مین نہ کیون ممتاز ہو ماہی فلک / عرشِ اعظم کے ہے سر پر نقش پائے مصطفیٰ

وہ نگاہِ ناز آشوبِ دو عالم سے کفیل / ہائے مین قربان چشمِ سرمہ سائے مصطفیٰ

آگیا یوسف پہ اک عورت کا دل تو کیا عجب / مصطفیٰ کا شیفتہ ہے خود خدائے مصطفیٰ

رہ گیا جبریل پہنچا کر انہین سدرہ تلک / کیا کہین کسجا گئے کیا دیکھ آئے سرِ مصطفیٰ

انکی شیرینی حسینون مین نمک ہو کر رہی / کیا کرین تعریف لعلِ جانفزائے مصطفیٰ

سنبلِ باغِ جہان سے اور بھی او کتا گیا / یا خدا دکھلا دے زلفِ مشک سائے مصطفیٰ

صبح محشر ہے صبح عید نکلے گر ہلین
وہ تبسم خیز لعل جان فزاے مصطفی

حور تیرے پانون وا ہین کیون نہ مرقد مین رسا
لے چلا ہون مین کفن مین نقش پاے مصطفی

دل کو مکان عشق پیمبر بنا دیا
تیرا بھلا ہو چرخ مرا گھر بنا دیا

اوس آفتاب کون و مکان کے ظہور نے
اِس تیرہ خاکدان کو منور بنا دیا

کیا خوش نصیب تیری گلی کا ہے ہر گدا
مٹی کو ہاتھ سے جو چھوا نور بنا دیا

افتادگی پسند نہ اسکی خدا کو تھی
سایہ کو تیرے زلف معنبر بنا دیا

معمور اسکے دولت کونین سے ہے گھر
کیا مفلسون کو تو نے تونگر بنا دیا

سر میرا ٹھوکرون مین جو ہوتا تھا سرفراز
تیرے نہ آستانے کا پتھر بنا دیا

امت کی بات کوئی بگڑتی تھی کسطرح
سب کام تو نے شافع محشر بنا دیا

ایک آئینہ کا روے تیرے ہے ذکر کیا
چاہا تو جسکو اسکو سکندر بنا دیا

عرضی مری یہ پہنچی تھی کس بارگاہ مین
جبرئیل کو نہ میرا کبوتر بنا دیا

کیونکر نہ سربلند دو عالم مین ہو کے نقش
تیرے قدم کا عرش کے اوپر بنا دیا

دولت یہ کم نہین ہے رسا شکر کیجیے
مجھکو غلام حیدر صفدر بنا دیا

خلد مین ہم سایہ کوے پیمبر دیکھنا
کیا دکھائیگا مجھے میرا مقدر دیکھنا

سال بھر ہوتی رہیگی میری غم خانہ مین عید
ایکدن اوس ماہ کا گر ہو میسر دیکھنا

وصف رخسار محمد مین یہ منھ آنے لگا
ایکدن آئینہ ہو گا اور پتھر دیکھنا

جس نظر سے کام تھا وہ آپکے آنکھون مین ہے
میرے جانب بھی کبھی اے بندہ پرور دیکھنا

کھینچے تصویر اگر کوئی جسکا سایہ تک نہو
آئینہ میں اپنی صورت اگر مصور دیکھنا

وہ کہیگا ہمنے بخشا اسکی یہ ضد کیا ہی
لطف حق کا تیری رحمت روز محشر دیکھنا

تشنۂ دیدار ہوں میں آب کوثر کیا کروں
بس ہاں ہے تیرا ای قسیم حوض کوثر دیکھنا

میرے مولا میرے مالک میری یہ عرضی کبھی
پھر صدیق و عمر عثمان و حیدر دیکھنا

ساقی کوثر کے الفت میں رسا ٹوٹا ہے دم
آبرو میری جو ہوگی روز محشر دیکھنا

خانۂ دل میں چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا
تیرے آنکھوں میں بسا تھا مجھے معلوم نہ تھا

چشم موسیٰ کیلیے برق تجلی بنکر
طور پر جلوہ نما تھا مجھے معلوم نہ تھا

روبرو میرے مری عکس فگن صورت تھی
آئینہ میں ہی مرا تھا مجھے معلوم نہ تھا

بزم تھی پرتو رخسار سے جسکے روشن
وہ مرا شمع نقا تھا مجھے معلوم نہ تھا

معنیٔ احمد بے میم احد ہوگئے کھلی
آپ محبوب بنا تھا مجھے معلوم نہ تھا

خار میں وہ جو خلش بنکے نہاں تھا ابتک
ہوکے بو گل میں چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا

دیر و کعبہ میں گئے سیکڑوں نالے لیکن
آپ میں اپنی صدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

آپ میں اپنی خودی پر تھا کہاں تک نازاں
میں نہ تھا جو تھا خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

زمزمہ سنج کوئی اور ہی تھا محفل میں
یوں تو کہنے کو رسا تھا مجھے معلوم نہ تھا

مصطفےٰ کو اگر بشر جانا
خاک جانا خدا کو گر جانا

جی میں آتا ہے نام کر جانا
تیرے صدقے مجھے یہ مر جانا

چین آئیگا گور میں کہ نہیں
بعد مدت ہوا ہے گھر جانا

میم احمد احد کا پردہ تھا / جو حقیقت تھی سربسر جانا

زلف کو کہہ کے لیلۃ المعراج / کیا مطول کو مختصر جانا

سربلندی تھی سرخروئی تھی / راہ مین انکے میرا سر جانا

تیرے روضہ پہ جان کرینگے نثار / اس توقف کا ہے یہ پر جانا

جو مصیبت پڑے اٹھائین ہم / عاشقی وہ نہین ہے ڈر جانا

تیرے کوچے مین آکے بیٹھ گئے / اب کہان وہ ادہر ادہر جانا

میرے مولا مری تباہی پہ / لطف کی ایک نگاہ کر جانا

اس رفیع المکان کے ایوان کا / ایک زینہ تھا عرش پر جانا

آگ دوزخ کی ہم بجھا کے اٹھے / کام آیا یہ چشم تر جانا

مردمت کی رسا یہی ہے شرط / جو کہین منھ سے اسکو کر جانا

ردیف بائے موحدہ

ای عاصیانِ امت احمد خوشا نصیب / محبوب کیمیا سا پیمبر ہوا نصیب

جسکو ہوئی زیارت خیر الوریٰ نصیب / اوس نیکبخت سن کہ الٰہی ہے کیا نصیب

جو کرکے آئے روضۂ پرنور کا طواف / کیا خوش نصیب لوگ ہین انکے خوشا نصیب

کہتا ہے اوڑ کے شوق مین پہنچون مدینہ کو / لاؤن کہان سے ایسے الٰہی خوشا نصیب

تم میرے بگڑے کامون کو مولا سنوار دو / دشمن خدا فلک ہے عدو ہین جدا نصیب

آتے ہین آفتہ مرا گھر پوچھ پوچھ کے / ایسا نہوگا کوئی جہان مین بلا نصیب

ہوکر غلام سرور عالم سے دور ہون / کیا میرے بخت ہین مرا افسوس کیا نصیب

شاہی نہیں گدائی ترے در کی چاہیے
اور ون سے بیسر ہے مجھکو عطا ہون خدا نصیب

حق جسکے ہے جمال مبارک کا شیفتہ
دیدار اوس حبیب کا ہو یا خدا نصیب

پہنچے نہ ہم مدینہ کو ناکام رہگیے
لو اب یہان سے چلتے ہین یا بخت یا نصیب

کیونکر پہنچتے ای فلک اوس بارگاہ تک
یاور نصیب ہین نہ تو ایسے رسا نصیب

دن اوسکا رات اسکی ہوا اسکے خوشا نصیب
ہوتا ہی جسکو عشق حبیب خدا نصیب

اللہ ہی غفور تو حضرت شفیع ہین
ای عاصیو کہو تو ہمارے ہین کیا نصیب

آئے وہ ساتھ میرے جنازے کے دو قدم
لاؤن کہان سے آج مین ایسے رسا نصیب

آپ کے در کا گدا ہون یا حبیب
پادشاہ ہون پادشاہ ہون یا حبیب

آپ کا مداح ہو کر اسطرح
آفتون مین مبتلا ہون یا حبیب

زور قسمت سے غلام بیدرم
آپ کا ہون آپ کا ہون یا حبیب

کون سنتا ہے صدا میری بھلا
مین گدا بے نوا ہون یا حبیب

تم جو چاہو کام بنجائین مرے
مین بھلا کس کام کا ہون یا حبیب

دور تجھ سے اور ویرانہ ترا
کس مصیبت مین پڑا ہون یا حبیب

کام سب اونہین کے اچھے ہوتے ہین
مین برا ہون پر ترا ہون یا حبیب

ایک نگاہ لطف کا امیدوار
عمر بھر سے مین کھڑا ہون یا حبیب

کسکے در پر جاؤنگا اوٹھکر بھلا
آپ کے در پر پڑا ہون یا حبیب

یہ مدد کا وقت ہے نہ یہ لحد
مین اکیلا ہو چکا ہون یا حبیب

ہو بقائے جاودانی کی ہوس
راہ مین تیرے فنا ہون یا حبیب

قافلہ منزل پہ جا پہنچا سبھی | ایک مین ہی رہگیا ہون یا حبیب

کیا ہوا اگر نام ہے میرا رسا
نارسا ہون نارسا ہون یا حبیب

ردیف تائے فوقانیہ

مین مدینہ کو نہ پہنچا عمر یہان کھویا بہت | ہاے اس غفلت کو مین کیا کہون سویا بہت

جیتے جی دیکھا نہ اوسکے روضۂ پر نور کو | منہ کفن سے ڈہانک کر مرقد مین مین رویا بہت

عاشق محبوب رب ہون میرا ایمان ہے یہی | چاہیئے حب نبی ہر دل مین کم ہو یا بہت

دولت کونین لیکر کیا کرون تیرے سوا | درد سر میرے لئے یہ کم بھی ہے گویا بہت

گر نہ ہو تیری محبت ہے عبادت سب فضول | کچھ نہ پایا زاہد بیچارہ گو بویا بہت

لطف تھا آتی مدینہ کے ببولون مین اجل | راستے مین میرے کانٹے آسمان بویا بہت

آپ گر ملجائین ملجائے خدا کا بھی پتہ | ہین خدا سے بھی جہا مین آپکے جویا بہت

بند منہ ہوتا نہین اس بندۂ درگاہ کا | آپ کا مداح خوش تقریر ہے گویا بہت

تیرے وصف پاک کے قابل زبان ہوتی نہین | گرچہ آب گوہر تسنیم سے دھویا بہت

واے قسمت منہ نہ دیکھا آپکا رویا مین بھی | آنسوؤن سے رات کو در دکے منہ دھویا بہت

شربت دیدار تھوڑی بھی نہ پایا حیف ہے | زہر میرے حق مین پیر چرخ نے بویا بہت

ہاے کس کا خندۂ دندان نما یاد آگیا | صبح کو مین منہ سحر کا دیکھکر رویا بہت

آپکو مین چھوڑکر ڈھونڈھا خدا کو عمر بھر | میری غفلت نے مجھے افسوس ہے کھویا بہت

ہو چکے بوڑھے رسا عشق بتان اب چھوڑیئے
چونکہ ای غافل خدا کے واسطے سویا بہت

جشن میلاد مبارک مین کٹی ساری رات
ذکر مین رحمت عالم کے کٹی ساری رات
صبح تک شام سے پڑھتے رہے حضرت پہ درود
جلوہ گر کونسا تھا رشک قمر محفل مین
کچھ قیامت تو نہ تھا وعدۂ فردا ای حبیب
اونکے زلفون کا تصور جو بندھا رہتا ہے
شرم سے صبح چھپائے ہوے منھ پھرتی ہے
یاد کیا اوس تن جانان کے نالے آئے
تو مبارک ہو تجھے بندگی اپنی مشکور
مین رہا وصف مین محبوب خدا کے مشغول
بزم دیوانی مرے شوق سے مضمون کی ہر
خوش جو ہم ذکر سے حضرت کے تو حضرت ہم سے

رحمت اللہ کی مجلس مین رہی ساری رات
گذری کس لطف سے واللہ مری ساری رات
یعنے ہم کرتے رہے ذکر یہی ساری رات
عید کی سی رہی یارون مین خوشی ساری رات
یک برس تھی مجھے یک ایک گھڑی ساری رات
کیا لگی رہتی ہے اشکون کی جھڑی ساری رات
کونسے مہر کی تھی جلوہ گری ساری رات
ایک ندی مرے آنکھون سے بہی ساری رات
خدمت خواجۂ عالم مین کٹی ساری رات
مدح کرتے رہے جبریل مری ساری رات
رقص کرتی رہی محفل مین پری ساری رات
گفتگو بخشش امت کی رہی ساری رات

رات بھر جلوہ محبوب کا سا سامنے تھا
کس مزے سے مری آنکھون مین کٹی ساری رات

ہوتا رہا ہے ذکر پیمبر تمام رات
سونے دیا خیال نہ مژگان یار کا
رونق فزا تھے محفل میلاد مین حضور
معراج تھی نصیب تیرا کیا نصیب ہے
صل علی اکا نور زمین آسمان مین

رحمت برس رہی تھی مرے گھر تمام رات
رگ رگ مین تھے چبھے ہوے نشتر تمام رات
کعبہ بنا ہوا تھا مرا گھر تمام رات
پاؤن تھے اونکے اور مرا سر تمام رات
کسکا تھا نام میری زبان پر تمام رات

نالون نے میرے دھوم مچائی ہے کسقدر
ہلتا رہا ہے گنبد اخضر تمام رات

کرتے تھے ہم ثنا و رِ دندانِ پاک کی
محفل مین کیا برستے تھے گوہر تمام رات

صورت دکھا رہا تھا خدائے جلیل کا
آئینۂ جمال پیمبر تمام رات

آمد تھی کس حبیب کی محفل مین جاے فرش
جبریل تھے بچھائے ہوئے پر تمام رات

کرتے تھے وصف رحمت عالم جو مدح خوان
تھا رحمت خدا کا کھلا در تمام رات

کس رشک ماہ کے تھے تبسم کے شگفتہ
کاٹی ہے شمع بزم مین رو کر تمام رات

اوس گل کے مسکرانے کی تعریف کیا لکھون
روشن تھا عایشہ کا سبھی گھر تمام رات

آنکھون مین وہ سمائے ہوئے تھے ہمارے
کس لطف سے کٹی ہے سراسر تمام رات

رونق افزائے ابرار تھا معراج کی رات
لامکان جلوہ گہ یار تھا معراج کی رات

لن ترانی کا تھا جس پردہ نشین کو دعوی
آپ ہی طالب دیدار تھا معراج کی رات

انبیا ساتھ جلو مین تو تگس ران جبرئیل
رفرف اوس کا ہوادار تھا معراج کی رات

وہ ترا حسنِ خداداد کہ صدقے تیرے
آپ مطلوب طلبگار تھا معراج کی رات

نقد بخشش لیے ہاتھون مین خداوند خلیل
تیری امت کا خریدار تھا معراج کی رات

نظر آتی تھی وہی احمد بے میم کی شکل
آئینہ عارض دلدار تھا معراج کی رات

آپ اپنی ہی وہان دیکھنے آئے صورت
آئینہ خانہ دلدار تھا معراج کی رات

چل سکے ساتھ نہ جبریل امین چار قدم
گرم رو کیا ترا رہوار تھا معراج کی رات

تھا اودہر بخشش امت یہ رضا جو اقرار
جسطرح سے ادہر اقرار تھا معراج کی رات

جشن میلاد مبارک ہین رسا آجکی رات
وجد مین جہومتے ہین ارض وسما آجکی رات

ہے شب قدر سے بہتر یہ مین سوا آجکی رات
جلوہ افزا ہوا محبوب خدا آجکی رات

فخر کرتی ہے زمین عرش سے اونچی ہون مین
عرش کہتا ہے کہ ہون سایہ ترا آجکی رات

ہے رخ روشن سے ہی وادی ایمن یہ زمین
سائبان بنگئے انوار خدا آجکی رات

دہوم ہے کون و مکان مین کہ مبارک ہووے
یعنے پیدا ہوا محبوب خدا آجکی رات

اپنی امت کا جو مختار شفاعت کل ہے
رونق افزا وہ ہوا اصل علی آجکی رات

اپنے جامے مین سماتے نہین جبرئیل امین
کہ ملی خدمت محبوب خدا آجکی رات

باغ عالم مین بہار آئی قدم سے جسکے
وہ گل گلشن اعجاز کھلا آجکی رات

دب گیا امت عاصی کے گناہونکا غبار
ابر رحمت کا یہ چھڑکاو ہوا آجکی رات

بند دوزخ ہوے جنت کے کھلے دروازے
باب رحمت ہوئی اے مومنو وا آجکی رات

بزم میلاد مبارک کے فضائل پڑہکر
او سند بخشش عصیان کی رسا آجکی رات

ردیف ثاے مثلثہ

دین بہی دنیا بہی ایمان بہی سودائے غوث
بیخبر ہے دو جہان کے عاشق شیدائے غوث

کچھ نظر آتا نہین اونکے سوا کونین مین
میرے آنکھون مین بسی ہے صورت زیبائے غوث

دوش پر اونکے قدم تھے صاحب معراج کے
اولیا کے دوش پر کیونکر نہ رہتے پائے غوث

وہ خداے پاک کے معشوق تھے محبوب تھے
عاشقو سمجھے کوئی کیا رتبہ والائے غوث

پوچھا جسے مین نے یہ کس پردہ نشین کی دہوم ہے
مجھکو مرشد نے دکھائی صورت زیبائے غوث

اونکے شان ارفع و اعلی کو پہنچے کیا کوئی
روز محشر انبیا کے صف مین ہوگی جائے غوث

چھین لی تھی قابض ارواح سے روح فرید
حق کو تھی منظور کتنی خاطر والائے غوث

سمجھا انی وجہت وجہی کی معنی کو وہی
صورت اپنی جس خدا کے بندہ کو دکھلائے غوث

آرزو ہے دم مرا نکلے تو یون نکلے رسا
ہاتھ مین دامن نبی کا سر ہو زیر پائے غوث

ردیف جیم

جشن میلاد جناب مصطفی کرتے ہین آج
وہ عبادت جس سے خوش ہووے خدا کرتے ہین آج

جان فدا کر نیکو انکے آستان پر تیرے لیے
درد دل کی اے مسیحا ہم دوا کرتے ہین آج

آئینہ کے گھر سے نکلا آفتاب روبہان
خاک سے شمس و قمر کسب ضیا کرتے ہین آج

کون آتا ہے ذرا شان خدا کو دیکھیے
بت بھی سجدہ کعبہ مین پیش خدا کرتے ہین آج

عید میلاد بشر کو مین ہے بیٹھے ہو کیا
منکرو سوچو تو کیا کرنا ہے کیا کرتے ہین آج

خضر آئین کیا عجب پانی پلانے کے لیئے
ساقی کوثر کا وصف جانفزا کرتے ہین آج

صادقون مین نام رکھا ہے ہمارا اکبر یا
اسلیئے صدیق اکبر کی ثنا کرتے ہین آج

ابر دیا پایا ہون وصف حضرت عثمان سے
بزم مین روح الامین مجھ سے حیا کرتے ہین آج

دیکھنا صورت کا مولا کے عبادت حق کی ہے
اسلیئے وصف رخ شیر خدا کرتے ہین آج

حب آل مصطفے مین دم نکلجائے رسا
بزم میلاد نبی مین یہ دعا کرتے ہین آج

ردیف حاء مہملہ

دنیا سے اٹھکر جائینگے ہم بھی کسی دن اسطرح
عالم کو سب رلوائینگے ہم بھی کسیدن کسطرح

دنیا سے منہ کو موڑ کر دولت کو سارے چھوڑ کر
سر چلتے جان پر آئینگے ہم بھی کسیدن کسطرح

اعمال سے شرمائینگے رو رو کے بس غم کھائینگے
بس حشر تک پچھتائینگے ہم بھی کسیدن اسطرح

رہجائینگے جاہ و حشم مٹجائینگے طبل و علم
گھر سے نکلکر آئینگے ہم بھی کسیدن اسطرح

فرزند و زن غم کھائینگے یہانتک گور تک پہنچائینگے
تنہا یہاں رہجائینگے ہم بھی کسیدن اسطرح

ساتھی نہوگا کوئی بھی ہمراہ ہوگی بیکسی
بے بس یہاں پر آئینگے ہم بھی کسیدن اسطرح

ہر چند ہیں شاہ جہاں پر دولت و حشمت کہاں
مٹی میں یوں ملجائینگے ہم بھی کسیدن اسطرح

یہاں چھوڑ کر زریں قبا اور مسند و رنگین ردا
دو گز کفن کو پائینگے ہم بھی کسیدن اسطرح

بیٹھے ہو کیا نام خدا کچھ فکر عقبی کر رسا
افسوس یہاں سے جائینگے ہم بھی کسیدن اسطرح

دیدار مصطفےٰ ہو میسر کسیطرح
آرام پائے یہ دل مضطر کسیطرح

وصف علی کہ مدح نبی مدعا یہ ہے
چمکیں زبان کی تیغ کے جوہر کسیطرح

دل کا مکان یوں رہے ویران حضور حیف
آباد کر کے جائیں مرا گھر کسیطرح

امیدوار شربت دیدار ہم بھی ہیں
رحم اے نگاہ ساقی کوثر کسیطرح

باد صبا کے ساتھ بگولوں کے ہم عنان
پہنچینگے ایک دن ترے در پر کسیطرح

تیرے غلام بندہ نہ ہونگے جواب میں
بولے تو ہم سے داور محشر کسیطرح

آنکھیں تلاش میں ترے خاک قدم کے ہیں
مولا ملے یہ کحل جواہر کسیطرح

تا چند بار دوش رہے پھینکدو رسا
کام آوے اونکے راہ میں یہ سر کسیطرح

روضہ نبی کا جب نظر آیا علی الصباح
مقصود عاشقوں کا بر آیا علی الصباح

پہنچا دیا حرم سے سواد مدینہ میں
کعبہ نے راستہ یہ کہا یا علی الصباح

دو چار میل اور ہے شہر حبیب رب
کیا مژدہ رہنما نے سنایا علی الصباح

گھر سے خدا کے پہنچے حبیب خدا کے گھر
کام آج دو جہان کا بن آیا علی الصباح

روضہ پر اوس حبیب کے روکر تمام رات
یہ موتیون کا ہار چڑھایا علی الصباح

مشتاق تیرے بھول گئے دو جہان کو
آنکھو نمین کس کا جلوہ سمایا علی الصباح

خورشید منہ چھپاتا ہے دامان ابر مین
رخ سے نقاب کسنے اٹھایا علی الصباح

آگے سحر کے رحمت حق لینے آئی ہے
جبرئیل پیشوائی کو آیا علی الصباح

وہ دن بھی ہون رسا کہ کہون مین حضور مین
مجرا ترا غلام بھی لایا علی الصباح

ردیف دال مہملہ

دل مین ہے ولائے رخ و گیسوے محمدؐ
ہے سر مین ہوائے رخ و گیسوے محمدؐ

کیا کیجئے ثنائے رخ و گیسوے محمدؐ
عالم ہے فدائے رخ و گیسوے محمدؐ

ہاتھون کو مرے چومتے ہین کافر و دیندار
لکھتا ہون ثنائے رخ و گیسوے محمدؐ

پیدا ہوئی دنیا کی سفیدی و سیاہی
دنیا مین برائے رخ و گیسوے محمدؐ

اتنے رخ و گیسو کا نہ کچھ پوچھے عالم
عاشق ہے فدائے رخ و گیسوے محمدؐ

کہتے ہین اشارون مین بھی مردم دیدہ
آنکھو نمین ہے جائے رخ و گیسوے محمدؐ

کیا ہو گل و سنبل سے علاج تپ پنہان
مرتا ہون برائے رخ و گیسوے محمدؐ

دیکھو مہ و خورشید مین آنکھون سے ہمارے
روشن ہے ضیائے رخ و گیسوے محمدؐ

یہان روشنی قبر وہان سایۂ رحمت
ہے کون سوائے رخ و گیسوے محمدؐ

حق کہتے ہین ہم کافر و دیندار کے آگے
ہے فرض ولائے رخ و گیسوے محمدؐ

روتا ہون انہین کیلئے دن رات رسا مین
اللہ دکھائے رخ و گیسوے محمدؐ

تری شان شانِ صمد یا محمدؐ
تو احمد ہے عینِ احد یا محمدؐ

رہا بنکے گلزار جنت مین طوبےٰ
تیرا سایۂ سرو قد یا محمدؐ

دکھا دو رخ پاک گھبرا رہا ہون
اندھیرے ہین زیر لحد یا محمدؐ

خدا نے ازل مین ترے نام پر ہے
شفاعت کی لکھا سند یا محمدؐ

نہ پہنچینگے کل نیک رتبے کو اونکے
جو امت کے تیرے ہین بد یا محمدؐ

نہ بیڑا کبھی نوح کا پار ہوتا
نہ ہوتی تری گر مدد یا محمدؐ

تجھے کہکے ابتر وہ ابتر ہوے خود
جو رکھتے تھے تجھسے حسد یا محمدؐ

وسیلہ ترا تھا بھلا کسطرح سے
دعا ہوتی آدم کی رد یا محمدؐ

خطائین ہین گو عاصیون کی ہزارون
کرم ہین ترے بے عدد یا محمدؐ

کمین فلک بخت پر خاش پر ہے
یہی وقت ہے المدد یا محمدؐ

رسا کے بنا دیجیے کام سارے
بگاڑا بہت بخت بد یا محمدؐ

محراب حرم ہین مجھے ابروے محمدؐ
سو سجدے کرون شوق سے مین سوے محمدؐ

ہین طاق حرم کعبۂ ابروے محمدؐ
امت کے شب قدر ہین گیسوے محمدؐ

بے مثل ہین خال و خط و دلجوے محمدؐ
آئینہ ہے جسکا وہ ہے رُوے محمدؐ

اللہ رے حسن رخ نیکوے محمدؐ
قرآن مین خدا خود ہے ثنا گوے محمدؐ

کیا سونگھون گل و لالہ کو مین باغ مین جاکر
ان پھولون سے آتی نہین خوشبوے محمدؐ

بخشش کی صفت اُسکی ہی رحمت سے یہ موقوف
اللہ سے ملتی ہے بھی خوے محمدؐ

دیوانہ ہوں محشر میں قیامت میں گرونگا
دیکھوں نہ اگر قامت دلجوے محمدؐ

آنکھوں میں شفاعت کے عمل تول لیے ہیں
پلّے پہ ہے امت کے ترازوے محمدؐ

زاہد ترے جنت سے غرض کچھ نہیں مجھکو
ہم اور سلامت رہے یہ کوے محمدؐ

مقصود سوا قبلۂ عالم کے نہیں اور
منھ پھر گیا مرقد میں مرا سوے محمدؐ

دنیا کا نہ عقبیٰ کا مجھے دھیان رسا ہے
ہیں اور خیالِ رخِ نیکوے محمدؐ

ہو سر میں ازل سے مرے سوداے محمدؐ
سر میرا ہے اور نقش کفِ پاے محمدؐ

بے معنی ہے اک لفظ سراسر جو نہو یہ
ایمان کا الف ہے قدِ رعناے محمدؐ

واللیل ہے شمع صفت زلفِ معنبر
والشمس ہے وصفِ رخِ زیباے محمدؐ

اے خضر بھٹکتے ہیں اس راہ سے سالک
ہے شمع ہر ایک نقشِ کفِ پاے محمدؐ

حق انکا ہے آئینہ یہ آئینہ ہیں حق کے
اللہ کا جلوہ ہے سراپاے محمدؐ

فردا کا رہے اضطراب کون الٰہی
دکھلا دے ہمیں روے دلاراے محمدؐ

وہ بھی ہے حسین دوست بھی رکھتا ہے حسین کو
عاشق یہ خدا کے ہیں وہ شیداے محمدؐ

ایک بندۂ داغی ہے قمر آپکے گھر کا
خورشید ہے یک نقشِ کفِ پاے محمدؐ

دم میرا جو ٹوٹے رہے آنکھوں میں الٰہی
صورت یہ مجھے جتنک نہ دکھا جاے محمدؐ

آئینہ ہے ہر چند یہ جوہر سے ہی خالی
وہ سینہ نہیں جسمیں تولاے محمدؐ

کچھ اور سوا اُسکے رسا کی نہیں خواہش
سر میرا قیامت میں ہو اور پاے محمدؐ

مصطفے پر پڑھو مدام درود — رات دن اور صبح شام درود

جو خدا سے کلام کر آئے — اوسنے کرواتا ہے کلام درود

سرخروئی ہے دین و دنیا کی — دو جہان کا ہے انتظام درود

عرش پر ہے لکھا ہوا یارو — کیون نہ ہو اعظم المقام درود

ہم غریبون کے ہے بساط مین کیا — بس یہی تحفہ و سلام درود

دیکھ لینا اوسے قیامت مین — جو دکھائے گا احترام درود

بادشاہون کا مایۂ اقبال — ہم غریبون کا احتشام درود

آرزو گر ہے سیر جنت کی — بیقدر تم پڑھو مدام درود

لیچلو اسکو زاد عقبیٰ ہے — آئیگا آخرت مین کام درود

کل قیامت مین بخشوا دیگا — جملہ عصیان خاص و عام درود

تا زبان منہ مین ہے رسا پڑھیے

رات دن اور صبح شام درود

مجھے اپنی صورت دکھاؤ محمدؐ — تم آؤ مجھے یا بلاؤ محمدؐ

مکان دل کا مدت سے ویران پڑا ہے — اسے کرکے آباد جاؤ محمدؐ

یہ خورشید رُو یمانی سے نکلا — نقاب اپنے رخ سے اٹھاؤ محمدؐ

بہت ابر کے طرح رویا ہوا ہون — مجھے گل کی صورت ہنساؤ محمدؐ

شکستہ ہے کشتی تلاطم ہے ایسا — کنارے پہ مجھکو لگاؤ محمدؐ

مجھے خواب مین روے زیبا دکھاکر — مرے سوتے قسمت جگاؤ محمدؐ

در پاک پر اپنے مجھکو بلاکر — نہ یون در بدر اب پھراؤ محمدؐ

کبھی دل مین آجاؤ آنکھون سے میرے
کبھی دل سے آنکھون مین آؤ محمدؐ

تمھین میرے مطلوب ہر دو جہا مین
مطالب مرے برلے آؤ محمدؐ

جدائی نے مارا ہے بے موت مجھکو
مسیحا ہو میرے جلاؤ محمدؐ

رسا ہے گدا آپ کے آستان کا
تصدق کچھ اپنا دلاؤ محمدؐ

ردیف ذال معجمہ

نصیب اپنے کہان میسر جو پڑہ مین مصطفےٰ کا کاغذ
ہزارون عرضیان بھیجے نہ پہنچا پر مرا کاغذ

برائی میرے قسمت کی نہ جائیگی کسی صورت
ملیگا نامہ بر جسدم تو گم ہو جائیگا کاغذ

کرے کون انتظار اتنا کہ قاصد جائے اور آئے
پر جبریل مین باندہو میرا یہ شوقیا کاغذ

بڑی سرکار عالی ہے گدائے بینوا مین ہون
پڑہیگا کون میرا ای حبیب کبریا کاغذ

پہنکر کاغذی جامہ شہا دربار مین تیرے
مرا درد جگر لایا ہے یہ حسرت بھرا کاغذ

رقم وصف و خط و رخسار حضرت جب کیا مین نے
سیاہی جوہر آئینہ آئینہ بنا کاغذ

ثنا سے سرور عالم نہ کچھ بھی ہو سکی ہم سے
ہزارون چاک کر ڈالے لکھے ہین بارہا کاغذ

رسائی گر نہ ہو تیری کہین پر پھینکدے قاصد
یہ عادت ہی اٹھا لیتے ہین رستہ مین پڑا کاغذ

مصیبت یہ نہ اوٹھیگی نہ دیکھا جائیگا مجھ سے
مدینہ تک نہ پہنچون مین یہ پہنچے قاصدا کاغذ

میرا عذر گنہ کیا ہے اور مین کیا ہون میرے مولا
ترے پڑہنے کے لایق ہی کہان یہ پرسزا کاغذ

کسی سے کچھ تو سن لینگے کوئی کچھ بھی تو کہدیگا
میرے جی مین یہ آتا ہے لگا دے جابجا کاغذ

جو پہنچون انکے در تک مین نہین قسمت رسا ایسی
وہ پڑہ لین حرف دو جسکے نہین ایسا رسا کاغذ

ردیف راے مہملہ

رہا روزِ ازل مین باعث کون و مکان ہوکر
یہان آیا تو وہ آیا شفیع عاصیان ہوکر

مکان کیا اسکی رفعت کا زمین پر خاک کیا پائین
جو آیا ہو زمین پر ایکدم مین آسمان ہوکر

نہ بھیجا تیرے سایہ کو یہ مطلب تھا کہ محشر مین
گنہگارانِ امت پر رہے تا سائبان ہوکر

بہت نام آور و ہمین مین نے کی ہے جستجو تیری
مگر پایا تجھے ای دوست آخر بے نشان ہوکر

نسیم لطف تیری جب بہیگی دشتِ محشر مین
جہنم کام دیگا اہلِ دوزخ کو جنان ہوکر

ترا دستِ کرم جب دستگیر بیکسان ہوگا
چلینگے پل پہ بوڑھے تیری امت کے جوان ہوکر

ترے جلوہ کے آگے نامہ اعمال سے میرے
سیاہی اوڑ گئی دیوان محشر مین پہلوان ہوکر

سہارا ہے ترے بخشش کا بھروسہ تیری رحمت کا
گناہ کرتا ہون اپنی مغفرت سے بدگمان ہوکر

وہ خوش قسمت ہون میری خوبی تقدیر تو دیکھو
زمین بھی اب ستم کرتی ہی مجھ پر آسمان ہوکر

یہی امید خاک افشان رہون صحرائے یثرب مین
ترے ناقہ کے پیچھے پیچھے گرد کاروان ہوکر

رسا کے حال پر حیرت ہے ای کونین کے والی
دکن مین یون رہے سرگشتہ تیرا مدح خوان ہوکر

ہے ازل سے آپکی رحمت پہ امت کی نظر
ای خوشا طالع کرین گر آپ رحمت کی نظر

کیون نہ ہو وے حق کی اس امت پہ رحمت کی نظر
دیکھا کرتے ہین انہین جب آپ رحمت کی نظر

رحمت عالم ادہر بھی ایک رحمت کی نظر
ہی نظر پر آپکے بھی رب العزت کی نظر

آرزو ہین لاکھ اور اسکی روائی کیلیے
عاصیو کافی ہے ایک انکی عنایت کی نظر

ایسے بھی خوش چشم ہوتے ہین کہین جنکو ملے
دیکھنے والے خدا کے آنکھ رحمت کی نظر

امت عاصی کے کیا تلتے عمل میزان مین
پہلے ہی تولے ہوئی ہے تیری رحمت کی نظر

حشر میں کیا کیا دکھائینگے کرشمے دیکھنا
اللہ اللہ وہ تری لطف و عنایت کی نظر

واسطے امت کے لے آئے تھے اپنے ساتھ وہ
چشم بخشایش نگاہ مہر شفقت کی نظر

کرتی ہی اُمت گناہ اور بخشدیتا ہے خدا
جانتا ہے وہ ادہر ہے خود بدولت کی نظر

حشر تک تڑپائیگا آقا غلاموں کو ترے
ہائے وہ تیرا تبسم وہ محبت کی نظر

کھینچ دیں خط کیا عجب وہ نامۂ اعمال پر
رحمت آلودہ ان آنکھوں میں ہی شفقت کی نظر

بار عصیاں سے دبا جاتا ہوں منزل ہی کڑی
میرے مولا میرے آقا ایک رحمت کی نظر

ساتھ لے آئے تھے لیکر ساتھ جائینگے رسا
ہائے یہ ارمان بھرا دل اور حسرت کی نظر

کیا کہوں جو کچھ کہ دیکھا انکی صورت دیکھکر
دیکھلی معنی کی کیفیت حقیقت دیکھکر

سو رہا ہوں رحمت عالم کی قامت دیکھکر
میری تربت پر ذرا آنا قیامت دیکھکر

لاکھ تڑپے پر نہ پہنچے انکے مرکب کو کبھی
مجھکو آتی ہی ہنسی بجلی کی سرعت دیکھکر

اوس تنِ حنانہ کا رونا رولاتا ہی مجھے
کیا ہی جی جلتا ہی ایک لکڑی کی قسمت دیکھکر

مغفرت کہتی ہی کل انکے کفیلِ کار ہوں
آج امت پہ تری چشم عنایت دیکھکر

اللہ اللہ شان تیری اُس مقامِ قدس میں
رہگئے جبریل پیچھے تیری عظمت دیکھکر

تیرے عاصی خوف کل کا آجکل رکھتے نہیں
تیری رحمت اور اللہ کی رعایت دیکھکر

اپنے جینے سے خفا خضر و مسیحا ہو گئے
انکے کوچے میں ہماری آج تربت دیکھکر

وہ مدینہ کی ہوا جانفزا ایمان پر کہاں
خوش بہت ہم ہو گئے اے شیخ جنت دیکھکر

احمدِ بے میم کی معنی یہاں تک پر کھل گئی
وہ شب معراج آئے اپنی صورت دیکھکر

اے زلیخا تیرے وہ محبوب یہ محبوب حق
سامنے یوسف ہو کچھ اپنی حقیقت دیکھکر

منہ بدوں کا نیک تکتے حشر میں رہجائینگے
کون جانے آب حیوان اور دم عیسیٰ ہو گیا
پھر نہ منہ دیکھینگے اپنے پرسش اعمال کا
خوف کیا ہے روز محشر مغفرت کیواسطے

رحمۃ اللعالمین تیری حمایت دیکھکر
جیتے ہیں خضر و مسیحا تیری صورت دیکھکر
حشر میں تجھکو گنہگاران امت دیکھکر
چین لیئے جائینگے سب مداح حضرت دیکھکر

کربلا مکہ مدینہ جی جہاں چاہے رسا
بیٹھ جاؤ اب کہیں جا کے فراغت دیکھکر

دل میں پھرتا ہے خیال جانفزائے دستگیر
کون اس رتبے کو پہنچا ہے سوائے دستگیر
ماسوائے کام کیا اسکو سوائے دستگیر
مصطفیٰ اسکو عرش پر معراج میں پہنچا دیا
دستگیر اپنا نہ ہوگا دوستو جیسا کوئی
قبر میں آئینگے ملک تو آئے وہ دیوانہ ہوں
میری بخشش کا سہارا حق کی رحمت کے سبب
بعد مردن کون ایسا ہے کہ سر سے کے عوض
دیکھتا کسکو دو عالم میں بھلا ان کے سوا
چین سے رہتا کہاں اس اضطراب دل سے حفیظ
کیمیا کی فکر کیسی بس یہی اکسیر ہے
کچھ پتہ ملتا ہی گل سے پر وہ رنگ و بو نہیں
چور اونکے گھر میں آکر ہو گیا قطب زمان

گھر مرا ہے اندنوں دولت سرائے دستگیر
گرد میں ہیں اولیا کے زیر پائے دستگیر
سب سے ہے بیگانہ جو ہے آشنائے دستگیر
کیا کہوں یعنی یہ لفظ جانفزائے دستگیر
کام آئیگی وہاں پر یہ ولائے دستگیر
صاف کہدونگا نہیں کوئی سوا دستگیر
کسکو بتلاؤں دو عالم میں سوائے دستگیر
میری آنکھوں میں لگادے خاک پائے دستگیر
میری آنکھوں میں ہی رہے جانفزائے دستگیر
لے اڑیگی ایکدن مجھکو ہوائے دستگیر
ہاتھ آجائے کہیں سے خاک پائے دستگیر
کیا لکھوں میں وصف روئے جانفزائے دستگیر
ان ہزاروں میں سے یہ بھی ایک عطائے دستگیر

آفتابِ حشر کی گرمی سے کسکو خوف ہے — سایہ افگن سر پہ وہان ہوگی روا دستگیر

تیرے جو محبوب ہین انکے ثنا خوانون مین ہون
بخشدے یارب رسا کو بھی برائے دستگیر

بھروسہ زاہدونکو گر شہ دین ہی عبادت پر
نہ توبے پر نہ تقوی پر نہ کچھ تکیہ عبادت پر
نبوت ختم کی حق نے وجودِ پاک حضرت پر
نہ بھولا پیش حق معراج مین بھی ہم غلامون کو
گنہگار و خدا غفار یہ ہین رحمتِ عالم
خطاوارون مین تیرے یا محمدؐ نام لکھا ہے
حقیقت سے تیرے شیخ و برہمن کو خبر کیا ہے
زمین پر آسمان سے انکھین ملنے کو ملک آئین
خدا سے بخشوایا بادشاہی دی دو عالم مین
تیرے قامت کے دیوانو مین یک ہنگامہ برپا ہے
تیرے دیوانے دکھلادین قیامت آج ہی کر کے
دم مردن لحد مین روزِ محشر پل پہ میزان مین

گنہگارون کو تیرے ناز ہے تیری شفاعت پر
مدارِ عاصیان ہی رحمتِ عالم کی رحمت پر
ہوئی اِتمام ساری نعمتین حضرت کی امت پر
ہوئی امت نوازی ختم اوس سلطانِ امت پر
نوازش ہے نوازش پر یہان رحمت ہے رحمت پر
نہو کیون رشک نیکون کو گنہگارونکی قسمت پر
اوسے سودا ہے معنی کا اِسے دہوکا ہی صورت پر
جو ہو نقشِ قدم تیرے مرے تعویذ تربت پر
کرم کیا کیا ہین تیرے ہم گنہگاران امت پر
تماشہ گاہ عالم مین قیامت ہے قیامت پر
ذرا دیدار کا وعدہ تو اوٹھجائے قیامت پر
بھروسہ رحمتِ عالم مجھے ہی تیری رحمت پر

ہمین پوچھیگا کون اوس بارگاہ لاو بالی مین
مگر تکیہ رسا ہے آپکی چشم عنایت پر

نورِ چشم مصطفےٰ ہین غوث اعظم دستگیر
جان جان مرتضیٰ ہین غوث اعظم دستگیر
خضر حسب وادی مین سرگردان ہین اسکے طالبو
پیشوا ہین رہنما ہین غوث اعظم دستگیر

خضر جس وادی مین سرگردان ہین اسکے طالبو
اولیا کے دوش پر جسکا قدم ہے حشر تک
اونکے کوچہ کی گدائی پہ سلیمان ہو رہا
خاکِ پا سے اونکے دل کا آئینہ کرتے ہین صاف
انگلیون سے وہ بہاؤالدین کے باندہے نقش کو
فخر ہے اونکے غلامی کا دو عالم کو حصول
مشکلین اونکے مریدون کے نہ کھلتے کسطرح
حق رسی کے فکر مین پھرتا ہے کیا بہکا ہوا
زندگی اونکے دمِ جان بخش بخشی ہے اوسے
گلشنِ عالم ہوا سیراب اونکے فیض سے

پیشوا ہین رہنما ہین غوث اعظم دستگیر
وہ امامِ اولیا ہین غوث اعظم دستگیر
دو جہان کے بادشاہ ہین غوث اعظم دستگیر
آبروے اصفیا ہین غوث اعظم دستگیر
نقش بندے اولیا ہین غوث اعظم دستگیر
خواجۂ ہر دوسرا ہین غوث اعظم دستگیر
نائب مشکلکشا ہین غوث اعظم دستگیر
طالبِ حق حقنما ہین غوثِ اعظم دستگیر
محی الدین مصطفیٰ ہین غوثِ اعظم دستگیر
ابرِ بارانِ عطا ہین غوث اعظم دستگیر

دو جہان کے حاجتین اونسے برملا تم مانگ لو
خواجۂ حاجت روا ہین غوثِ اعظم دستگیر

خواجۂ کون ومکان ہین حضرتِ پیرانِ پیر
اونکے در پر جو گیا دارالامان مین آگیا
جسکو چاہا جان سے جانا تک اوسے پہنچا دیا
دیکھلو عکسِ جمالِ دوست صورت دیکھکر
اونکے بزمِ وعظ کے جن و ملک دیوانے تھے
ہمعنان محبوبیت مین آپ کا کوئی نہیں
جس جگہ بے ساختہ منصور بول اٹھے انا

پیشوائے دو جہان ہین حضرت پیران پیر
باعثِ امن و امان ہین حضرت پیران پیر
معرفت کے جانِ جان ہین حضرت پیرانِ پیر
آئینہ سا درمیان ہین حضرت پیرانِ پیر
کسقدر شیرین بیان ہین حضرت پیرانِ پیر
جانِ جانانِ جہان ہین حضرت پیران پیر
اوس زمین کے آسمان ہین حضرت پیران ہا

دیدۂ حق بین سے گر دیکھو تو کھلتا ہے کہ حق
دوسرا اوسکے دو عالم مین نظر آتا نہین

پیر پیران طریقت نور چشم مصطفےٰ
قابل بخشش ہمارے گو نہین جرم و گناہ

چور جبکے گھر مین آکر ہو گیا ابدال وہ

آشکارا ہے نہان ہین حضرت پیران پیر
جا بجا سیر عیان ہین حضرت پیران پیر

میر میران جہان ہین حضرت پیران پیر
فکر کیا ہے درمیان ہین حضرت پیران پیر

قطب اقطاب زمان ہین حضرت پیران پیر

عرض کیسی جو مقاصد ہین رسا کے بیش و کم
آپ پر سب کچھ عیان ہین حضرت پیران پیر

یہ سحر کونسی ہے عید کی یارب کہ سماتے نظر آتے نہین جامے مین حسینان بہار
نوجوانان چمن پہنتے ہین یک دہوم ہے مرغان خوش الحان کی نکھرتے ہین عروسان بہار
باغبان لپکے نہ اوڑ جاے ہجوم گل لالہ ہین کہین شاہد گلشن کو پری خوان بہار
ترجمان گل بلبل ہے صبا باغ مین کچھ مشورہ کرتے ہین الگ ہو کے جوانان بہار
تند پر شور اٹھا ابر گھٹا چھا گئی گلزار مین زندو نکے تن مردہ مین لو آگئی جان
بنکے کویل کی صدا ہوک سی ایک سینے مین اوٹھی کہ تڑپنے لگے مچلنے ہین مستان بہار
ننھی ننھی سی پھوار ایسی روان بخش پڑی جس سے رگ و ریشہ مین ہر نخل کے روح
قوت نامیہ کہتی تھی کہ ہان بول اٹھے شوق سے اے بلبل تصویر گلستان بہار
رعد کی گونج چمک بجلی کی بادل کی دہوان دہار گھٹا اور مینڈ برسنے غضب ہو گیا شور
ابر تاریک ہوا سرد زمین سبز چلی تند ہوا میر مغان دست گریبان بہار
سہرے ہر شاخ پہ باندہے گئے گس دہوم سے مشاطۂ گلستان مین ہی ہر گل و بلبل کی صدا
بدہیان پھولون کے پہنے ہوے ہر ایک روش پر ہین بصد ناز خرامان عروسان بہار

کیا ہی جان بخش ہوا ہے جو اوڑ ہی پھاند کے دیوارِ چمن نکہتِ گل لیکے گلستان سے نسیم
عرق پھیلانے لگے ہاتھ کہین ہاتھ مین آجاے جو یہ ہاتھ مین پھولون کی ہو دامانِ بہار

پھول منھ دھوئے ہین شبنم سے دلہن بنکے حسینانِ چمن بیٹھے ہین کیا ہاے غضب کا ہو نکھار
کنگھی حاضر ہے سرِ شام سے سلجھانے کو سنبل سے اولجھ جاے اگر زلفِ پریشانِ بہار

پھر ہوا میکدہ آباد درِ پیرِ مغان پر یہ اوڑانے لگے بے پر کے خراباتِ نشین
ریش قاضی فلک ہاتھ جو آجاے بنے پنبۂ مینائے مئے بادہ پرستانِ بہار

پر نکل آئے بطِ مے کو لبِ جو یہ اوڑ جائے لئے پھرتا ہے او سے بادۂ گلرنگ کا رنگ
جا ملی زاہدون سے توڑ کے میخوارونمین توبہ کہ اچھوتا کہین رہجاے نہ دامانِ بہار

کسکے آنیکی خوشی ہر کہ ہنسی پھرتی ہے ہونٹون مین شگوفون کے تو غنچے ہین زرِ گل سے نہال
کون آتا ہے گلِ گلشنِ اعجاز کے صدقے کے لیے لائے ہین مرغانِ چمن جانِ بہار

لالہ ساغر بکف منتظر استادہ ہر اک سرو کہ دوڑے ابھی ایک پاؤن سے ہمراہ رکاب
آنکھین کیون نرگسِ بیمار بچھاتی ہے وہ ہے کون جو آتا ہے مسیحائے مریضانِ بہار

مین بھی ہمراہ صبا باغ مین حیرت زدہ پہنچا تو نظر آیا وہ عالم کی اوڑی ہوش و حواس
تہنیت کے جو ترانون سے چمن گونجتا ہے سر یہ اوٹھا رکھے ہین گلشن کو غزلخوانِ بہار

جو دوانہ وہین سوسن سے یہ پوچھا کہ بتا گلشنِ عالم مین یہ ہنگامۂ طرب خیز ہے کیا
میہمان کونسا گل آج ہوا چاہتا ہے یہان جو پڑے بلبلِ سدرہ ہو گلشن رانِ بہار

یون وہ کہنے لگی ہے عید خوشی کون و مکان مین ہی مہینا ہے طرب خیز دل آویز یہ
جسکے ہر اک سحر و شام پہ قربان ہے بیاضِ سحرِ عید شبِ زلفِ عروسانِ بہار

آج بے پردہ نظر آئیگا وہ حسنِ ازل جسکی ادا دیکھ کے غش طور پہ ہوتے تھے کلیم

آج اوس برقِ تجلی کی جھلک جسکو نہ دیکھا تھا فلک نے بھی دکھائینگے شبستانِ بہار

آج عشاق کے گھر عید ہے مسرور ہین مخمور ہین دل عیش سے معمور ہین پائے ہین مراد

ہجر کی آج خلش ہٹ گئی لوٹینگے شب و روز مزے وصلِ دلارام کے خوبانِ بہار

آج وہ صدر نشینِ انجمنِ قدس کا پیدا ہوا جسکے درِ دولت کے ہین دربان ملک

آج پیدا ہوا وہ گل چمن آرائے مدینہ کہ ہوا جسکے سبب سبز ہر ایک گوشۂ دامانِ بہار

آج پیدا ہے محبوبِ خدا جانِ جہان خیرِ وریٰ احمدِ بے میم شہنشاہ دو کون

آج پیدا ہوا ای لقب ایسا کہ سبق خوانِ کرم جسکے ہین اطفالِ دبستانِ بہار

پرورش یافتہ اوس ابرِ نوال و کرم و جود کے اِس باغ مین ہین خار و گل نخل و نہال

ہاتھ پھیلائے ہوئے سامنے اوس لالۂ سیراب نبوت کے ازل سے ہین کریمانِ بہار

چمن آرائے ازل اوس قدِ بے سایہ کی کھاتا ہی قسم یہ کہ نہین تیرا کوئی مثل جواب

سرو خجلت سے لبِ نہر گڑی جاتی ہین جب سامنے ہو جاتا ہے وہ سرو خرامانِ بہار

اوس رخِ پاک دہن چشم خدا بین سے ہین افسردہ و پژمردہ و رم خوردہ گل و غنچہ غزال

صدقے اوس گیسوؤن والے کے گذرتا ہے جہان جھاڑتے ہین اونکی زمین غالیہ مویانِ بہار

ڈھونڈھا ہر چند بہت گلشنِ عالم مین مگر اوس گلِ گلزارِ رسالت کا نہین کوئی نظیر

کہ مثل اپنا خدا کیطرح اللہ کی قسم ہے نہین رکھتا وہ شہِ کشورِ خوبانِ بہار

ایک چیکی ہے صحیح ہاتھ تو آجائین نصیبون سے گر اوس نورِ خدا کے قدمِ توسن کا غبار

سرمہ آنکھون کا بنے دفعِ گلِ چشم بنائے اوسے کس آرزو سے نرگسِ حیرانِ بہار

اسکے ابرو کے اشارون کا ادادان ہی قمر اوسکی تن خانہ ہی اس ماہ کے چتون کا شہید

اوسکے یکتائی کے شاہد ہین ہجر اوسکے چمن مین ہین شجر ہم سخن و نغمہ سرایانِ بہار

اوسکی تعریف کرون مین یہ زبان میری بڑی بات ہے منہہ چھوٹا گواہ اوسپہ ہے اللہ کا کرم
یہی بہتر ہے کرون عرض سن اے جانِ جہان مجھپہ بھی ہو جا کسی روز تو احسان بہار

تیرا مداح تو مشہور ہون پر تجھ سے بہت دور ہوا مہجور ہون مجبور ہون اے حق کے حبیب
آرزو یہ ہے چلون سوے مدینہ کہ مرے آنکھون مین ہے خارِ دکن کے گل و ریحان بہار

فصل گل اور رہے ہے گنج قفس مین ہی بھڑکتے ہوے افسوس کہان ایسے ہمارے تھے نصیب
آ گئے آ گئے ترے ناقے کے کبھی آستہ مین ہم ہوتے ہوتے کبھی جبریل خد ایمان بہار

میر محبوب علی کا ہو روان حکم تر و خشک مین اقبال رہے اوسکا عدو پامال مدام
ہفت اقلیم رہین زیر نگین اوسکے شہا تا چمن و ہر مین جاری رہے فیضان بہار

لطف تب نغمہ سرائی کا ہے صحرا مدینہ ہو فلک اور وہان زمزمہ پیرا ہو رسا
بھی انصاف ہے گلشن سے رہے دور کہین گوشہ زندان مین زبان بستہ غزلخوان بہار

ردیف الفاء

پڑھے صبح مسا درود شریف
ہے عطاے خدا درود شریف

رات دن صبح شام تک نہ ہو
عاشق مصطفےٰ درود شریف

جب خدا نے پڑھا پڑھے جاو
ہر نفس بار ہا درود شریف

دو جہان آج مل چکی دیکھیو
کل دکھائیگا کیا درود شریف

پوچھے آدم سے مرتبہ تیرا
واہ صلِ علیٰ درود شریف

خضر سیر فلین مومنو جسکے
ہے وہی رہنما درود شریف

کیا مریضان ہجر کو غم ہے
ہے دوا اور شفا درود شریف

بخشوائیگا عاصیون کو کل
حق سے آمرحبا درود شریف

دیکھ لو صورت حبیب خدا | ہے عجب آئینہ درود شریف

دو جہان میں کہو تو کیا غم ہے
جب ہو حامی رضا درود شریف

تیری رحمت ایکطرف ہوگی جو میزان ایکطرف
حشر میں طاعت بنیگی میری عصیان ایکطرف

خلد میں دکھلائینگے یہ پھول ہے السدن بہا
ایکطرف داغ جگر گلہائے خندان ایکطرف

سایہ سر پر ہو رہیگی حشر میں وہ چاندنی
زلف مشکین ایکطرف رخسار تابان ایکطرف

غیر وصل مصطفےٰ ممکن نہین کوئی علاج
طاق پر رکھین مسیحا آج درمان ایکطرف

حشر میں بھرین بہا کر تیرے دامن اوٹھین
حوض کوثر یکطرف اور چشم گریان ایکطرف

آشکارا جستجو ایگا قیامت میں ہمین
سرور عالم تیرا یہ لطف پنہان ایکطرف

امت عاصی کے ہین فیروزن جہانمین دستگیر
لطف حق کا ایکطرف اور تیرا احسان ایکطرف

اوس رخ روشن سے کیا نسبت جو ہم تشبیہ دین
آئینہ کو چھوڑ کر آئے ہین حیران ایکطرف

بندۂ داغی ترا وہ یہ ہے بے دامن اسیر
ماہ تابان ایکطرف اور ماہ کنعان ایکطرف

سر بلندون میں ہے تیرے قامت بے سایہ کے
شاخ طوبیٰ ایکطرف سرو گلستان ایکطرف

تیرے رونے سے رضا شرمندہ کیا کیا ہو گئے
جوش طوفان ایکطرف اور ابر باران ایکطرف

ردیف الکاف غزل

کون جانے غیر حق اعلیٰ مقام غوث پاک
عرش ہے اے مومنو اونچا ہی بام غوث پاک

نام اونکا لیکے جو مانگا خدا سے مل گیا
اسم اعظم ہے مسلمانو یہ نام غوث پاک

اونکے بزم وعظ میں ہوتے تھے حاضر مصطفےٰ
عاشقو کتنا پیارا ہے کلام غوث پاک

اولیا کیسے ملک انکے علو مین رہتے ہین
ادنیٰ ادنیٰ کیا ہے جاہ و احتشام غوث پاک

نام لیکر بے ادب انکا بچاتے سر کہان
عرش پر عریان رہے تیغ و نیام غوث پاک

دل مین آنکھون مین تصور مین خیال و ہم مین
جس جگہ ڈہونڈہا وہین پایا مقام غوث پاک

زندگی بخشا اوسے اور پاک اسکو کردیا
دین و دنیا مین ہے سارا انتظام غوث پاک

انکے بیچا تے ہین انکر غیریت کو دخل کیا
بادۂ وحدت سے ہی لبریز جام غوث پاک

کیفیت پیر طریقت ہے جو پوچھا حق کی ہین
کان مین پیر کہا چپکے سے نام غوث پاک

سلسلہ مین اونکے ہوتے آئے مین قطب زمان
حشر تک جاری ہی یہ فیض دوام غوث پاک

وہ سلامت دین و ایمان لیگیا ای مومنو
انکے قسمت مین کہ ہی جسپر سلام غوث پاک

حشر کا اونکے مریدون کو بھلا کیا خوف ہے
کہتے ہین محشر مین ہوگا انتظام غوث پاک

اوس انگوٹھی کو مدد ن یاد و سلیمان کو کبھی
نقش ہی پیرے نگین دل پہ نام غوث پاک

کیا کرونگا سلطنت کونین کی لیکر رسا
ہے یہی دولت مجھے ہو نہین غلام غوث پاک

کہہ ہے کوچہ سلطان زمن کے نزدیک
آشیان چاہیئے بلبل کا چمن کے نزدیک

جانتے ہین یہی مجھکو کہ نہین جانتے کچھ
ہین غریب اپنے ہون یاران وطن کے نزدیک

ہین خیال عرج و بالا محمد سے ہین خوش
ہم ہٹکتے بھی نہین سرو سمن کے نزدیک

تیرے روضہ کی سماء نہ یہ فضا ہے نہ ہوا
کیا دہرا رکھا ہے گلزار عدن کے نزدیک

عاشق زلف و لب پاک محمد ہین ہم
گھر ختن مین ہے یہ رہتے ہین یمن کے نزدیک

کیا ہے یہ تائید نہین جاہے سخن
زلف کا لام جو ہے میم دہن کے نزدیک

یہ ہے قرآن کا نسخہ تو خط پاک نبیؐ
شرح واللیل کی لکھی ہے تن کے نزدیک

زلف مشکین سے اشارے ہے یہ ان آنکھوں کے | آہوئے گلشن جنت ہیں خلق کے نزدیک

وقت کے اپنے سلیمان ہیں گدا اونکے رسا
جائیں کیوں آصف اقلیم دکن کے نزدیک

ردیف اللام

کیا کروں مدحت شایان ربیع الاول | صدقے اوس ماہ کے قربان ربیع الاول
اس مہینے میں تولد ہوئے سلطان دوکون | اللہ اللہ زہے شان ربیع الاول
مہر ہے اختر صبح شب میلاد رسول | ماہ ہے شمع شبستان ربیع الاول
عید ایسی نہیں عیدیں منانے والو | جان و دل کیجیے قربان ربیع الاول
عکس تھے جس شمع تجلی یہ سر طور کلیم | ہے چراغ تہِ داماں ربیع الاول
اس مہینے میں ہوا ماہ مدینہ پیدا | چمکا کیا اختر تابان ربیع الاول
گل شگفتہ جو مرادوں کے ہوئے مجلس میں | کوفا گل ہوا مہمان ربیع الاول
لطف قبلہ ہی جلیں جھومتے سب کوثر پر | اوٹھے جب حشر میں مستان ربیع الاول
کس شہنشاہ کے آیا ہے یہ ہمراہ رکاب | آئیں جبرئیل مگس ران ربیع الاول
آسرا ہم بھی لگائے ہوئے یہاں بیٹھے ہیں | تیرا اے فیض فراوان ربیع الاول

یا خدا مجلس میلاد سے محروم نہ ہو
یہ رسا بھی ہے ثناخوان ربیع الاول

مجھکو دیکھے کوچہ ترا اور تیری صورت یا رسول | میں نہیں ہوں اور ہیں مشتاق جنت یا رسول
بخت بد دشمن فلک بیزار جان دل بیقرار | ایک میں ہوں اور ہیں لاکھوں مصیبت یا رسول
میری رو رو کے روز و شب انہیں کا ورد ہے | صبح غربت روز محنت شام فرقت یا رسول

مرگ سے یہ زندگی بدتر ہے کیا جیتے ہین جان
موت ہو تیری گلی کی خواب راحت یارسول

کیا قیامت آنیوالی اور بھی ہوگی کوئی
تیرا ہے آنکھون سے چھٹنا ایک قیامت یارسول

صبح جنت ہے وہی میرے لئے جس روز مین
دیکھکر جو صبح ہوگی تیری صورت یارسول

لطف تیرا چاہیے تیری عنایت چاہیے
ایک بہانے مین مرے عصیان و طاعت یارسول

جی مین آتا ہے کرون سجدہ مدینہ کیطرف
یہ حرم ہے وہ حریم خود بدولت یارسول

عاصیون کو حشر مین کیا کیا یہ بخشے دیکھئے
حقتعالی کا کرم اور تیری رحمت یارسول

بنگیا وجہ تسلی بیکسی کے واسطے
داغ دل کا میرے ہوکر شمع تربت یارسول

سامنے تیرے عطا کے کچھ خطائین ہین مرے
کیا حقیقت اسکی ہو جو ہے حقیقت یارسول

حال ہے روشن رسا کا جو تمہین منظور ہو
کون ہو تمین کیا ہو تمین کیا میری حاجت یارسول

دل ہے بیمار احمد مرسل
ہون طلبگار احمد مرسل

ایک عالم فدا خدا خو ہے
محو دیدار احمد مرسل

بیکسون کو ہے خلد کا دہوکا
ظل دیوار احمد مرسل

آسمان جاہ عرش رفعت ہے
نقش بردار احمد مرسل

مرگ آفات ناگہانی ہے
جو ہے بیمار احمد مرسل

جان یہ تحفہ ہے بکف ہدیہ
ہو جو دیدار احمد مرسل

سطر واللیل سورہ والشمس
زلف و رخسار احمد مرسل

نہین نرگس خدا نما پر یہ
چشم بیدار احمد مرسل

ہین نہ خواہان کسی کا ہون یارب
ہون طلبگار احمد مرسل

یہ رہائی کا ہے وسیلہ رسا ہون گرفتار احمد مرسل

ردیف میم

ماہ رسالت مہر نبوت صلی اللہ علیہ وسلم
جان حقیقت کان طریقت صلی اللہ علیہ وسلم

سرورِ عالم باعث آدم کون ومکان کے ہین وہ رب
کنزِ عنایت گنج کرامت صلی اللہ علیہ وسلم

شمع ہدایت جمع کرامت لمع شفاعت نور قدم
فخرِ دوعالم آئینہ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم

قامع بدعت قاطع شرکت عین حقیقت جان کرم
دیدہ ودل کے آپ ہو راحت صلی اللہ علیہ وسلم

عین رب ہو گرچہ عرب ہو سرورِ عالم شاہ جہان
اے میرے آقا ختم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

شاہِ جہانی فخر زمانی مکی مدنی بطحانی
قبلۂ عالم موجب خلقت صلی اللہ علیہ وسلم

عیسی دم ہو بحر کرم ہو ابرِ عطا ہو نورِ خدا
دیکھتے جانا میری حالت صلی اللہ علیہ وسلم

ہند مین آقا موت نہ آئی مجھکو بلا لو یثرب مین
جھیل رہا ہون لاکھ مصیبت صلی اللہ علیہ وسلم

میرے مولا میرے آقا میرے مالک عرش مکان
اپنے رسا کو بخشو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ذرا صورت دکھا دو غوث اعظم
مین مرتا ہون جلا دو غوث اعظم

تمہارے روضۂ انور کے آگے
مجھے تھوڑی سی جا دو غوث اعظم

نہین گر ہوشیاری میری اچھی
تو دیوانہ بنا دو غوث اعظم

مسیحائی ہوئی ہے ختم تم پر
مریضون کو شفا دو غوث اعظم

ہزارون صورتین بن بن کے بگڑے
کوئی صورت بنا دو غوث اعظم

مٹا ہون نقش پا بنکر کسی کا
مرا نقشہ جما دو غوث اعظم

دو عالم سے سنوارا کام تم نے
مری بگڑی بنا دو غوث اعظم

تمہارے مانگنے والون مین ہون مین
تصدق کچھ دلا دو غوث اعظم

تمہاری یاد ہے دنیا و دین کو
میرے دل سے بھلا دو غوث اعظم

اندھیرا گور کا ہو جاے روشن
چراغ ایسا جلا دو غوث اعظم

بڑے دشمن ہین میرے نفس و شیطان
مجھے اون سے بچا دو غوث اعظم

ہوا ہے شوق موسیٰ کو دوبارا
ذرا پردہ اٹھا دو غوث اعظم

میرے لاشے پہ کیا قم کی ضرورت
لبون کو تم ہلا دو غوث اعظم

تمہارے شربت دیدار کا مین
پیاسا ہون پلا دو غوث اعظم

بہت تر دامنی سے رو چکا ہون
کوئی دم اب ہنسا دو غوث اعظم

ہزارون جرم کو میرے ہے کافی
ترے لطف و عطا دو غوث اعظم

رسا بخشا گیا درگاہ حق سے
یہ مژدہ اب سنا دو غوث اعظم

ردیف نون

آئینہ عبد رب کا ہون کون و مکان مین
سوچو تو مشترک ہون مین ہر دو کی شان مین

باطن کی گر خبر ہو تو قرآن گواہ ہے
صورت ہی جان جان کی نہان ہری جان مین

زنگ دوئی سے دل کا صفا کر کے آئینہ
جلوہ احد کا دیکھ تو احمد کے شان مین

معنی یہی ہے انا کنتم کی بے خبر
تیرے سوا نہین ہے کوئی دو جہان مین

سوچو تو عکس و شخص ہے مجھ مین ہی جلوہ گر
ہرچند نیک آئینہ ہون درمیان مین

کیون لامکان کی فکر ذرا سر جھکا کے دیکھ
رہتا ہے لامکان کا مکین اس مکان مین

پوچھا جو مین نے کوئی ہے میرے سوا بھی اور
بولا کسی نے تو ہے فقط دو جہان مین

ایک مرد کی یہ پھانس چھپی ہے کہان کہان
دل مین جگر مین سینے مین آنکھون مین جان مین

بینا جو آنکھ ہو تو کھلے خار و گل کا حال
گر دیکھنا ہو دیکھ لے مجنون کی آنکھ سے

جنگل مین بھی وہی ہے جو ہے بوستان مین
لیلی کا جلوہ یار ہے ہر ایک مکان مین

اچھا کسے بتائین رسا اور برا کسے
جلوہ ایک شان کا کون و مکان مین

کیون جستجو حرم مین سواے مین کیا نہین
دیکھ آئینہ مین دل کے ذرا تحت فوق کو
آگے دھرا ہے انما کنتم کا آئینہ
سمجھا اگر خودی کو تو پایا خدا کو تو
کیا قہر ہے بعید ہے تو وہ قریب ہے
خلوت ہے انجمن مین میسر مجھے مدام
تو جسمین دیکھتا ہے جمال رخ حبیب
مرنے کے آگے مر کے جو ہوتا تھا ہو چکے
ہوتی ہے کسکے ساتھ الہی یہ گفتگو
تو جلوہ گر ہوا تو بھلا مین کہان رہا

کعبہ مین کون ہے جو بتون مین خدا نہین
اس شش جہت مین تیرے سوا دوسرا نہین
تیرا ہے یہ قصور کہ تو دیکھتا نہین
یہ سوچ لے خودی جو نہو پھر خدا نہین
تو اسکو ڈھونڈھتا ہے وہ تجھ سے جدا نہین
کثرت کا احدیت مین ہے کچھ پتا نہین
صورت وہ درمیان ہے مرے آئینہ نہین
ہستی مین اب ہمارے فنا و بقا نہین
باتین وہ کر رہا ہون کہ جسمین صدا نہین
منصور وہ ہون جسکی زبان پر انا نہین

سیف اللہ نام کہنے کو ہے پر یہ جان لو
جو بولتا ہے اور ہے یار و رسا نہین

مصطفی اکا رتبہ جب جانا نہین
رہ گیا دیر و حرم مین ڈھونڈھتا
احمد بے میم سنتے ہین آ نہین

کچھ خدا کو تو نے پہچانا نہین
تو نے غافل آپ کو جانا نہین
پر زبان پر حرف یہ لانا نہین

ہچکیاں لگتے شب فرقت مین کیا
ڈاک ہے بیٹھی ہوئی اٹھانا نہین

دام زلف مصطفےٰ اکا ہون اسیر
مجھ سا عالم مین کوئی دانا نہین

زال دنیا سے کرین کیا اختلاط
بوالہوس مردون کا یہ بانا نہین

جھومتا ہے ابر رحمت عرش پر
دوش پر زلفون کا لہرانا نہین

مین ہون دل میرا ہے جلوہ یار کا
صاحبو یہ آئینہ خانا نہین

توڑنا دل کا کسی کے ہے برا
جو خدا کا گھر ہے بتخانا نہین

ایک مین کیا ہون خدا ہے شیفتہ
کون ہے جو انکا دیوانا نہین

سامنے روضہ کے تیرے بیٹھے ہین
اب کہین آنا نہین جانا نہین

وہ بھی کیا دل ہے نہین جس دل مین تو
خانہ ہے پر صاحب خانا نہین

حشر مین کہدیجیے مولا مرے
یہ رسا اپنا ہے بیگانا نہین

حضور عالی مین پہنچے مرا سلام کہان
جناب خواجۂ عالم کہان غلام کہان

پہنچ سکے نہ ملک سیر گاہ مین تیرے
مقام خاص مین سچ ہے کہ بار عام کہان

مدینہ پہنچے تو کعبہ کو ہم سلام کرین
ہماری صبح کی دیکھینگے ہوگی شام کہان

حرم کو جائین کہ یا بتکدہ کا راستہ لین
تری گلی سے جو اٹھین کرین مقام کہان

کسی کے نقش قدم تھے رہے فنا مین ہم
مٹا کے آپکو ڈھونڈھین نشان و نام کہان

وہ گفتگو ہے کہ صوت و صدا سے باہر ہے
مری زبان مین کلمہ کہان کلام کہان

جگر مین سینہ مین دل مین خیال مین جان مین
بتاؤن اور تمہین انکا مین مقام کہان

نہ بھول اطلس و دیبا کے شامیانے پر
رہیگی مسند و کمخواب یہ مدام کہان

لیا جو نام نبیؐ منہہ خدا نے چوم لیا | کہان وہ چاند مدینہ کے کھوٹے دام کہان

یہ آرزو ہے رسا حشر مین وہ فرماوین
بلا لو اسکو ہمارا ہے وہ غلام کہان

خود ہین رسا محفل میلاد مین
جلوہ فزا محفل میلاد مین

شام و سحر شمس و قمر کرتے ہین
کسب ضیا محفل میلاد مین

صل علیٰ صل علیٰ کی ہے دہوم
صل علیٰ محفل میلاد مین

عین عبادت ہے یہی لائیے
صدق و صفا محفل میلاد مین

کیسے مسیحا سے ابھی ہٹ گیا
درد میرا محفل میلاد مین

ہے در و دیوار سے چھنتا ہے کیا
نور خدا محفل میلاد مین

لائے ہین جان مٹھی مین بہر نثار
اہل ولا محفل میلاد مین

جھاڑتے ہین گیسوون سے اپنے خاک
حور صفا محفل میلاد مین

بخشش عصیان کے ہے رحمت کفیل
اہل خطا محفل میلاد مین

آتے ہین لینے کے لئے جبرئیل
چلیئے ذرا محفل میلاد مین

پڑھیو مسلمانو درود آپ پر
بیٹھے ہو کیا محفل میلاد مین

اسکی اجابت کا ہو ضامن خدا
کیجے دعا محفل میلاد مین

دل کے مرادین ہو سارے حصول
شب کو رسا محفل میلاد مین

کیونکر کہون زبان سے نہ ذات خدا ہو نمین | آئینہ عبد رب کا ہون سرانا ہو نمین
کیا غیریت کو غیر سے پوچھون کہ غیر ہے | اپنا ہی آپ اہل نظر آشنا ہو نمین

اپنے وطن مین آپ ہی کھوتا ہون مین نظر
ہر چند ہون ملا مین میانِ خلا ہون مین

روزِ الست کہتے ہین بندہ خدا بھی تھا
مجھسے جو پوچھیگا تو کُن کی صدا ہون مین

آنکھون سے غیریت کا جو پردہ اٹھا دیا
یہ کھل گیا زمانے مین عینِ خدا ہون مین

اپنی خودی مین تو نے گرفتار رہ گیا
سمجھا نہ بیخودی مین صریحاً خدا ہون مین

سیرِ بقا مین اہلِ بقا کو ہے اتفاق
کہنے دو دوستون کو جو کہتے فنا ہون مین

منصور وہ نہین ہون جو لفظ انا کہون
میری انانیت یہ نہین ہے انا ہون مین

بندہ ہون یا خدا ہون کوئی جانتا ہے کیا
کہنے کو یون تو کہتے ہین یارو رسا ہون مین

ہون مین مشتاق مدینہ کے وطن سے نکلون
پہنچون یثرب مین کسی روز دکن سے نکلون

انکے زلفون کی جو بو لائی نسیمِ سحری
مشکِ نافہ کا ارادہ ہے ختن سے نکلون

انکے لعلِ لبِ جان بخش کی سن لی ہے صفت
لاش کہتی ہے مری آج کفن سے نکلون

بو پسینے کی محمد کے جو پا جائے کہین
بوئے گل کا ہے یہی قصد چمن سے نکلون

کہ کے دندانِ مبارک کی ثنا ہے یہ رقم
کہہ رہا ہے یمنی موتی کے عدن سے نکلون

دامِ گیسو مین حسینون کے ہے یہ امید مری
زلف پیچ ہے نبی کے جو شکن سے نکلون

جان نثاری کا یہ وعدہ ہے شہِ عالم سے
روح کہتی ہے یہی تن سے کہ تن سے نکلون

اسی امید پہ مین خاک اڑاتا ہون یہان
جلد مین جاؤن مدینہ کو جو بن سے نکلون

یہ تمنا ہے رسا کی مرے مولا ہر دم
سرخرو معرکۂ شعر و سخن سے نکلون

جمالِ مصطفےٰ کو دیکھتے ہین
تو شانِ کبریا کو دیکھتے ہین

خدائی یاد آتی ہے خدا کی ۔ جو روئے مصطفیٰ کو دیکھتے ہین
خطائین یاد آتے ہین جو اپنے ۔ ترے لطف و عطا کو دیکھتے ہین
صبا ایک دن مدینہ کو چلینگے ۔ پر اپنے ہم ہوا کو دیکھتے ہین
ہر ایک شب سورۂ واللیل پڑھکر ۔ ہم اوس زلفِ رسا کو دیکھتے ہین
احد کی ملتی ہے احمد مین صورت ۔ خبر مین مبتدا کو دیکھتے ہین
پیارے حق کے ہین ہر ایک پیارے ۔ ترے ایک ایک ادا کو دیکھتے ہین
اثر کھینچے ہوئے لاتا ہے کیونکر ۔ ہم اپنے بھی دعا کو دیکھتے ہین
سمجھتے ہین وہی ہین انتہا بھی ۔ جو انکے ابتدا کو دیکھتے ہین
تجلی کا بیان موسیٰ سے سنکر ۔ رخِ نورِ خدا کو دیکھتے ہین
کہے کیا تم مسیحا بھی تمہارے ۔ لبِ معجز نما کو دیکھتے ہین
فلک کو دیکھکر شمس و قمر بھی ۔ تمہارے نقش پا کو دیکھتے ہین
کسیکے کیا خطا کو دیکھے ہم ۔ ہم اپنے ہی خطا کو دیکھتے ہین
ہمین منصور ہو کے حق سے کیا کام ۔ فقیر اپنی صدا کو دیکھتے ہین
وہی ہین جو ما زاغ البصر کے ۔ وہ چشم سرمہ سا کو دیکھتے ہین
نہین ہر چند ہم بخشش کے قابل ۔ ترے چشم و عطا کو دیکھتے ہین

شہید و لطف و کافی کو سنا تھا
دکن مین اب رسا کو دیکھتے ہین

خدائے پاک کے محبوب اول ہین تو آپ ہی ہین
قیامت تک رہیگا فیض جاری انکا دنیا مین

ولایت کے فلک کے بدر کامل ہین تو آپ ہی ہین
وہی ہین یہ محفل صدر محفل ہین تو آپ ہی ہین

ہمارے دیکھکر تدبیر کو تقدیر کہتی ہے
مٹانے کے قابل نقش باطل ہین تو آپ ہی ہین

ادہر اللہ کے بندون کے ہین حاجت روا ہر دم
اودہر اللہ سے ہر لحظہ واصل ہین تو آپ ہی ہین

نہ پہنچا اولیا سے کون جسکا پردہ پہنچے ہین
مقام فرد سب ہین فرد کامل ہین تو آپ ہی ہین

کہینچے رحمت حق حشر مین انکے مریدون کو
عزیزو ماجیون مین آج واصل ہین تو آپ ہی ہین

دلومین اہل باطن کے انہین کا نور روشن ہے
شبستانِ جہان مین شمع محفل ہین تو آپ ہی ہین

کیا ایک چور کو ابدال ادنی سی توجہ مین
خدا کے اولیا مین پیر کامل ہین تو آپ ہی ہین

قدم انکا تہا دوش اولیا پر بل علی واشی
جو حق پوچھو تو اوس رتبے کے قابل ہین تو آپ ہی ہین

مقام قرب مین اونکے وسیلے سے ولی پہنچے
خدا کی معرفت کے خضر منزل ہین تو آپ ہی ہین

رسا چھوڑو نہ جیتے جی وظیفہ غوث اعظم کا
جہان مین اسم اعظم سے جو غافل ہین تو آپ ہی ہین

ہوا قبول الہی میرا سلام کہان
کرم حضور کا ہے ورنہ یہ غلام کہان

ادا ہو وصف ترا خواجہ انام کہان
زبان خدا کی بھلا ہے یہ غلام کہان

جناب خواجہ عالم مین باریاب ہوا
زہے نصیب کہ پہنچا مرا سلام کہان

جناب قبلہ عالم ہے کعبہ عشاق
پڑہین سلام جہان وہ یہان مقام کہان

پیمبرون کو شرف اونکے اقتدا سے تہا
ہوا جہان مین زیبا کوئی امام کہان

رکہا جو مرحم کافور پڑہ گیا ناسور
نصیب داغ جگر پائے التیام کہان

اٹہون حرم سے گلی مین ترے مین جا پہنچون
نصیب ہو گی بھلا ایسی صبح شام کہان

جو دہوئین چاندنی ماتا کا داغ بھی چھوٹا
خدا کے نور کا جلوہ ہے تمام کہان

پڑہائین مسجد اقصی مین انبیا کو نماز
وہ امتون کا پیمبر ہوا امام کہان

وہ اسکا رتبۂ عالی جہان وہ پہنچا ہے
پہنچ سکے نہ زبان خاص یہ عوام کہان

فزائے باغ جنان بھی ہے دلفریب بہت
مگر یہ اوسنے مدینہ کی صبح شام کہان

مہینا ہو چکا آخر ربیع الاول کا
وہ ہائے مجلسون کا حسن انتظام کہان

وہ شور صل علی جس سے گونجتا تھا فلک
وہ جبرئیل کا ہر جا یہ اہتمام کہان

جہان مین ذکر حبیب خدا سے رونق تھی
زمین پہ جن و ملک کا وہ اژدہام کہان

ہم اور حسرت و افسوس گوشۂ عزلت
وہ اب حضور کا جلوہ کہان غلام کہان

سنی خدا نے بلا کے حضور کی باتین
بشر جہان مین ہین ایسے بھی خوش کلام کہان

رسا ہزارون ہین شیرین کلام دنیا مین
مگر یہ لطف سخن اور قبول عام کہان

وظیفہ نام کا تیرے ہم دن رات کرتے ہین
ترے یہ نام لیوا ذکر اسم ذات کرتے ہین

اگر ہے درد تو تیرا اگر ہے غم تو غم تیرا
زمانے مین خوشی و خرم بسر اوقات کرتے ہین

نہ دیکھا جیتے جی روضے کو تیرے واہ رے قسمت
لحد مین بھی یہی افسوس ہم ہیہات کرتے ہین

تصور مصطفے کا گور مین آیا ہے لینے کو
ٹھہر جائین فرشتے ہم کسی سے بات کرتے ہین

برا ہے یا بھلا ہے آپکا ہو چکا ہے یہ
دل دیوانہ گر لیجے تمہارے ساتھ کرتے ہین

مسیحا کو مناتے ہین کہ تم آؤ تو جی جائین
تمہارے جان پر کھیلے ہوے بھی بات کرتے ہین

ہماری کون سنتا ہے ہزارون کو تمنا ہے
دو عالم ہے انہین کا اور انہین کی بات کرتے ہین

نہو قامت کا سایہ جسکے نسبت اوس سے ہو کسکو
غلام اس خط کا طوبی ہے سیدھی بات کرتے ہین

کبھی ہے ذکر گیسو کا کبھی ہے یاد عارض کی
بسر تیری گلی مین اسطرح اوقات کرتے ہین

یہان کی لن ترانی جلوہ گاہ قدس مین تیرے
کلیم اللہ سے باتین بھی دن رات کرتے ہین

بھلا کیا خوف محشر کا وہی کل بخشوا لینگے
رسا جنکی ثنا مین صرف ہم اوقات کرتے ہین

غفلت مین جو عمر کھو رہے ہین
کیا نیند مرے کی سو رہے ہین

اچھو نہین ہون یا برون مین لیکن
تیری ہی گلی کے ہو رہے ہین

آرام کی جا ہے قبر کیسی
کیا پاؤن پھیلائے سو رہے ہین

کیا ہے کہ ہو کے نہ جانیوالے
تیار ہے وہ بھی جو رہے ہین

ہوش اور حواس جا چکے سب
سامان سفر کے ہو رہے ہین

روتے ہین جو ہجر مصطفےٰ مین
منہ کی یہ سیاہی دھو رہے ہین

مدفن یہ بنا گلی مین انکے
کیا میرے نصیب سو رہے ہین

دانتون کی ثنا مین ہے گھربار
کیا موتیان ہم پرو رہے ہین

اونچے اونچے محل تھے جنکے
قبرون مین وہ آج سو رہے ہین

تنہائی یہ ٹھہری ہے ملاقات
سب دوست کنارے ہو رہے ہین

کرتے رہے وصف عارض پاک
پھولون کی بہار بو رہے ہین

سب شعر کہان ہوا انتقامی
لاکھون مین وہ ایکدو رہے ہین

لو جا چکا قافلہ رسا اب
کس نیند مین آپ سو رہے ہین

فلک کا ستایا ہون غوث الورا مین
ترے در پہ آیا ہون غوث الورا مین

عطا کے بھروسے خطاؤن کو اپنے
ترے نذر لایا ہون غوث الورا مین

زمانے کو لو ہو گیا کال غم کا
غم اسدرجہ کھایا ہون غوث الورا مین

تمہین دین و دنیا ہین یہ دین و دنیا
سبھی کھو کے پایا ہون غوث الورا مین

ترے در سے اٹھکر کہان ہاے جانا
ترے در کا سایا ہون غوث الورا مین

تمہارے ہی ایک یاد ہین دو جہان کو
یہ دل سے بھلایا ہون غوث الورا مین

فرشتون سے کہدیجے کہنا ہے جو کچھ
تمہین کو بتایا ہون غوث الورا مین

دہان یون جو منہ سے نکلتا ہے میرے
جگر کو جلایا ہون غوث الورا مین

مرے عشق مین بنجائے بارانِ رحمت
جو آنسو بہایا ہون غوث الورا مین

مری آبرو کل قیامت مین رکھلو
تہی دست آیا ہون غوث الورا مین

کہون کیا زبان سے کہ تم جانتے ہو
جو صدمہ اوٹھایا ہون غوث الورا مین

مدینہ بلالو کہ اس زندگی سے
بہت تنگ آیا ہون غوث الورا مین

رسا کی بھی دو داد ای داورے
فلک کا ستایا ہون غوث الورا مین

نہ چہرہ کسی حور کا دیکھتے ہین
جمالِ شہِ دوسرا دیکھتے ہین

ان آنکھون سے دیکھ آئے ہین جو خدا کو
یہ موسیٰ سے پوچھو کہ کیا دیکھتے ہین

سحر مہر تابان سے نکلا ہے جس دم
ترے رخ کی ہم بھی ضیا دیکھتے ہین

بنائے او سے سرمہ آنکھون کا اپنے
تری اسلیئے خاک پا دیکھتے ہین

خطاوار ہر چند ہین سر سے پا تک
ترے لطف کو ہم شہا دیکھتے ہین

مدینہ سے زوار جو آتے ہین یہان
مقدر کو ہم بھی رسا دیکھتے ہین

قصور خلد کی خواہش نہ سودا حور کا ہین
الٰہی زندگی میری کٹے طرح پیمبر ہین

ہوا ہے گوہر افشان وصفِ دندانِ پیمبر مین
قلم نے سیکڑون غوطے لگائے آب گوہر مین

جھلک ہے اوس رخِ روشن کی اپنے دیدۂ تر مین
الٰہی آگ یہ کس نے لگائی ہے سمندر مین

ازل سے دولتِ کونین لکھی تھی مقدر مین
نہ رہتے کسطرح بنکر گدا کوے پیمبر مین

یہ کس پیارے کا تھا پامال دہلیزِ پیمبر مین
مکان جو سنگ اسود کو ملا اللہ کے گھر مین

ثنا خوان وہ حبیبِ حق کا حق مداح اسکا ہے
بس اتنا فرق ہے جبرئیل و مداحِ پیمبر مین

مرے کچکول کا ملکِ سلیمان ایک ٹکڑا ہے
گدائی کا مزا ملتا ہے کچھ کوے پیمبر مین

تجھے زیبا ہے یکتائی کا دعویٰ اس گلستان مین
نہ گل مین رنگ و بو تیری نہ قد تیرا صنوبر مین

بھروسہ زعمِ باطل پہ ہے اپنے کسقدر انکو
حقیقت کو نہ جانا پر کسی نے بھی بہتر مین

جو وہ خورشیدِ رحمت جلوہ گر روزِ قیامت ہو
پڑیگی دھوپ بنکر چاندنی میدانِ محشر مین

نہ پایا بنکے جا پایا حرم مین تیرے روضے کے
اسی حسرت سے ہے دن رات پھر چرخ چکر مین

تصدق مین ترے تلوون کے مہر و ماہ ضیا پائے
ترے زلفون کے صدقے سے ہے خوشبو مشک و عنبر مین

صفائی قلب پیدا کر کہ تا صورت کوئی نکلے
بسانِ آئینہ خود شاہدِ مقصود ہے بر مین

نظر کر انقلابِ دہر کو عبرت کی آنکھون سے
کریانی یہ غنچہ بیٹھے ہین ہمارے کاسۂ سر مین

خدا سے ہم جو مانگینگے شہِ دین لیکے اوٹھینگے
تری دیوانی ہوگی جس گھڑی دیوانِ محشر مین

یہ کہدینا کہ ہان یہ بھی غلامون مین ہمارے ہے
سیاہ رو ہون کہین رسوا نہ ہو جاؤن مین محشر مین

مزا احباب کو ملجاے تا قندِ مکرر کا
رسا لکھو غزل ایک اور بھی مدحِ پیمبر مین

دکھاؤن ایک بت پردہ نشین کا جلوہ ہر سر مین
رکھون سو ٹکڑے کر کے آئینہ دستِ سکندر مین

کھلا ہے پھول داغِ دل نے کیا عشقِ پیمبر مین
کفن مجھکو پسِ مردن ملا پھولونکی چادر مین

نہ دنیا کی ہوس دل مین نہ سودا دین کا سر مین ‏ / دو عالم کو مین بھولا ہون فقط یاد پیمبر مین

تری کیا آبرو وصف در دندان سرور مین ‏ / قلم ڈوبا ہوا ہے سر سے پا تک آب گوہر مین

مزا کیا دے گیا ذکر دہان پاک محشر مین ‏ / بھرا سو مرتبہ پانی دہانِ حوضِ کوثر مین

سوائے داغ ناکامی بھلا کیا طور سے لائی ‏ / کلیم آئے کاش پہلے دیکھ لیتے اپنے ہی گھر مین

زبان کا ذائقہ وصف دہانِ پاک ہے تیرا ‏ / یہ مچھلی پرورش پائی ہوئی ہے حوضِ کوثر مین

محل پھر کونسا انکار کا تھا بت پرستون کو ‏ / گواہی خود بتون نے دی تری اللہ کے گھر مین

نہ جاری فیض ہوتا گر لب و دندان حضرت کا ‏ / نہ ہو سیپ مین گوہر نہ ہو یا لعل پتھر مین

قد بے سایۂ حضرت کے سایہ مین یہ پلتے ہین ‏ / لگی ہے شاخ ورنہ کونسی سرو و صنوبر مین

جو تو ہو گا گنہگارون کے پلے پر تو کیا ڈر ہے ‏ / تلینگے ساتھ رحمت کے عمل میزان محشر مین

خدا کو ڈھونڈھتے ہین لوگ آتی ہے ہنسی مجھکو ‏ / نہین معلوم کیا دیکھا ہون دیدار پیمبر مین

سیاہ کاری پر سے مکتوب بخشش کی ہوئی سرخی ‏ / لو وردیا ہون ہون تکبیر آخر پیمبر مین

ہمیشہ گلعذارون کے گلے کا ہار رہتا ہون ‏ / ترے عارض کی رنگت کچھ نہ کچھ آئی گل تر مین

قراباتی علی کا ہون میرا مذہب ہے رندانہ ‏ / شراب الفت آل نبی ہے میرے ساغر مین

کنارے پر لگا دے نوح کے طوفان کے کشتیان ‏ / پڑا ہے ہو کے طوفانی مرا بیڑا ابھی چکر مین

نہین گر یا جیون مین نام میرا غم نہین مولا ‏ / رقم کر لے مجھے اپنے گنہگارون کے دفتر مین

رہے محفوظ چشم زخم گردون سے دکن شاہا ‏ / رواں سکہ ہو شاہ عثمان علی کا ہفت کشور مین

نہ ہوتا نام کیون مشہور مداحون مین حضرت کے
رسا دولت یہ لکھی تھی ہمارے ہی مقدر مین

آپ کو کھویا شہ جیلان تجھے پایا ہون مین ‏ / دو جہان سے ہاتھ اٹھا کر تیرے در آیا ہون مین

دو گھڑی تو چلین سے بیٹھون کبھی بغداد مین
ساتھ ہون پر دور ہون اپنی حقیقت سے بہت
لشکرِ اندوہ حسرت کا پڑاؤ کم نہین
کیا سبک بازارِ ہستی مین گیا تھا اور آج
آبرو رکھ لینا میری حشر مین پیران پیر
دستگیر دو جہان ہو دستگیری کیجیے
روے روشن کو دکھا کر کیجیے روشن اِسے
شرم کیا شرمندگی سے آپ ہی آئی ہے مجھے
خواجۂ عالم نہ بیچینگے غلامون کو کبھی
نامۂ اعمال کو لیجاؤنگا کر کے سفید
جاؤن درِ غیر کے یہ مجھ سے ہو سکتا نہین

ٹھوکرین صحرا غربت مین بہت کھایا ہون مین
خاک پر مرغِ ہوائی کا گھر بسایا ہون مین
دل کے ویرانے مین اپنے چھاونی چھایا ہون مین
آتے آتے دوش پر بارِ گناہ لایا ہون مین
کیا کہون اپنی سیاہ روئی سے شرمایا ہون مین
نفس اور شیطان کا ہو کر اسیر آیا ہون مین
اِس اندھیرے گھر مین تنہا آ کے گھبرایا ہون مین
جا چکا جب وقت پچھتا نیکا پچھتایا ہون مین
اب تلک دل کو یہی کہہ کہہ کے بہلایا ہون مین
روسیاہی آپکے دربار مین لایا ہون مین
شرم آتی ہے تمہارا بندہ کہلایا ہون مین

اتنا فرماوے ترے قربان رسا کا ذکر کیا
بخشوا کر حضرتِ حق سے اُسے لایا ہون مین

یون مجاز اُنکے لگی مدنی کہتے ہین
خون کرتے ہین وہ جنکی کے بہت ہین گستاخ
سرو ایک بندۂ آزاد ہے قامت کا ترے
دلوم معراج مین بھی عرش پہ وہ آئے ہین
ایسے مژگان کہ الف ہین کہ جگر جاتا ہے
آبرو صورت گو سر ہے گراہ ہین اونکے

شکل ہے جنتی تری صورت سے نبی کہتے ہین
اُن لبون کو جو عقیقِ یمنی کہتے ہین
وہ غلط کرتے ہین سرو چمنی کہتے ہین
جنکو شاہنشہ مکی مدنی کہتے ہین
کیا سمجھکر اونہین ریحان کی انی کہتے ہین
تیرے دانتون کو جو ہیرے کی کنی کہتے ہین

نور اللہ کا تو نار کی پتلی وہ ہے
شمع کو آگے ترے سوختنی کہتے ہین

بیکسی نے مجھے اپنے ہی وطن مین مارا
اور پھر کسکو غریب الوطنی کہتے ہین

لن ترانی کی صدا دیکھنے والے ہم ہین
وہ جو کہتی اور ہی ہین جو ارنی کہتے ہین

آرزو بنکے دلہن تیری گلی مین تو نہین
لوگ مولا مری بگڑی کو بنی کہتے ہین

اتنا واقف ہون رسا مذہب و ملت سے مین
چار یاری ہون مجھے سنّی کہتے ہین

جو دو عالم مین رسا محبوب سبحانی کے ہین
وہ حقیقت مین گدا محبوب سبحانی کے ہین

دولت کونین ہو تو ایک نظر دیکھے نہ وہ
جو غلام بے ریا محبوب سبحانی کے ہین

دستگیر و شیخ عبد القادر و پیران پیر
نام کیا نام خدا محبوب سبحانی کے ہین

ہم خطائین کرتے ہین اور بخشدیتا ہے خدا
یہ سبھی لطف و عطا محبوب سبحانی کے ہین

مستحق آمرزش عصیان کے کل روز جزا
یہ سبھی اہل خطا محبوب سبحانی کے ہین

دین و دنیا مین اونہین کے مشکلین آسان ہوئین
جو مرید باوفا محبوب سبحانی کے ہین

قبر مین بھی دستگیری کرتے ہین پیران پیر
کیا مریدون پر عطا محبوب سبحانی کے ہین

چشمۂ فیضان ہے جاری انکے گھر سے رات دن
نام لیوا اولیا محبوب سبحانی کے ہین

چور انکے گھر مین آکر ہو گیا ابدال عصر
کیا تصرف واہ واہ محبوب سبحانی کے ہین

چھین کر لیلے ملک سے جرح پر روح مرید
کام اورون سے جدا محبوب سبحانی کے ہین

جسکو ظاہر مین مہ و خورشید کہتے ہین یہان
وہ فلک پر نقش پا محبوب سبحانی کے ہین

جسکو چاہا کر دیا دونون جہان مین سرفراز
ہاتھ مین قدر و قضا محبوب سبحانی کے ہین

ایک نظر مین لڑکیان انیس لڑکے ہو گئے
حکم سب حکم قضا محبوب سبحانی کے ہین

بے سبب گردش نہین شمس و قمر کی رات دن
یہ بلا گردان صدا محبوب سبحانی کے ہین
ہفت کشور جن شہنشاہون کے تھے زیر نگین
بادشاہ ایسے گدا محبوب سبحانی کے ہین
ایک توجہ سے شہاب الدین ہوے قطب زمان
مستفیض اہل ولا محبوب سبحانی کے ہین

بخشدینا دوستون کو بھی رسا کے ساتھ کل
نام لیوا یا خدا محبوب سبحانی کے ہین

والشمس شرح خال و خطِ روے پنجتن
واللیل وصف سلسلۂ موے پنجتن
معنی نہین بتائین الف لام میم کی
زلف و دہان و قامت و ابروے پنجتن
شرح مقدمات کتاب خدا ہین وہ
کہتے ہین جسکو خال و خط روے پنجتن
تصویر کیا ہے شاہد اصلی کے سامنے
آنکھون مین یا بسا ہے مرے روے پنجتن
آہوے سبزہ زار بہشت برین لکھون
یا نرگس ارم ہے یہ جادوے پنجتن
گر وہ غفور ہے یہ رحیم و کریم ہین
ملتی ہے کبریا سے بہت خوے پنجتن
معذور رکھ خدا جو انہین شیخ ہین کہون
میرا نہین یہ دل یہ ہے قابوے پنجتن
وہ آنکھ ہین مبصر وما زاغ والبصر
والنون ہے مفسر ابروے پنجتن
کھینچے لیے چلا ہے اودہر ہی کو جذب دل
ہون مرغ قبلہ رو کی طرح سوے پنجتن

کسکو رسا کلام مرے مغفرت مین ہے،
مرقوم ہے عشق خال و خط و روے پنجتن

کیسی ہوا بدلی چمن ہی غیرت بیت الحزن بلبل کہین ہی نعرہ زن ہی چاک گل کا پیرہن
افسردہ ہین غنچہ دہن پژمردہ ہین سرو سمن آزردہ ہی سب انجمن غربت سے بھر کر ہی وطن
سنبل جو ہی شوریدہ سر لالہ ہی خستہ جگر نرگس کو روتے دیکھکر مرغ چمن ہین نوحہ گر

سوزِ نہان سے سر بسر جلتا گھر اہی ہر شجر اب وہ نہین آتا نظر سرو روان کا بانکپن

آئی خزان بدلی ہوا آوارہ پھرتی ہی صبا رندون کو تازہ غم ہوا وہ مئ نہ وہ پیمانہ رہا

ہی زندگی سے گل خفا آفت ہوئی کیسی بپا بلبل کے خون سے ہو چکا رنگین سب صحنِ چمن

شیشہ سے ہی صہبا جدا ساغر سے ہی مینا جدا ساقی سے ہی عشوہ جدا دلبر سے ہے غمزہ جدا

عاشق سے ہی سودا جدا مجنون سے ہی لیلی جدا لو باطن و پیدا جدا سب نعرہ زن ہین مرد و زن

اڑنے لگا رنگِ چمن خاموش ہین سب نغمہ زن لو اوٹھ گئے شمع و لگن برہم ہوے سب انجمن

کہتے ہین کچھ غنچہ دہن بیہوش ہین سرو و سمن دیکھو تو کتنا دل شکن ہی سوزنی کا ہر شکن

زاہد جو ہین شوریدہ سر واعظ بنے ہین نوحہ گر روتے ہین تر ہر چشم تر زخمی ہی سو جان سے جگر

یہ بیخودی ہی سر بسر اتنا نہین اپنی خبر بگڑی ہے آنکھون سے نظر ہے روح بیزار تن

سوتے پڑے ہین خانقاہ مسجد ہی ویران آہ آہ سنتے تھے جسکو عیش گاہ اب وہ ہوی ہین عیشگاہ

بھولے ہوے سالک ہین راہ سارے مصلی ہین تباہ ظرف و وضو بے اشتباہ ہین خستہ رنج و محن

لب پر جو آہِ سرد ہے پوشیدہ دل مین درد ہے کاہیدہ ہر ایک فرد ہی ہر شخص غم پرورد ہے

دل خون چمن مین درد ہے رنگِ رخِ گل زرد ہے زاہد بیابان گرد ہے ہر معتکف ہی چیخ زن

بیکار ہین علم و عمل بے نور ہین دین و دول بیہوش ہین اہل ملل بیخوف ہین ارباب غل

ہر سر مین ہی پیدا خلل ہر دل مین ہی پنہان علل ہی بیخودانہ آجکل ہر ایک زبان پر یہ سخن

جاتے ہین وہ جن سے زمین تھی غیرتِ خلدِ برین جاتے ہین وہ جن سے کہ دین تھا مایۂ اہل یقین

جاتے ہین وہ ماہِ مبین جنکا غلام کمترین جاتے ہین اب وہ نازنین نازان تھی جن پر انجمن

جاتے ہین وہ روشن گہر روشن تھا جن سے دین کا گھر جاتے ہین وہ نورِ نظر آنکھین تھے جنکے منتظر

جاتے ہین وہ رشک قمر ڈھونڈھے ہین جنکو سال بھر جاتے ہین وہ آٹھون پہر روئینگے جنکو مرد و زن

آرام جان جاتے ہین ہان روحِ روان جاتے ہین ہان جانِ جہان جاتے ہین ہان تابِ توان جاتے ہین ہان
فخرِ زمان جاتے ہین ہان امن و امان جاتے ہین ہان شاہِ شہان جاتے ہین ہان جاتے ہین ہان زیبِ چمن
شمس الضحیٰ جاتے ہین اب بدر الدجیٰ جاتے ہین اب بحرِ عطا جاتے ہین اب کہف الوریٰ جاتے ہین اب
ماہِ ہدیٰ جاتے ہین اب مہر و فا جاتے ہین اب ابرِ سخا جاتے ہین اب جاتے ہین اب فخرِ زمن
لو دین کے سلطان چلے لو مایۂ ایمان چلے لو آئینۂ غفران چلے لو یہ مہِ رمضان چلے
لو شافعِ عصیان چلے لو درد کے درمان چلے لو عیسیِٰ دوران چلے لو وہ چلے موسیٰ سخن
ای فیضِ یزدان الوداع ای نورِ سبحان الوداع ای ماہِ غفران الوداع ای شہرِ رمضان الوداع
ای جانِ جانان الوداع ای نورِ ایمان الوداع ای صدرِ ذیشان الوداع ای الوداع مولائے من
جبتک کہ تم تھے جلوہ گر پرنور تھے شام و سحر تھا رات دن ہر ایک بشر محوِ عبادت سر بسر
جلتا ہے اب آٹھون پہر سب روزہ دارون کا جگر خون کیون نہ روئین چشمِ تر گھر بنگیا بیت الحزن
کیا مسجدین آباد تھے کیسے مسلمان شاد تھے مغفور سب بیداد تھے معدوم سب ایجاد تھے
سب بدعتین برباد تھے گم بانیِ الحاد تھے ہان صاحبِ ارشاد تھے گل کے طرح سے خندہ زن
جلوہ جو تم دکھلا گئے عشاق کو تڑپا گئے کیا کہئے کیا سمجھا گئے مشتاق تو سم کھا گئے
افسوس تم ایک کیا گئے عالم کو ایک سا گئے کیا ایک تم سلگا گئے جلنے لگے سب جان و تن
آخر ہوئی عشرت کی شب تو لٹگئی بزم و طرب کھلتے نہین واعظ کے لب سر پیٹتے زاہد ہین سب
یارب یہ کیسا ہی غضب ہی شمع تک خاموش لب خالی ہوئی محفل وہ سب پروانون سے ہی بیلگن
کیا مجلسین درہم ہوئے کیا محفلین برہم ہوئے دل کے انگیٹھی کم ہوئے موجود درد و غم ہوئے
خونبار چشمِ نم ہوئے پھر غم ہوا اور ہم ہوئے تو خانۂ ماتم ہوئے یارون کے سارے انجمن
خون کیون نہ روئین انس و جان تم سے تھا روشن ہر مکان افسوس اے جانِ جہان پھر ہم کہان اور تم کہان

اونہیں ون کے مہمان اور احت و آرام جان کہئے نہ پائے ناتوان دل ہی ہین اور دل کی جلن
ایک برس گر آؤ گے جیتون سے تم ملجاؤ گے بے پردہ رخ بتلاؤ گے روتون کو تم سمجھاؤ گے
جانے کو یون تو جاؤ گے کچھ ہم سے بھی فرماؤ گے تا عید یون ترساؤ گے ہو اور قصد جان و تن
عاصی بہت ہین منفعل جرم سے ہوا ہین پا بگل اپنے کئے سے ہین خجل یعنے کہ ہین بیجان گسل
یہ آپ کے آشفتہ دل دیکھو ہین کیسے متبذل دلوا دو بخشش کی سجل ای بیکسون کے ذو المنن
ایماہ غفران ہدا ہمنے تو کی ساری خطا کیا کہئے خوش ہو یا خفا پر تم سے ہے چشم عطا
جائین جو کل بہشت خدا الیفا ہمین وہان پر بجا دینا گواہی بر ملا بہر جناب پنجتن
ذی رتبہ ہو مہمان رہتا کیا کیجیے قربان رہا ممکن اگر ہو جان رہا تو نذر کردو جان رہا
کیا اور ہو سامان رہتا اونکا ہی احسان رہا وہ صاحب بربان رہا ہین شاعر شیرین سخن

صبح مسا محفل میلاد مین — جان ہے فدا محفل میلاد مین
سر کو جھکاے ہے براے سجود — چرخ دوتا محفل میلاد مین
دامن مقصود کو بھر لیتے ہین — شاہ و گدا محفل میلاد مین
گر یہ تمنا ہے کہ ہو سر فرانہ — سر کے بل آ محفل میلاد مین
نکلے جو دم تن سے تو وقت سلام — آئے قضا محفل میلاد مین
یہ وہ ہے دربار کہ آتے ہین شاہ — بنکے گدا محفل میلاد مین
آتی ہی کیا خلد سے ٹھنڈی ہوا — روح فزا محفل میلاد مین
اہل حرم قبلۂ کونین ہین — جلوہ فزا محفل میلاد مین
وہ جو یہان بیٹھے ہین بخشے گئے — ذکر یہ تھا محفل میلاد مین
کرکے دل و جان کو فدا اوٹھتے ہین — اہل وفا محفل میلاد مین

دولت دارین کے طالب جو ہین
نالۂ عشاق کیا کرتے ہین
یکہ ہے میلاد و مبارک کا ذکر
کہتے ہین جبرئیل کہ ہان دہلو گئے
وجد مین ہین پیر و جوان سبکی بو
خلد بھی جا اچھی ہے پر کیا کرون
کام یہان شمع کا کیا ہے کہ ہے
کہتے ہین جبرئیل ہوئی مستجاب

آئین ذرا محفل میلاد مین
حشر بپا محفل میلاد مین
صل علی محفل میلاد مین
فروغ ضیا محفل میلاد مین
لائی صبا محفل میلاد مین
دل ہے لگا محفل میلاد مین
نور خدا محفل میلاد مین
سبکی دعا محفل میلاد مین

چاہتے ہو بخشش عصیان اگر
چلئے رسا محفل میلاد مین

ردیف الواو

وصف سلطان مدینہ مجھے سنوانے دو
انکے دندان مبارک کی ثنا کر کے رقم
اس لعل کی اعجاز کی شہرت جو اوڑی
مردم چشم ہین قربان کہ ان آنکھون کے
جان جانان کے چلے ساتھ کمر بستہ ہے دل
چشم پرنور کو دیکھے کوئی رخسارون پر
کیون نہ ہوتے رہین ذرات بلا گردان پر
ہم بھی دکھلائینگے جنگلے مین مدینہ کی بہار

کوئی دم خاطر بیتاب کو بہلانے دو
موتیان کلک گہر بار سے برسانے دو
ایک جی اوٹھتا ہے تو آتے ہین مرجانے دو
مئے وحدت کے حقیقت مین ہین پیمانے دو
کسکو سمجھاؤن کہ مین ایک ہون دیوانے دو
حور کے ہاتھ یہ کوثر کے ہین پیمانے دو
شمع عارض کے مہر مین پروانے دو
راگ کچھ لاتے ہین دل سوز تو ہان لانے دو

خاکِ صحرائے مدینہ کے برابر ہو گا
ذکر تیغ گر ہے فردوس کا لو جانے دو

خمِ ابروئے محمدؐ کی ثنا کرتے رقم
جوہر اس سینۂ تقریر کے چمکانے دو

آب و دانہ میرے قسمت کا یہ ہے دنیا مین
مجھکو جی بھر کے غم عشق نبیؐ کھانے دو

پہنچون دیوانِ قیامت مین تو مولا میرے
اتنا فرما دو غلام اپنا ہے ہان آنے دو

خود کٹے جاتے ہین اس سیف زبانی سے رسا
منہ چھپانے لگے حساد چلو جانے دو

وصف اوس نور کی صورت کا رقم کرنے دو
سورۂ نور کو پڑھ کے ہاتھون پہ دم کرنے دو

زلف و عارض کے تصور مین ٹہرتا ہو نماز
ساتھ واللیل کے والشمس کو ضم کرنے دو

وصفِ ابرو مین یہ چلتا ہے بسانِ شمشیر
پہلے خامہ کی زبان آج قلم کرنے دو

صدمے سہنے کیلئے خلق ہوا ہون مین بھی
جتنے کرتا ہے فلک مجھپہ ستم کرنے دو

شیفتہ ہون غم ابروے محمدؐ کا مین
سجدہ اوس طاق مین آئے اہل حرم کرنے دو

بوسہ اُنکے در اقدس کا کہان جیح کہان
جتنا یہ پیٹھ کو خم کرتا ہے خم کرنے دو

جو گھڑی بھول نہ جائیگا ان آنکھون کا خیال
دشت سے میرے اس آہو کو بھی رم کرنے دو

رات دن کا یہی رونا ہے کہ روتے رہیے
مجھکو آرام ذرا دیدۂ نم کرنے دو

کاہ کی شکل بہینگے میرے کوہِ عصیان
ابر رحمت کو ذرا آنکے کرم کرنے دو

دیکھ آئے وہ خدا کو تو انہین دیکھ مجھے
اطمینانِ دل پر درد و الم کرنے دو

جتنی بڑھتی ہے جفا اوتنا بڑھتا ہے خیال
جسقدر لطف و کرم کرتے ہین کم کرنے دو

جس سے دل خوش کرین ہمدرد کہان ہے ایسا
جی بہلتا نہین یہان سیر عدم کرنے دو

شعر کیا لکھتے ہو اعجاز رسا کرتے ہو
منکرون کو تو ذرا آج قسم کرنے دو

فرقتِ احمدِ مختار نے مارا ہمکو — دردِ ہجرِ شہِ ابرار نے مارا ہمکو

ہند سے ہم نہ مدینہ کو پہنچنے پائے — بے اجل چرخِ ستمگار نے مارا ہمکو

اونسے کیا عرض کریں وہ تو خدا کے ہیں حبیب — حال یہ ہے کہ دلِ زار نے مارا ہمکو

ہم گدا اور دو عالم ہے ترا بیعانہ — یہ ترے گرمیِ بازار نے مارا ہمکو

خواب میں چاند سی صورت نظر آئی کسکی — ہائے اس طالعِ بیدار نے مارا ہمکو

جان کو عشق کے دیتے ہیں دعائیں ہر دم — کسکو معلوم کس آزار نے مارا ہمکو

کعبہ و دیر میں جا ڈھونڈ لئے ہیں دونوں — شیوۂ کافر و دیندار نے مارا ہمکو

ہم بھی کوچے میں ترے کاش پڑے رہتے ہیں — اس ترے سایۂ دیوار نے مارا ہمکو

گھر لکر زہر نہ وہ دیکے گئے جاتے جاتے — اور اوس شربتِ دیدار نے مارا ہمکو

قابِ قوسین ہے جسکے خمِ ابرو کی صفت — اُس مدینہ کے کماندار نے مارا ہمکو

اس مرض کا ہوا حضرتِ عیسی سے علاج — کیا کہیں عشق کے آزار نے مارا ہمکو

شیفتہ جسکے ادا اون کا ازل سے ہی خدا — ایسے محبوب طرحدار نے مارا ہمکو

حسرت و یاس تمنا و دلِ زار غرض — ملکے آخر انہیں دو چار نے مارا ہمکو

تیرے صدقے میں ملا ہمکو جہاں شہِ دیں — پر ترے حسرتِ دیدار نے مارا ہمکو

آسمان بارِ امانت نتوانست کشید — کیا کہیں اپنے ہی اقرار نے مارا ہمکو

یہی کہتے ہوئے اٹھینگے رسا حشر میں ہم
فرقتِ احمدِ مختار نے مارا ہم کو

مرتا ہوں مدینہ مجھے پہنچا کے تو دیکھو — اوس روضۂ محبوب کو دکھلا کے تو دیکھو

بیمار مسیحا سے یہ اچھا نہیں ہوتا — تا گورِ محمد مجھے لیجا کے تو دیکھو

ہر چند افاقہ تپِ پنہان سے نہ ہوگا
دیوانے کے دل مین نہین معلوم کہ کیا ہے
نعمت ہے جو ملجائے غمِ عشقِ محمد صلعم
پھر بخششِ امت مین وہان دیر ہی کیا ہے
ور انکے ہوے کعبۂ مقصودِ دو عالم
بیمارِ محبت کہین اچھے بھی ہوے ہین
جیسے وہ پہنچے ہین وہان پہنچو گے ہو ہی
پامال ہوئے مین سر اونکے جو سرتاجِ جہان تھے

جی جاوٗنگا صورت مجھے دکھلا کے تو دیکھو
تم میرا تماشہ مجھے بلوا کے تو دیکھو
کیا غم یہ مزے کا ہے اِسے کھا کے تو دیکھو
تم ہان لبِ جان بخش سے فرما کے تو دیکھو
بندون کو ذرا درگہِ والا کے تو دیکھو
یہ دعوئے بے طرفہ مسیحا کے تو دیکھو
تم خواب ابھی وادیٔ سینا کے تو دیکھو
یہ شعبدہ اوس گنبدِ مینا کے تو دیکھو

جو جوہری ہین آپ رسا قدر کرینگے
تم موتیان اس بزم مین برسا کے تو دیکھو

دیکھین کبھی احمدِ مختار کو
دولت دیدار ملی خواب مین
ہائے مدینہ نہ گئے ہند سے
تیری شہادت کے لئے دہر مین
تیرے اشارے پہ کرین تا خرام
کام دو عالم کے بنایا وہی
حق نے دو عالم کا بنایا سبب
تو وہ ہے مغرب سے علی کیلئے
خلد کے پھولون سے تلاینگے گل

مرتے ہین ہم شربتِ دیدار کو
آفرین اس طالعِ بیدار کو
جائینگے کیا خلد کے گلزار کو
حق نے زبان بخشی ہے احجار کو
پاوٗن خدا نے دئے اشجار کو
دوست رکھا جسنے یہان چار کو
آلِ جنابِ بشرِ ابرار کو
پھیر دیا مہرِ پُر انوار کو
داغِ غمِ سیدِ ابرار کو

امت عاصی کے شفاعت کا حکم | دیدیا حق احمد مختار کو
کام دو عالم کے رسا اپنے مین | سونپ چکا سید ابرار کو

ردیف الہاے مختفی

نقاب اوس روے روشن سے اٹھا دو یا رسول اللہ | جو موسی کو دکھایا تھا دکھا دو یا رسول اللہ
کہین مٹی نہو جاے خراب اس ہند مین میری | مدینہ مین مجھے تھوڑی سی جا دو یا رسول اللہ
مری قسمت چمک جائین دکھا کر خواب مین صورت | مرے اس بخت خفتہ کو جگا دو یا رسول اللہ
رہے بدلی مین کبتک آفتاب اوس روے روشن سے | ذرا پردہ یمانی کو ہٹا دو یا رسول اللہ
شب تاریک بیم موج گرداب چنین حائل | کنارے پر مری کشتی کو لگا دو یا رسول اللہ
مسیحا دیچکے بیمار الفت کو جواب آخر | لب جان بخش تم اپنے ہلا دو یا رسول اللہ
تپ سوز نہان کو شربت دیدار کافی ہے | تم اپنے ہاتھ سے مجھکو پلا دو یا رسول اللہ
بچایا نوح کی کشتی کو تم نے عین طوفان مین | یہ بیڑا پار امت کا لگا دو یا رسول اللہ
نکلتے ہین شب ہجران کے شعلے دیدۂ تر سے | لگی ہے آگ پانی مین بجھا دو یا رسول اللہ
پھرے ہین دن فلک پرخاش پر ہے بخت ہی دشمن | مرے سب کام بگڑے ہین بنا دو یا رسول اللہ
در دولت پہ خالی ہاتھ دنیا سے مین آیا ہون | تصدق کچھ نواسون کا دلا دو یا رسول اللہ
کڑی منزل ہے آگے نفس شیطان کا ہے اندیشہ | مجھے ان رہزنون سے تم بچا دو یا رسول اللہ
تمھین کو چاہتا ہون اور تم سے چاہتا ہون مین | محبت غیر کی دل سے بھلا دو یا رسول اللہ
قدم رکھکر مرے گھر مین کبھی آباد کر جاؤ | یہ مدت کا ہے ویرانہ بسا دو یا رسول اللہ
بہت شبنم کی صورت رو چکا ہون باغ عالم مین | کبھی گل کی طرح مجھکو ہنسا دو یا رسول اللہ
اکیلا ہون اندھیرے مین لحد کے تا نہ گھبراؤن | تم اپنے روے روشن کو دکھا دو یا رسول اللہ

ہزاروں حسرتیں لاکھوں ہوس ہیں خانۂ دل میں
نہ ہم سے ہو سکا کچھ بھی نہیں سے ہو رہیگا سب
قیامت کا ہے آنا وعدۂ دیدار کو باقی

پرانا ہے یہ بتخانہ گرا دو یا رسول اللہ
ہمارے دین و دنیا کو بنا دو یا رسول اللہ
در دولت سے تم پردہ اٹھا دو یا رسول اللہ

نہ دنیا سے رسا کو کچھ غرض مطلب نہ عقبیٰ سے
اُسے دیوانہ تم اپنا بنا دو یا رسول اللہ

رکھتا نہیں بندہ یہ عبادت کا بھروسہ
حشمت کا بھروسہ نہ تو دولت کا بھروسہ
تقویٰ کا توقع کا نہ طاعت کا بھروسہ
رکھتے ہیں گنہگار نظر تیری کرم پر
بخشش کے سزاوار عمل ہم نہیں رکھتے
اپنی تو نظر نکتہ نوازی پہ ہے اسکے
ڈر گرمیٔ خورشید قیامت سے نہیں کچھ
بخشش کی گنہگار سند لیکے پھرینگے
ہر چند کہ بے مائگی ظاہر ہے ہماری
دو باتیں فرشتوں سے بھی کر لینگے لحد میں

اے ختم رسل ہے تری رحمت کا بھروسہ
بندہ کو ہے مولا تری خدمت کا بھروسہ
کونین میں ہے تیری حمایت کا بھروسہ
زاہد کو مبارک رہے طاعت کا بھروسہ
اُمت کو ہے پر تیری شفاعت کا بھروسہ
طاعت کا بھروسہ نہ ریاضت کا بھروسہ
ہمکو ہے تری ظل حمایت کا بھروسہ
ہے سامنے اللہ کے حضرت کا بھروسہ
پر آپ کے ہے دامنِ دولت کا بھروسہ
ڈرتے نہیں ہے تری حمایت کا بھروسہ

رکھلیگا رسا حشر میں وہ آبرو میری
اُمت کو ہے جس شافع امت کا بھروسہ

ترا ایک جلوہ ہے جا بجا تری شان جل جلالہ
توانیس رنج و بلا کشاں تو رفیق ہمت بیکساں

تو چراغ کعبہ و دیر کا تری شان جل جلالہ
کہ ترا سبھوں کو ہے آسرا تری شان جل جلالہ

تری ذات سب سے غیور ہے تجھے زیبا کبر و غرور ہے
تو قدیر ہے تو ہے کبریا تری شان جل جلالہ

تری ذات وحدہٗ لاشریک نہین کوئی اور ترا شریک ہے
تو اکیلا ایک ہے یا خدا تری شان جل جلالہ

تو رؤف ہے تو رحیم ہے تو غفور ہے تو کریم ہے
ترے ملتجی شاہ و گدا تری شان جل جلالہ

تو بری ہے روز میثاق سے تو بری ہے خام خیال سے
تو ہی بیچگون تو ہے بیچرا تری شان جل جلالہ

تو نہان ہے غنچہ مین مثل بو جو عیان ہے رنگ ہے گل کے تو
ترے ہر پتہ سے پتا ملا تری شان جل جلالہ

تو ہی قمریون کے زبان پہ ہو تری آبجو کو ہے جستجو
ترا بلبلون مین ہے تذکرا تری شان جل جلالہ

کہین عاشقون مین وفا ہوا کہین دلبرون مین جفا ہوا
تری ہر ادا پہ ہی جان فدا تری شان جل جلالہ

جو رسا ہی عاصی پر خطا وہ غلام تیرے حبیب کا
اوسے بخشدے پئے مصطفےٰ تری شان جل جلالہ

ردیف یاے تحتانی

پوچھا کرو غلامون کو آقا کبھی کبھی
ممکن اگر نہین ہے ہمیشہ کبھی کبھی

جنت مین بیٹھا رہتا ہون پہرون اداس مین
آجاتا ہے جو یاد مدینہ کبھی کبھی

دکھلاوے زندگی کا مریض انکے کچھ مزا
آیا کرین جو خضر و مسیحا کبھی کبھی

چھپ چھپ کے کس مزے سے انہین جھانکتے ہین ہم
کھلتا ہے جو دل کا دریچہ کبھی کبھی

نکلے کسے طرح کہ وہ بہینگے گناہ کے
رحمت کا موجزن ہو جو دریا کبھی کبھی

معنی پتہ جینے کے ہین الٰہی ہوا کرین
نظارۂ جمال دل آرا کبھی کبھی

کیا رونا آتا ہے مجھے اپنے ہی حال پر
چہرہ جو دیکھتا ہون خوشی کا کبھی کبھی

غش ہین پہ کسے کلیم انہین دیکھ لیتے ہین
اوٹھ جاتا ہے جو بیچ سے پردہ کبھی کبھی

رحمت کی ہو رسا کیطرف بھی نگاہ ایک
ہر روز گر نہین مرے مولا کبھی کبھی

سب مل چکا زمانے مین گر مصطفےٰ ملے
گروہ ملے تو مومنو سمجھو خدا ملے

دولت ملے مراد ملے اور خدا ملے
کچھ بھی نہین ملا نہ اگر مصطفےٰ ملے

گر آپ ملگئے تو یہ سمجھو دو کون مین
مقصد ملے مراد ملے مدعا ملے

اسطرح کبریا سے حبیب خدا ملے
جیسے کہ آشنا سے کوئی آشنا ملے

شکوہ نہ غیر کا نہ شکایت ہے دوست کی
تقدیر سے سمجھ جو برا اور بھلا ملے

انکی گلی کو چھوڑ کے زاہد نہ جائینگے
جنت کو تو ہی جا جو وہان پر خدا ملے

امیدوار وعدۂ فردا رہینگے کیا
یہان آج کیا ملا ہے قیامت مین کیا ملے

کیا اور مانگین حق سے کہ انکے کرم سے آج
کونین مین زمانے مین حاجت روا ملے

جنت کا مستحق ہی نہین ہون غرض ہے اور
حصہ مرا حضور سے مجھکو جدا ملے

سارے گرہ شفاعت امت کے کھل گئے
مشکل کہان رہی جو وہ مشکلکشا ملے

گروہ ملین تو دل کے مرادین ہوئین حصول
پروا نہین رسا نہ ملے یا خدا ملے

قبر مین خلد سے ٹھنڈی جو ہوا آتی ہے
یاد کیا دشت مدینہ کی فضا آتی ہے

خاک کو میرے ٹھکانے سے لگا آتی ہے
کام کیا کرکے مدینہ سے صبا آتی ہے

کسکے کوچے مین نکلتا ہے مرا دم یارب
مغفرت کی جو سند لیکے قضا آتی ہے

خوش کئے دیتی ہے کہ درجہ گنہگارونکو
رونیوالون کو تری یاد ہنسا آتی ہے

دیکھنا امت عاصی کے مراتب اوسدن
حق کہیگا کہ ہمین ان سے حیا آتی ہے

ٹوٹ جاتا ہی جو بخشش سے گناہونکے دل
تیری رحمت مری امید بندھا آتی ہے

حور صدقے ہوئے کیا ذکر ترے کوچے کا
خلد کو جا کے کوئی میری بلا آتی ہے

انکے در پر ہون پڑا انکا ہی کہلاؤنمین
سوے یثرب ابھی کعبہ کے مصلی پھر جائین

یہ نماز آتی ہے مجھکو یہ دعا آتی ہے
سن لے گر کان مین میرے جو صدا آتی ہے

دیکھنے والا ہون کس پردہ نشین کا مین رسا
دیکھنے کو جو مرے خلق خدا آتی ہے

مداح اسکا ہون جو خدا کا وزیر ہے
جبرئیل اس چمن مین مرا ہمصفیر ہے

اللہ کیطرح ہین وہ دو عالم مین بے مثال
اسکا نہ ہم شبیہ نہ انکا نظیر ہے

اللہ رے نور عارض تابان مصطفے
ایک ذرہ اونکے سامنے مہر منیر ہے

خوف و رجا مین عاصیون کے کام آئینگے
نام انکا کیون نہ ہو کہ بشیر و نذیر ہے

لکھی ہوئی شفاعت امت کی ہے سند
کب انکے جسم پاک پہ نقش حصیر ہے

موسی سے کہئے دیکھ لین تھی جسکی جستجو
وہ آفتاب حسن سراج المنیر ہے

امت کے دو جہان کو عطا نعمتین کیا
پر انکے خوان مین وہی نان شعیر ہے

دنیا و آخرت کا خطر عاصیو ہے کیا
رحمت اگر یہان ہے وہان بھی ظہیر ہے

لیجے خبر رسا کی شہ دین پناہ اب
ہاتھون مین آسمان کے وہ بیڈھب اسیر ہے

ای ماہ کے مہر آفرینی حاشا کہ تو سرگشتہ بینی
گر زیر سر و چشم من نشینی نازت بکشم کہ نازنینی

اللہ کی ذات ذات تیری نسبت تجھے خاک سے ہو تمہی
ای صدر جہان کہ صدر باشی گر بر سر خاک ہم نشینی

بیجانہ مکان وہان تو پہنچا جسکو نہ ہو جسم اسکو دیکھا
او خلق ہوا نہ سایہ تیرا حاشا کہ کمو ہست خشینی

اس لمین معہ بیان اور کسکا جلی مین ہے خیال تیرا
اس ال کا داغ پوچھتا کیا ان ال کہ بہشت تو در نمینی

ہو چاند کے آسمان تیرے ٹکڑے خورشید کو غرب سے پھیرا
ہی حکم ترا ہی تو چاہئے محبوبی و نازنین حسینی

یکتا تری ذات کو بھی پایا پایا ترا نہ شریک تیرا ایسا پایا
تو نے تو خدا کو دیکھا آیا یہ چشم تو خدا نما ست بینی

موقوف نہ کچھ عرب پہ ہی ہے کونین میں سلطنت تری ہی
خدوی ترے در کا ہر کوئی ہے زنگی حلبی عراقی چینی

ہر چند کہ تو خدا نہیں ہے تجھسا کوئی دوسرا نہیں ہے
تو حق سے کہیں جدا نہیں ہے یا خلق اگرچہ ہم نشینی

مجبور ہیں کیا خدا کہینگے سمجھا ہے ہیں دلکو یہ کہکے
کہتے ہیں خدا تجھے جو بندے ظن نیست بدرجہ یقینی

اللہ کا ہے حبیب پیارا بگڑے ہوے کام سب سنوارا
حقا کہ امانت خدا را از روز ازل توئی امینی

مداح ازل سے ہوں میں تیرا شاہا غم و درد نے ہے گھیرا
کیونکر رہے کام بند میرا تو کام روا ئے عالمینی

مولا مرے غم کا مبتلا ہوں آفت و رنج میں گرا ہوں
کچھ اور نہیں میں چاہتا ہوں گاہ بگاہ لطف بینی

کیا نذر کروں کہ جان فدا ہیں میں اور مرے شعر کیا ہیں
وہ خواجۂ دوسرا رسا ہیں تو بندۂ ناسزا کمینی

پھر بہار اے بلبل بیدل شباب آنیکو ہے
شاہد گلشن چمن میں بیحجاب آنیکو ہے

عرش پہ یہ کون عالیجناب آنیکو ہے
دہوم ہے جبرئیل ہمراہِ رکاب آنیکو ہے

آمنہ سے کہتے تھے حوریں مبارک ہو تجھے
گھر میں تیرے دو جہان کا آفتاب آنیکو ہے

بند منہ ہونیکو ہے توریت اور انجیل کا
صاحب ام الکتاب اہل کتاب آنیکو ہے

فکر تعمیر عبارت کیا کریگا عمر بھر
زیست کا غافل لب بام آفتاب آنیکو ہے

کہہ رہے تھے عرشیان ان کی شب معراج میں
آج اس برجِ شرف میں آفتاب آنیکو ہے

طور پر آتے ہوے موسیٰ کو غش آنیکو ہے
وہ حجاب ایزدی تک بیحجاب آنیکو ہے

جلوہ گر سینے سے ہوگا داغ عشقِ آفتاب
اب سوا نیزے پہ میرا آفتاب آنیکو ہے

عرش کے سایہ میں گھر بنتا ہے کسکے واسطے
کس کا یہ دیوانۂ خانہ خراب آنیکو ہے

پھر زمین و آسمان زیر و زبر ہونے لگے
صبر دل سے جا چکا پھر اضطراب آنیکو ہے

کہتی ہے پیری کہ کافور کفن کی فکر کر
اوس بشر کو ہم بشر کیونکر کہین وہ خود یہان
ای زمین تا حشر ایک تارِ کفن میلا نہو

یہان خیالِ جامہ زیبی ہے خضاب آنیکو ہے
احمدِ بے میم کا تیکر خطاب آنیکو ہے
تیرے گھر مین یہ غلام بوتراب آنیکو ہے

انقلاب آسمان کا کیا گلہ کیجیے رسا
اب زمین شعر مین بھی انقلاب آنیکو ہے

صورت معنی کونین ہے صورت تیری
خاک ڈالون رخِ خورشید پہ ذرہ ہوکر
تیرے اقرار نبوت مین جو شک رکھتا ہے
ہم عدم سے جو ہوے ہمت عجب اسکا کیا
بت ادہر گر پڑے شیطان کو ادہر بند کیا
وہان بلایا نہ فرشتہ بھی گیا ہو جسجا
اک نظر لطف کی ہو جائے ادہر بھی شاہا

غیر حق کسکو ہو معلوم حقیقت تیری
خواب مین ہو جو میسر کبھی رویت تیری
سچ ہے پتھر کی زبان سے وہ شہادت تیری
صدقہ تیرا ہے یہ ای شاہ عنایت تیری
باعثِ شور دو عالم ہے ولادت تیری
کتنی اللہ کو منظور ہے عزت تیری
تیرے مداح کو یہ باقی ہے قربت تیری

آرزو یہ ہے رسا کو کہ نہو غیر کا دخل
تا دم مرگ رہے دل مین محبت تیری

دیو لئے تیرے حشر کا سامان کئے ہوے
پتھر وہ ہے تو یہ ہے رخ نور کبریا
رحمت نے تیری نوح کی کشتی بچا لیا
آدم کو بخشوا کے دیا کیا ہی آبرو
محشر مین مغفرت ہے ہر ایک بال بال کی

بیٹھے ہین در پہ چاک گریبان کئے ہوے
چھوڑا ہے آئینہ کو بھی حیران کئے ہوے
آنکھین تھے لا کے رخ نے طوفان کئے ہوے
بیٹھے تھے در پہ دل کو پشیمان کئے ہوے
تم زلف کو چلے ہو پریشان کئے ہوے

آمد ہے آج نور خدا کے خیال کی
موسی کا ذکر کیا ترے نظارہ سوز ہے
تو خلد میں یہ آئے سیاہ کار دور ہے
کیا بات آپکی ہے کہ حاضر ہیں وہ غلام
سلطان دین کے در کی گدائی جو ہو حصول
امت کو خوف کیا ہے عذاب اور عقاب کا
رکھ لیتا ہے کہ میں مری آبرو شہا

بیٹھے ہیں دل کے داغ چراغان کئے ہوئے
ذروں کو رشک مہر درخشان کئے ہوئے
طے لطف کا تمہارے بیابان کئے ہوئے
زندہ ہزاروں مردۂ بے جان کئے ہوئے
ہر مور چہ ہے لاکھ سلیمان کئے ہوئے
تم مغفرت کا آئے ہو سامان کئے ہوئے
سامان اور کچھ ہے غزلخوان کئے ہوئے

ہے آرزو رسا کی یہ چلیں سوئے خلد آپ
محشر میں اوسکے سایۂ داماں کئے ہوئے

رحمت عالم نظر فرمائیے
بھور ہو جائے شب درد و الم
دونوں عالم کے سبب ہو کیا عجب
چاہتا ہوں کام لوں اکسیر کا
مظہر حق ہوں کر تیلا خاک کا
جسکو چاہے تاک لے تیر نظر
سایہ آنکھوں میں ترو لیں آپ بھی
دل یہی کہتا ہے سر دیکر اٹھو

میرے گھر میں بھی گذر فرمائیے
شام کی میرے سحر فرمائیے
ایک توجہ گر ادہر فرمائیے
خاک پر میرے نظر فرمائیے
کچھ تو اے اہل نظر فرمائیے
دل ہے اچھا یا جگر فرمائیے
کیا برا ہے یہ بھی گھر فرمائیے
اس مہم کو آج سر فرمائیے

کیا دکن میں زندگی کا لطف ہے
اب رسا یہاں سے سفر فرمائیے

دیکھا سینا پہ یہ حضرت موسیٰ کیا ہے
سامنے آنکھون کے ہوتا یہ تماشا کیا ہے

دیکھو دیر و حرم مین ہے اُسی کا جلوہ
مفت مین شیخ و برہمن کا یہ جھگڑا کیا ہے

دلمین آنکھون مین تصور ہے محمدؐ کا بھرا
غیر کا میرے گھرون پر کہو قبضہ کیا ہے

اُسی کہتے تھے جسکے لئے موسیٰ وہ نہ ہو
کیا کہون ختم رسل آپکا جلوہ کیا ہے

صبح سے دل یہی کہتا ہے مدینہ کو چلو
رات کو کیا کہون اِس بندہ نے دیکھا کیا ہے

کیون وہ دعویٰ کیا لعل لب احمد کے حضور
بیٹھے ہین کس پہ یہ دم دیکھے مسیحا کیا ہے

انکے قامت کو لکھون مین جو صد اقامت کی
مقتدی بولین قیامت ہوئی برپا کیا ہے

چاند کو میرے مدینہ کے نہ دیکھا ہو کہین
باؤلے بنگئے یوسف و زلیخا کیا ہے

انکے زلفون کی محبت نے جو مارا ہم کو
لب ہلی بولے کہ اُٹھو بھی یہ تو سونا کیا ہے

چھوڑ کر دونو جہان در پہ ترے بیٹھے ہین
کون عقبیٰ کی خبر رکھے یہ دنیا کیا ہے

بس یہ واقف ہین رسا آپکے در کا ہے غلام
کس کو معلوم بُرا کون ہے اچھا کیا ہے

وصف گل ریاض رسالت دہن مین ہے
مداح بزم مین ہے کہ بلبل چمن مین ہے

کھلتے نہین نزاکت مضمون کے بندشین
بو یاسمن مین ہے کہ لطافت سخن مین ہے

گریہ ملے نصیب سے سمجھو کہ سب ملا
ڈھونڈھو اگر خدا کو ہمین یا ختن مین ہے

لائے جو ہین لبا کے مدینہ کی خاک مین
بوے عبیر خلد ہمارے کفن مین ہے

کل جس حزین کا نام ذل و اقتدار تھا
طاؤس بنکے آج وہ صحن چمن مین ہے

تشبیہ کس نے دیتی تھی ترے زلف پاک سے
دل خون خشک مشک کا نافہ ختن مین ہے

شیرین گئے ہین تھوک کے وہ آب شور کو
شیرینی کیا بھری ہوئی انکے دہن مین ہے

روے رسول پاک کہاں اور کہاں قمر — دھبہ سا ایک دامن چرخ کہن میں ہے
کرتا ہوں یاد خلد میں تیری گلی کا لطف — غربت کا داغ مجھکو ابھی تک وطن میں ہے

مولا بلا لو اپنے رسا کو مدینہ میں
کہلا کے آپ کا وہ پریشان دکن میں ہے

داغ عشق روے احمد زیر مدفن لیچلے — ہم اندھیرے گھر میں اپنے شمع روشن لیچلے
آپکو لینے کے خاطر خلد سے معراج میں — خضر مشکیزہ لیئے جبرئیل توسن لیچلے
وصف رخسار محمدؐ میں لکھے ہیں شعر تر — کیا ہی پھولوں سے بھرا ہم آج دامن لیچلے
چاک تھا دامن یہ کس کا ہجر میں اُس ماہ کے — رشتۂ مرہم مسیحا یہاں سے سوزن لیچلے
اُنکے قسمت میں بھرے پھولوں سے دامن جو گئے — باغباں ہم حسرت گلگشت گلشن لیچلے
کونسے پردہ نشین کا سامنا ہے یا خدا — منہ کفن سے ڈھانپ کر جو بعد مردن لیچلے
تیرے روضہ کی نہ دیکھے ہاے جاے جیتے جی — ہم کلیجہ میں ہزاروں یہاں سے روزن لیچلے
دیکھلیں موسیٰ اُسے دیکھے تھے جسکی یک جھلک — آئینہ اس بزم میں گردشت ایمن لیچلے
جب مدینہ سے پھرے ہم ارمغان بہر وطن — اژدہام نالہ و انبوہ شیون لیچلے
اُنکے جھگڑوں کا نتیجہ تھے فقط یہ سنگ و خشت — سر پہ کیا دیر و حرم شیخ و برہمن لیچلے

آپ کا مداح ہے پیچھے نہ رہجاے رسا
گوے سبقت میرے مولا ماہر فن لیچلے

مرجائینگے جناب مقدس میں جائینگے — مٹی میں زندگی نہ یہاں پر ملائینگے
ایکدن سگ حضور کو مہمان بلائینگے — اس مشت استخوان کو ٹھکانے لگائینگے
اعجاز یہ جو انکے لب لعل آئینگے — عیسیٰ کمال شوق سے کیا مرنجائینگے

گو مخلوق کی ذات نہین ہے خدا ولے / یہ لوگ ہی خدا سے کسی دن ملائینگے

جی کھول کر کہینگے فسانہ فراق کا / رو دینگے اسقدر کہ انہین بھی رلائینگے

کھلجائینگے جو عرض شفاعت مین روز حشر / دوزخ کو رشک خلد لب انکے ہلائینگے

رضوان دکھائے لاکھ عزیزو نکو سیر باغ / تیری گلی کو چھوڑ کے جنت نہ جائینگے

دریا جو ہوگا آپکی رحمت کا موجزن / عصیان کے کوہ کاہ کی صورت بہائینگے

آجائینگے کبھی جو مدینہ کی دشت مین / آدم کو یاد خلد کی حوا بھلائینگے

کیا کیجئے عدم مین نہ بہلا ہمارا جی / بستر بہشت سے تو فقیر اب اٹھائینگے

کھو لینگے منہ جو وصف تبسم مین آپکے / غنچون کو گل کیطرح چمن مین ہنسائینگے

سرمہ کرینگے چشم تجلاے طور کا / خاک انکے جلوہ گاہ کی موسیٰ جو پائینگے

ملجائیگا حضور سے چاہو سو مانگ لو / دروازہ سے سخی کے نکالے نجائینگے

ہو گی جو یاد انکے ثنا خوان کی روز حشر / جبریل قبر تک مرے لینے کو آئینگے

کتنک بتان ہند کے صدمے سہے رسا / لو اب چلو دکن سے مدینہ کو جائینگے

جو گھر مین رسا محفل میلاد کرینگے / گھر دولت دارین سے آباد کرینگے

احباب اگر محفل میلاد کرینگے / یہ یاد رہے ہمکو بہت یاد کرینگے

ہم کوے نبی چلکے نہ آباد کرینگے / کیون زندگی اس ہند مین برباد کرینگے

اب آہ کرینگے نہ تو فریاد کرینگے / حاضر مین جو کچھ آپ بھی ارشاد کرینگے

بھولینگے نہ ہمکو ہمین وہ یاد کرینگے / آقا بھی غلامون کو کبھی یاد کرینگے

اے چرخ عزیزون کا ستانا نہین اچھا / ہم عرش ہلا دینگے جو فریاد کرینگے

دیوان صفت چشم محمدؐ سے بھرا ہے
ہون روے سلیمان دو عالم کا ثناخوان
ہم اور سلامت رہے صحراے مدینہ
تعریف محمدؐ کی سنین حق کی زبانی
کیا کیا نہ دیا ساتھ مصیبت مین ہمارا
شوخی مرے اشعار کی دیکھین ابھی کیا ہے
کیا خوف ہے خالی ہے اگر ہاتھ ہمارا

ہر شعر پہ جبرئیل مرے صاد کرینگے
خدمت مری سو جان سے پریزاد کرینگے
کیا لیکے بھلا گلشن شداد کرینگے
کیا ہم صفت حسن خداداد کرینگے
او دل تجھے واللہ بہت یاد کرینگے
دنیا مین قیامت یہ پریزاد کرینگے
بازار قیامت مین وہ امداد کرینگے

اوٹھ جائینگے ایک روز زمانے سے رسا ہم
پر ہم کو زمانے مین بہت یاد کرینگے

دنیا کا مستعار یہ سب کارخانہ ہے
سن لے یہ التماس مرا دوستانہ ہے
ہشیار ہو کہ تیر اجل کا نشانہ ہے

کبتک رہیگی تاج شہی زیب سر بھلا
کبتک رہیگی مسند و کمخواب زیر پا
گاہِ خمیدہ یار ترا شامیانہ ہے

بیفائدہ نہ دل تو کسی سے یہان لگا
دنیا کے مخمصے ہین یہ فرزند و اقربا
بیگانہ سب سے ہو کہ اجل کا یگانہ ہے

دو دن کے دیکھنے کیلئے ہے بہار زیست
انفاس مستعار یہ کیا اعتبار زیست
ایکدم مین مثل موج صبا تو روانہ ہے

دو دن کی ہے بہار یہ کیا اس سے ہی حصول
ای عندلیب جال چمن جسم پر نہ بھول
ویران ایک روز ترا آشیانہ ہے

لاکھون گذر گئے ہین اسی رہ گذار سے — رکھتے نہین ہین باگ کسی شہ سوار سے

ہردم سمند عمر کو ایک تازیانہ ہے

کیا سرکشان دہر کو دیکھا نہین رسا — کیا سرکشان دہر کے قصے نہین سنا

کیا ہوگئے وہ لوگ کہان وہ زمانہ ہے

پردہ رخ سے اٹھا دیا کس نے — مجھکو بیخود بنا دیا کس نے

ایک ساغر مین دوجہان بھولے — کیا بتاؤن پلا دیا کس نے

زہد زاہد اگر ریائی تھا — بندگی کا مزا دیا کس نے

یار پہلو مین گر نہین میرے — نحن واقرب سنا دیا کس نے

تیری صورت بنا کے حیرت ہے — اپنی صورت دکھا دیا کس نے

کیا کہا چاہتا تھا غنچہ آج — مہر منہ پر لگا دیا کس نے

کوئی منصور نخل طور نہ تھا — پھر انا کی صدا دیا کس نے

بیخودی مین انہین سے پوچھتا ہون — کس نے دل کو لیا دیا کس نے

یون جو حیرت زدہ چمن مین ہے — آنکھین نرگس دکھا دیا کس نے

پاؤن پران بتون کے سر اپنا — بتکدون مین جھکا دیا کس نے

جاتے ہو رسا پکڑ کر ہاتھ

یار سے کل ملا دیا کس نے

آئینہ حیران ہے روئے مصطفیٰ کے سامنے — اصل کیا پتھر کی نور کبریا کے سامنے

جب حباب درد و غم آیا خدا کے سامنے — رکھدیا اس دل کو کشتی مین لگا کے سامنے

روز و شب ہوتے رہے رنج و خفا کے سامنے — دیکھیے کب ہلوتے ہین ہم مصطفیٰ کے سامنے

بیٹھے ہیں اوس روضۂ خیر الوریٰ کے سامنے
کوندتے ہیں بجلیاں نورِ خدا کے سامنے

بیکسوں کے دادرس ہیں دیکھئے کیا حکم ہو
ہم کھڑے ہیں وردِ دل اپنا سنا کے سامنے

طعنے ہیں ہنسکر ابھی بیطاقتی کو دینے دو
اپنا ہم رو لینگے رونا آپ جا کے سامنے

آئے تھے کس کام کو افسوس ہم کیا کر چلے
منھ بتائینگے بھلا کیا کبریا کے سامنے

دیکھئے کیا خاطرِ محبوب دکھلائے مجھے
یہ قصیدہ لیچلا ہوں میں خدا کے سامنے

دیکھکر آئے شبِ معراج میں بے پردہ رب
لن ترانی کیا ہوئی وہ مصطفیٰ کے سامنے

ایک تجھکو بخشدیگا اور سب رہجائینگے
ہم بھی زاہد چلتے ہیں تیرے خدا کے سامنے

زلف کی تعریف آگے روے روشن کے کرون
سورہ واللیل لکھوں والضحیٰ کے سامنے

روے روشن سے بھلا اے چرخ کیا نسبت تجھے
چاند تارا ہے مرے بدر الدجیٰ کے سامنے

پاس اوس فریادرس کے دادخواہ آیا ہرن
مشک کیا بو دیگا زلفِ مشکسا کے سامنے

جی میں آتا ہے ابھی سو بار مرکر جی اٹھوں
اوس لبِ جانپرورِ خیر الوریٰ کے سامنے

بخشوا دینا بھلا کیا کام ایسا ہے ترا
میرے عصیان کچھ نہیں تیری عطا کے سامنے

ہے غلاموں میں رسا بھی سرورِ عالم ترے
اسکو شرمندہ نہ کرنا کل خدا کے سامنے

تڑپا رہا ہے ہجرِ حبیبِ خدا مجھے
نقشِ قدم کیطرح مٹا کر رسا مجھے
دیوانی روح ہے مری دشتِ مدینہ کی
عیسیٰ سے بن پڑا نہ مرے درد کا علاج
بالین پہ میرے غش تھے مسیحا بھی خضر بھی

کیا لطف چرخ دیتی ہے تیری جفا مجھے
اب ڈھونڈتی ہے اُنکی گلی میں قضا مجھے
راس آئیگی نہ خلد کی یارب ہوا مجھے
مٹی مدینہ کی ہوئی خاکِ شفا مجھے
تڑپا گئی جو یاد حبیبِ خدا مجھے

حورین بلائین لیتے رہے رات دن مرے
آیا تھا یاد ذکر کسی زلف کا مجھے

منھ کعبہ سے مدینہ کی جانب جو پھر گیا
یاد آگئی نماز مین کسکی ادا مجھے

جوہر وہ ہون کہ عرض دو عالم کیواسطے
آئینہ آپ اپنا بنایا خدا نے مجھے

حیرت ہی آپ دیکھتے ہین اپنی شکل کو
اور کس مزے سے کہتے ہین اعدا برا مجھے

حب رسول مین ہون فنا روز خلق سے
دیوانی ہے جو ڈھونڈہ رہی ہی قضا مجھے

اوس روز میرے رتبۂ عالی کو دیکھنا
جب مدح مصطفی کا ملیگا صلہ مجھے

حق یہ کہیگا آج جو چاہے سو مانگ لو
فرمائینگے رسول کہ ہان خوش کیا مجھے

عاشق مدینہ کا ہون نہ دار السلام کا
تیری گلی مین چاہیے تھوڑی سی جا مجھے

مین زندگی سے تنگ تھا مجھ سے زندگی
ای دورئے حبیب اتنا ستا نہ مجھے

ابرو کو بھول کر جو کہا تھا کبھی ہلال
دیتا ہے ہاتھ اوٹھا کے مہ نو دعا مجھے

جب مین پڑھا ہون احمد بے میم کی حدیث
سمجھا ہون مین اونہین کو ہی سجدہ روا مجھے

سمجھے نہ میرے حال کو ارباب زاہدین
سچ کہتے ہین جو کہتے ہین اعدا برا مجھے

کس منہ سے اب کہون کہ وہ بندہ خدا کے تھے
ڈھونڈھا جو پنجتن کو ملا ہے خدا مجھے

ہرچند نارسا ہون مگر نام ہے رسا
کر دیجیے کام کا بھی شہ دین رسا مجھے

پیر اپنا غوث اعظم پیر ہے
کیا ہماری دوستو تقدیر ہے

کوئی دعوائے ہمسری کا کیا کرے
وہ تو سارے اولیون کا میر ہے

گشتۂ دل کو بنالے کیمیا
خاک اونکے راہ کی اکسیر ہے

حسن صورت اہل معنی دیکھ لین
سر سے پا تک عالم تصویر ہے

منھ سے نکلا اسم اعظم ہو گیا
پوچھا کا ابروئے پُرخم کا خم

وعظ مین خود ہوتے تھے حاضر رسول
اونکے در کے اولیا دربان ہین

انکے در تک ہم نہ پہنچے جیتے جی
خون بہا مین آنکھ اونکے ہجر مین

نام مین یہ آپ کے تاثیر ہے
آنکی عریان عرش پر شمشیر ہے

واہ واہ کیا آپ کی تقریر ہے
آپکی کیا عزت و توقیر ہے

اے اجل پھر کس لیے تاخیر ہے
سر خرور ہونے کی یہ تدبیر ہے

خوف کیا روز محشر کا رسا
پیر اپنا غوث اعظم پیر ہے

دکھلا دے یا رب خدا چادر مین چڑہاؤن پھولونکی
ہین داغ جگر کے لاکھون زخم اور زخم ہزارون سینہ کے
جبریل لیے آئین لالہ و گل خود رشتہ جان سے گوندہا
وہ نور خدا محبوب خدا مقبول خدا مطلوب خدا
گلزار دو عالم آج شہا بس تیرے قدم سے سبز ہوا
جبریل اٹھائے سر پہ چلین اور حور و پری ساتھ رہین
دنیا کی خوشی نہین چین کی طلب عین دور مین تجھ سے ہی یہ غرض
مجھکو یہ جہان سے کام ہی کیا بیٹھا ہون جہان سے ہاتھ اوٹھا
دنیا شوق مین تیرے اٹھون پھر دل تیرے طلعت مین خاک بسر
ہے نور خدا محبوب خدا وہ روضۂ انور اپنا دکھا
دنیا سے غرض کیا خاک مجھے مین ملک سلیمان دو تو نہ لون

روضہ پہ رسول پاک کے جا چادر مین چڑہاؤن رحمت پھولونکی
ان پھولون سے چن کر پھول سدا چادر مین چڑہاؤن پھولونکی
بو ایسی انہون کی نام خدا چادر مین چڑہاؤن پھولونکی
اوس جان جہان پہ جان فدا چادر مین چڑہاؤن پھولونکی
اب کونسے لیکر پھول بھلا چادر مین چڑہاؤن پھولونکی
پھر باندہ کے حلقہ نبیون کا چادر مین چڑہاؤن پھولونکی
بلوائے خدا کے پیار وزرا چادر مین چڑہاؤن پھولونکی
تو اپنا مدینہ مجھکو دکھا چادر مین چڑہاؤن پھولونکی
دل کرکے فدا انکے در پہ صدا چادر مین چڑہاؤن پھولونکی
ہو شوق ازل سے لمبی بھرا چادر مین چڑہاؤن پھولونکی
مقصود نہین کچھ تیرے سوا چادر مین چڑہاؤن پھولونکی

صدقے میں ترے سب کچھ تو ملا ہے یہ تمنا دل کی شاہا
وہ دن بھی خدایا آئے کہیں جالی کے قریں میں پڑھکے سلام
گر دیکھ لے جا آہ کروں گنبد کا نظارہ گاہ کروں
اس خاک پہ لوٹوں پاؤں ترے جس خاک پہ پیارے چلتے
گا او جھکے کہوں میں صل علیٰ گاہ پھر کے دیکھوں جلوہ ترا

ہاتھوں سے بنا آنکھوں سے اٹھا چادر میں چڑھاؤں پھولوں کی
روضے پہ حبیب پاک کے جا چادر میں چڑھاؤں پھولوں کی
گاہے یہ قصیدہ پڑھ کے سنا چادر میں چڑھاؤں پھولوں کی
پھر اوٹھ کے وہاں سے دور کھڑا چادر میں چڑھاؤں پھولوں کی
دل مجھکو سنبھلنے دے جو ذرا چادر میں چڑھاؤں پھولوں کی

مولا تو مرا اشارہ میں ترا پھر تجھسے رہوں کبتک میں جدا
روضہ پہ رسا کو اپنے بلا چادر میں چڑھاؤں پھولوں کی

قرباں ہوں نقاب رخ روشن کو اوٹھا دو پیارے خدا کے
دم آچکا آنکھوں میں نہ ترساؤ تم آشنا تم پاتو نہیں ہے
آوارہ وطن خاک بسر آئے ہیں دور سے ٹھوکریں کھا کر
دولت کے سزاوار مگر ہم نہیں مولا محروم نہ رکھنا
سمجھوں کہ مری مشکلیں سب ہو گئے آسان گنہگار ہا مجھ
گھبرا رہا ہوں واللہ اندھیر میں لحد کے سمجھ اپنا دکھا کر
ہو دولت دیدار مجھے خواب میں آ کے صورت کو دکھا کر
طوفاں سے تم نوح کی کشتی کو نکالے کیا دور ہے تم
دنیا مری بگڑی ہے سنور جاتی تھا آج ایسی ہو عطا مجھ
رہنے کا ٹھکانا نظر آتا نہیں مولا اس ملک دکن میں
دل غیر سے خالی ہے کرم کیجئے آقا اک روز ادھر بھی
تا چند رہوں نالہ کناں صورت بلبل اس باغ جہاں میں

صورت کو دکھا کر مجھے للہ جلا دو اے پیارے خدا کے
اب شربت دیدار پیاسوں کو پلا دو اے پیارے خدا کے
تھوڑی سی مدینہ میں غریبوں کو بھی جا دو اے پیارے خدا کے
کچھ اپنے نواسوں کا تصدق ہی لا دو اے پیارے خدا
تم چاند سا مکھڑا او مرے چہرہ دکھا دو اے پیارے خدا کے
صدقہ ہوا بالیں پہ مرے شمع جلا دو اے پیارے خدا کے
قسمت مری سوتی ہیں کسی رات جگا دو اے پیارے خدا کے
کشتی مری ڈوبی ہے کنارے پہ لگا دو اے پیارے خدا کے
کل دین عقبیٰ میں مرے کام بنا دو اے پیارے خدا کے
یثرب میں مری خاک ٹھکانے سے لگا دو اے پیارے خدا کے
اجڑے ہو گھر کو مرے للہ بسا دو اے پیارے خدا کے
گل کی طرح مجھکو بھی کسی روز ہنسا دو اے پیارے خدا کے

جسکا ہے رسا نام وہ مداح ہے ہمارا بخشا گیا حق سے
جان بخش نوید ایسی دم مرگ سنا دو آپیارے خدا کے

ہر بزم مین یہ ذکر ترا حسن بیان ہے — تعریف تری جوہر شمشیر زبان ہے
اوس بندہ کی تعریف ہو کیا تیری زبان ہے — جس بندہ کا مداح خداوند جہان ہے
ہر چند دو عالم مین پتا ہے نہ نشان ہے — جلوہ مگر اوس یار کا ہر جا پہ نہان ہے
حق جسکا ثنا خوان ہے ثنا کرتا ہون اوسکی — منہ میرا ہے منہ مین مرے خالق کی زبان ہے
کیا اوسکو کہین جسکا نہ سایہ ہوا پیدا — جو تجھکو بشر کہتے ہین اسکا یہ گمان ہے
دو نام ہین دو ہو گئے کے فقط دیر و حرم مین — ڈہونڈا ہا ادہر سے ہر چند یہان ہے نہ وہان ہے
سوچ آپکو عاقل یہ پتہ ٹھیک ملیگا — وہ تجھ مین ہے تو اسمین ہے بس اور گمان ہے
اوس بزم کی کھاتا ہے قسم روضۂ رضوان — اللہ کی رحمت کا ٹھکانہ وہ مکان ہے
وہ جان جہان جان ہے قالب مین جہان کے — کسطرح اونہین چھوڑئے جی ہے تو جہان ہے
کیا میم لکھین اسکو یہ ہے عقدہ لاحل — اسرار الہی کا معمہ وہ دہان ہے
جس چشمہ مین تھا وہ بنا چشمۂ حیوان — ہونٹھون مین مسیحا کے یہ اعجاز کہان ہے
ہین رحمت عالم کے محبت مین مرا ہون — مرقد پہ مرے رحمت حق فاتحہ خوان ہے
یہ آب و ہوا خلد کی زاہد کو مبارک — صحرائے مدینہ ہمین گلزار جنان ہے
امت کے گدا آج دو عالم کے ہین سلطان — کیا کیا کرم بادشہ کون و مکان ہے
سمجھا ہون کہ وہ نزع مین دکھلاتے ہین صورت — اتبک مری آنکھون مین اسیکے لئے جان ہے
کیا بزم ہے وہ بزم جہان ذکر ہو انکا — کیا گھر ہے وہ گھر محفل میلاد جہان ہے

یہ فیض ہے ابر محمد کی ثنا کا — سنتے ہین رسا کو وہ سیف زبان ہے

سوئے یثرب دل ہی کیا جانیکو ہے — روح قالب سے جدا جانیکو ہے

وصل کی شب بھی یہی رونا رہا — صبح فرقت منھ دکھا جانیکو ہے

دل گیا اور جان گئی بیکل ہے کیوں — اب خدا جانے کہ کیا جانیکو ہے

اسکی رحمت ہم گنہگاروں کو کل — مژدۂ بخشش سنا جانیکو ہے

موت کا آنا مبارک ہو گیا — اُس مسیحا سے ملا جانیکو ہے

میری مشت خاک بھی پہنچی وہاں — تو جہاں باد صبا جانیکو ہے

خواب ہو کر انکے آنکھوں کا خیال — میرے آنکھوں میں سما جانیکو ہے

وہ عرق آلودہ تھا رخ آپ کا — آگ میں پانی ملا جانیکو ہے

ہائے اس جینے پہ کیا خوش ہیں کہ جان — آئی ناخوش اور خفا جانیکو ہے

کیا ہماری خاک وہاں لیجائیگی — گر مدینہ کو صبا جانیکو ہے

انبیا لینے کو آئے ہیں یہاں — وہ حبیب کبریا جانیکو ہے

جبرئیل آئے ہیں لینے کے لئے — سوئے یثرب قافلہ جانیکو ہے

جا چکے تاب و توان صبر و قرار
دل ہی کیا ایک آسرا جانیکو ہے

شب عیش و عشرت بسر ہو گئی — کہانی سنا بیخبر ہو گئی

اٹھو سونے والو سحر ہو گئی

ان نینن کے نیند وا دیکھو میں تے گذری رین — کیسے کروں میں ناہی بھاری پیا ملن کی بین

اٹھو سونے والو سحر ہو گئی

روان قافلے ہو گئے سر بسر — ذرا دیکھئے آنکھ کو کھولکر

سکھ سمپت کے ساتھی چھوٹے بدل گئے سب بھیس — بھور بھئی پردیسی ہاے ہم جانا ہے پردیس

اٹھو سونے والو سحر ہو گئی

کٹی عمر دنیا کے دہندے میں سب — رہی جاہ و دولت پہ ہر دم طلب

سونا آخر ہاتھ نہ آیا روپا ہو گئے بھیس — لاج ہماری کون رکھے جب کام پڑے پردیس

اٹھو سونے والو سحر ہو گئی

شب نوجوانی تو آخر ہوئی — بڑھاپے کی لو صبح ظاہر ہوئی

جینے کے دن تو پانچ گئے اور آگے بلا کے گور — گھر میں کیسے رہنے پاوے چلنے کے ہیں طور

اٹھو سونے والو سحر ہو گئی

نہ اتنا بھی جانا کہ میں کون ہوں — خدا کی خودی میں طلب کیا کروں

جن نینن میں پیا بست ہیں کیونکر نیند وا آئے — سیج پلنگ پر سووت ہیں پیا کو کیونکر پائے

اٹھو سونے والو سحر ہو گئی

جو ہونا تھا دنیا میں ہوتا رہا — مگر ہائے غفلت میں سوتا رہا

راہ بکٹ ہے ساتھ نہ کوئی اور جانا ہے دور — نیا ٹوٹی کھڑے کنارے ندیا ہے بھرپور

اٹھو سونے والو سحر ہو گئی

طلب ساغر جم کی ساقی رہے — ہوس جاہ و دولت کی باقی رہے

ساتھ نہ لایا کچھ بھی تو نے لیجائے کیا ساتھ — بگڑی ساری بھری پڑی ہے خالی دونوں ہاتھ

اٹھو سونے والو سحر ہو گئی

عبادت خدا کی نہ کی تو نے کچھ — نہ سمجھا یہ قول نبی تو نے کچھ

اس نگری میں آن بسے ہو نہ آئے راس — جی کی جی میں رہی پیارے پیا ملن کی آس

اٹھو سونے والو سحر ہو گئی

رسیا سو چکے خوب اٹھو ذرا
سحر کیسی افسوس دن چڑھ گیا

جا نیوالے ساتھ کے سارے گئے اندھیریاں
اب تو اکیلے بیٹھ کے رو لو بھر کرو دونوں نین

اٹھو سونے والو سحر ہو گئی

کیا شانِ جنابِ مصطفیٰ ہے
اللہ کا گھر در آپ کا ہے

آئینہ خدا کا جو بنا ہے
وہ صل علیٰ رخ آپ کا ہے

وہ حسنِ جمالِ مصطفیٰ ہے
خود شیفتہ جسکا کبریا ہے

اللہ کو جس میں دیکھتے ہیں
صورت کا تر سے وہ آئینہ ہے

جنت تجھے زاہدا مبارک
گھر اپنا مدینہ میں بنا ہے

مسکن ہے مدینۂ معلیٰ
گھر عرش عظیم پر ترا ہے

ہے اوس سے عیاں کہ صدر محفل
تو عالم تحت و فوق کا ہے

جاتے ہیں کفن سے منہ چھپائے
کیا جانئے کس کا سامنا ہے

واللیل اذا سجیٰ ہیں گیسو
عارض کی ہی جو شان والضحیٰ ہے

ہو ملزم اختیار مجبور
حیران ہوں ماجرا یہ کیا ہے

تعمیر مکان کی فکر کیسی
کر فکر مکانِ دل گرا ہے

احمد ہے احد احد ہے احمد
پردہ ہی ایک میم کا ہے

کیا اونکی ثنا کروں رسا میں
مداح حضور کا خدا ہے

دنیا میں گر ذریعۂ عزت درود ہے
عقبیٰ میں بھی وسیلۂ رحمت درود ہے

کیونکر ادا ہو طاعتِ خالق ریا کے ساتھ
کھلتا ہے در اسی سے جہان کے امید کا
گر جیتے جی ہے باعثِ رحمت لحد مین بھی
اسکے سوا نہ طاعت مولا قبول ہو
ملجائیگا اوسی سے محلکہ بہشت کا
اسکو نہ کیون پڑہین کہ ازل سے ہی دوستو
کھلجائیگا لحد مین عطائے خدا کا حال

اسکو پڑہو کہ عین عبادت درود ہے
ہر اک دعا کا بابِ اجابت درود ہے
سامانِ عیش موجبِ راحت درود ہے
ہر بندگی مین حسن عبادت درود ہے
سرنامۂ کتاب شفاعت درود ہے
مقبول بارگاہِ رسالت درود ہے
سمجھو کلید روضۂ جنت درود ہے

وہان پر رسا تمہارے یہی کام آئیگا
دنیا مین گرچہ ذریعۂ عزت درود ہے

بر آئین آرزوئین دل کا میرے حوصلہ نکلے
تمنا کچھ حبیب کبریا ار در جزا نکلے
نہ ٹوٹا دم ترے روضہ کے آگے وائے رے قسمت
جہان مین حسرت و یاس و تمنا کنج تنہائی
نظر کر اپنی رحمت پر کہ آگے تیری رحمت کے
ترے اعجاز کی کیا بات تیرا نام جب لیلون
بشر کہکر تجھے کیونکر خدا کو منہ دکھائینگے
ترے قامت کا سایہ نکلے طوبی سایہ گستر ہو
نہین کچھ شمع ہی کو لو لگی ہے روئے روشن کی
نہ کچھ منصور سے کم ہو فنا فی العشق بھی تیرا

میرا دم تیرے کوچہ مین حبیب کبریا نکلے
گریبان چاک پیچھے تیرے ناقہ کے رسا نکلے
ہزارون آرزوئین ہائے نکلے بھی تو کیا نکلے
یہی دمچار اپنے ہمصفیر و آشنا نکلے
اگر بے انتہا نکلے بھی میرے جرم کیا نکلے
زبانِ مردہ سے بیساختہ صل علی نکلے
کہون تو کیا کہون ڈرتا ہون میرے منہ سے کیا نکلے
سوا نیزے پہ خورشید قیامت جبکے آ نکلے
در دولت کے تیرے مہر و مہ بھی جبہہ سا نکلے
جہان سجدہ کرون اسجا تیرا نقش پا نکلے

تمنا ہے مری مولا زبان جب بند ہو جائے
مرے منھ سے صدا آئے محمد مصطفےٰ نکلے

فرشتون سے جو کہنا ہے تباو قبر مین مولا
خدا جانے وہ کیا پوچھے رسا کے منھ سے کیا نکلے

دل ہی وہی جس دل مین تولاے علی ہے
دین نام ہے یک حب شہنشاہ نجف کا

سر کام کا ہے وہ جو جبین سائے علی ہے
ایمان جسے کہتے ہین تولاے علی ہے

نظارہ رخ پاک کا ہے عین عبادت
اللہ یہ کیا رتبۂ والاے علی ہے

کیا چاہیئے پھر ہاتھ جو آجاے مہوس
اکسیر یہی خاک کف پاے علی ہے

محشر مین دم نزع لحد مین سر میزان
ہر ایک مصیبت مین جو کام آئے علی ہے

آباد ہے ہر خانۂ دل اسکے قدم سے
ہر نقش نگین نقش کف پاے علی ہے

پہنچا یا خدا تک جو طلبگار خدا اسکو
وہ دست خدا دست معلاے علی ہے

مرحب کو پچھاڑا در خیبر کو اوکھاڑا
کیا قوت بازوے توانائے علی ہے

جسمین نظر آجاتی ہے اللہ کی صورت
وہ آئینۂ روے دل آراے علی ہے

تا حشر نہ یک تار کفن ہو مرا میلا
چھاتی پہ مری نقش کف پاے علی ہے

سمجھا جو خدا انکو رسا کی یہ خطا کیا
دیوانہ و شوریدہ و شیداے علی ہے

بزم میلاد شہ دین ہے سحر کا وقت ہے
ای دعا امید برآنے اثر کا وقت ہے

شمع جسکے سامنے جلتی رہی ہے رات بھر
وہ چراغ و وہ جہان اٹھا گجر کا وقت ہے

ہم کہان وہ صدر محفل اور یہ محفل کہان
کیون نہ سرپیٹین وداع ہمدگر کا وقت ہے

جاتے ہین اور وہ سلامی نظر کرتے ہین سلام
عاصیو نور رحمت حق کے گذر کا وقت ہے

سینہ کوبی سے زمین سب ہلگئی اب دیکھئے
دل کی نوبت ہوچکی درد جگر کا وقت ہے

رات بھر جاگے تھے دن کو بخت اپنے سوگئے
شام اپنی ہے جو اورون کی سحر کا وقت ہے

ابرِ رحمت اوٹھگیا اور وہ ہوے ہین جیتے ہین ہم
صبح یارون کی ہے ہمکو دوپہر کا وقت ہے

چاند اب نکلیگا کوئی دم مین ڈوبا آفتاب
داغِ دل گرما چکا داغِ جگر کا وقت ہے

باتین چرخ و طور کے موسیٰ مسیحا سے کرین
لامکان کی کھٹے ہین خیر البشر کا وقت ہے

شمع پروانہ فدا کرنے مین جان کے قید کیا
رات کیسی دن ہو کسکا اور کدہر کا وقت ہے

سب مہیا ہوچکا اسباب لطفِ کبریا
آپکی اوس بندہ پرور ایک نظر کا وقت ہے

ایک جان ہے وہ بھی انکے صدقے مین آئی ہوئی
اور نذر بادشاہِ بحر و بر کا وقت ہے

ابرِ رحمت موتیان برساکے محفل مین تھما
تار اشکونکا نہ ٹوٹے چشمِ تر کا وقت ہے

محفل میلاد سے خالی نہ جاؤگے رسا
جو دعا کرنی ہو کرلو یہ اثر کا وقت ہے

آنکھین جو ہون تصور خیر الورا رہے
دل ہو تو دل مین عشق حبیبِ خدا رہے

بیٹھے ہین وہ جہان سے جہان مین اٹھا کے ہاتھ
دنیا سے گر اٹھے بھی ترے در پہ جا رہے

انجام مین حقیقت معبود ہو چکے
روزِ ازل جو معنئ قالوا بلیٰ رہے

تیرے کرم کا ہاتھ ہوا ہے جو دستگیر
لایق سبھی عطا کے یہ اہلِ خطا رہے

تو جلوہ گر ہے تیرا ہی جلوہ ہے جابجا
جب تو نہ ہو تو دیر و حرم مین بھی کیا رہے

محشر کی دہوپ دینے لگی چاندنی کا لطف
میدان حشر مین جو ترا آسرا رہے

اللہ رے مرتبہ شہِ عالم کا مقتدی
معراج مین حضور کے سب انبیا رہے

محتاج تیرے اے شہِ عالم بتائین کیا
کونین مین زمانے کے حاجت روا رہے

یہ آرزو رسا کی ہے کل روز حشر مین
دامن کا تیرے سر پہ شہا آسرا رہے

جو نہین حق سے جدا وہ مصطفیٰ یہی تو ہے
یا خدا نور خدا وہ مصطفیٰ یہی تو ہے

یا احد یا احمد بے میم یا ذات احد
ہین عرب بے عین یا وہ مصطفیٰ یہی تو ہے

گر نہوتے آپ تو پھر خاک ہوتا دہر مین
باعث ہر دوسرا وہ مصطفیٰ یہی تو ہے

جنکا جلوہ ہی نہان تو آشکارے سے عیان
ہر جگہ ہے برملا وہ مصطفیٰ یہی تو ہے

ایک پردے کو اوٹھا کر پردۂ امکان مین
جسنے حق دکھلا دیا وہ مصطفیٰ یہی تو ہے

جنکے در کی خاک ہمارے روشنیٔ چشم دل
ہے فلک کے طوطیا وہ مصطفیٰ یہی تو ہے

جو صدائے لن ترانی کی زبان تھی طور پر
اب بھی کچھ سمجھا بھلا وہ مصطفیٰ یہی تو ہے

دونون عالم کے سبب کا ہی اشارہ عاشقو
تھی جو وہان کن کی صدا وہ مصطفیٰ یہی تو ہے

رحمت عالم ہین گروہ شافع امت بھی ہین
اسجگہ کیا اوسجگہ وہ مصطفیٰ یہی تو ہے

قل ہو اللہ احد سے ہو کہ احمد بن گئے
جان بیچیگا رسا وہ مصطفیٰ یہی تو ہے

خدا مل گیا مصطفیٰ کہتے کہتے
ملے مصطفیٰ جب خدا کہتے کہتے

کٹی رات گن گن کے تارے مری
سحر ہو گئی والضحیٰ کہتے کہتے

حرم سے اٹھے ہم مدینہ مین پہنچے
انہین کعبۂ دوسرا کہتے کہتے

مقاصد دو عالم کے حاصل ہوے
محمد کو حاجت روا کہتے کہتے

بھلا دوسرا کون آگے تمہارے کے
انا ہو گئے ہم بلا کہتے کہتے

عرب سے اگر پوچھے رب ہو گئے
کہو کیا کہین انکو کیا کہتے کہتے

نہ بخشین تو انکے کرم پر نظر ہے
برے ہم ہوں ہین بھلا کہتے کہتے

شب ہجر کی کیفیت تم نہ پوچھو
سحر ہو گئی یا خدا کہتے کہتے

تمنا رسا کی تہ دین یہی ہے
نکلجائے دم مصطفے کہتے کہتے

رسا کو بخشوا دینا محی الدین بغدادی
جو دینا یہ صلہ دینا محی الدین بغدادی

کلیم اللہ بھولے بیٹھے ہین برق تجلی پر
ذرا تم مسکرا دینا محی الدین بغدادی

تری محبوبیت پر دال ہے انیس دختر کو
تیرا لڑکے بنا دینا محی الدین بغدادی

بنے ہر ذرہ اس وادی کا موسی رو روشن ہے
ذرا پردہ اٹھا دینا محی الدین بغدادی

مسیحا کس پہ بھولے ہین مزا یہ اور ہے سنئے
لب اپنا تم ہلا دینا محی الدین بغدادی

جہاز پیر زینن ابھارا مری کشتی ہے طوفانی
کنارے پر لگا دینا محی الدین بغدادی

ولایت پور کو بخشی مجھے بھی دین و دنیا مین
تصدق کچھ دلا دینا محی الدین بغدادی

تمنا ہے رہون پامال تیرا بعد مردن بھی
گلی مین اپنے جا دینا محی الدین بغدادی

سنا ہون نفس شیطان راہزن ہین دین ایمان کے
یہ دونون سے بچا دینا محی الدین بغدادی

سوا نیزے پہ جس میدان مین خورشید آویگا
مجھے وہان آسرا دینا محی الدین بغدادی

امید و بیم کے عالم مین میری رستگاری کا
مجھے مژدہ سنا دینا محی الدین بغدادی

سر میزان قیامت مین سبک ساری اگر دیکھو
مرا پلہ جھکا دینا محی الدین بغدادی

ملا کر خاک مین بغداد کے ایکدن مری مٹی
ٹھکانے سے لگا دینا محی الدین بغدادی

تمہاری یاد ایک ہو اور مین ہون ماسوا سب سے
مرے دل سے بھلا دینا محی الدین بغدادی

کسی کا کیا رہون محتاج ہو کر دین و دنیا مین
مجھے بس ہے تیرا دینا محی الدین بغدادی

بتون کی سرد مہری سے مرا دل ہو گیا ٹھنڈا
لگی اپنی لگا دینا محی الدین بغدادی

ترے آ دولت بیدار صدقے ایک ٹھوکر سے
مرے طالع جگا دینا محی الدین بغدادی

یہی ہے آرزو میری کہ جب آنکھون مین دم آئے
مجھے صورت دکھا دینا محی الدین بغدادی

کوئی کمبخت سا بھی بیکس ہے یارو یاد رہتا ہے
رسا کو بخشوا دینا محی الدین بغدادی

رہے سر مین ترا سودا محی الدین بغدادی
ترا آنکھون مین ہو جلوہ محی الدین بغدادی

خدا کو گر نہین دیکھا نہ دیکھا ہی یہی کافی
ترا آنکھون مین ہو جلوہ محی الدین بغدادی

ہوس کیا بادشاہی کی جو بندون نے خدائی کی
دیا تیرا ترا صدقہ محی الدین بغدادی

کسی کا کب وہ ہوتا ہے اسی بندہ کا سب کچھ ہے
جو بندہ ہو گیا تیرا محی الدین بغدادی

کرم کی ایک نظر مین شصت سالہ ایک بڑھیا کو
گئے لڑکے عطا گیارا محی الدین بغدادی

نہ دیکھا آہ جس بندے نے تیری صورت زیبا
تو اس بندے نے کیا دیکھا محی الدین بغدادی

جمال شاہد اعلی کو دیکھین دیکھنے والے
تری صورت ہے آئینہ محی الدین بغدادی

نہ غم اسکا نہ فکر اسکی مجھے دنیا و عقبی مین
بھروسہ ایک ہے تیرا محی الدین بغدادی

فرشتے مجھسے کیا پوچھین فنا فی الشیخ ہون یا رب
لحد مین صاف کہہ دونگا محی الدین بغدادی

دل و جان دین و ایمان جسکو چاہو نذر حاضر ہے
تمہارا سب ہے کیا میرا محی الدین بغدادی

ترے رتبہ کو کیا جانین کہ دوش اولیا پر ہے
زمانے مین قدم تیرا محی الدین بغدادی

مری بھی دستگیری دستگیر دو جہان کر دو
رہون کب تک مین دردمندا محی الدین بغدادی

سند یارونکو بخشش کی شہ دین آج ہی ملجائے
نہ کل کا پھر ہے کھٹکا محی الدین بغدادی

تمہین مقصود ہو میرے تمہین معبود ہو میرے
مرے قبلہ مرے کعبہ محی الدین بغدادی

نظر میرے خطا پر کیا کرم کو دیکھئے اپنے
بڑا ہون پر ہو منین تیرا محی الدین بغدادی

فرشتے چیخ اٹھینگے سند بخشش کی وہ آئی
لحد مین گر پکارونگا محی الدین بغدادی

اندہیرے کا اوجالا گور مین ہوجائیگا میرے
دکھادو تم وہان چہرہ محی الدین بغدادی

تمنا ہے دم آخر ترا جلوہ ہو آنکھو منین
زبان پر نام ہو تیرا محی الدین بغدادی

سگ درگاہ کا تیرے رسا بھی ایک خادم ہے
بخیر انجام ہو اسکا محی الدین بغدادی

وہ پیمبر رسا ہمارا ہے
جو خدا کا حبیب پیارا ہے

چوس لیتا ہون مین زبان اپنی
نام احمد کا کیا ہی پیارا ہے

دل کو دیتا ہون پر کروگے کیا
یہ نکما بہت نکارا ہے

اے حبیب خدا دو عالم مین
یہ جو کچھ ہے سبھی تمہارا ہے

فرش ہین چشم جبرئیل امین
کون ہے وہ جو مجلس آرا ہے

نفس سرکش کو رام کر ڈالا
کیسے موذی کو ہمنے مارا ہے

آنکھ اونکی پھری نہین مجھ سے
میرا گردش مین کچھ ستارا ہے

رجعت مہر اور شق قمر
اونکی انگلی کا ایک اشارا ہے

پختہ مغرورون کو دیتی ہے حکمہ
کیسی دنیا بھی خام پارا ہے

دل نہ ٹھہریگا داغ کے نزدیک
آگ کے پاس دیکھو پارا ہے

نامیون کے نشان تک نہ رہے
وہ سکندر ہے اب نہ دارا ہے

زاہدون کا دھرا ہے خلد مین کیا
ہم گنہگارونکا اجارا ہے

سجدے کرتے ہین تبکدو منین بت
کہکے آئیگا یہ پکارا ہے

چاند ہر روز کیون نہ پاؤن پڑے
انکے پاپوش کا ستارا ہے

نزع مین گور مین قیامت مین
تیرے رحمت کا ایک سہارا ہے

دونون عالم مین بخشدینا کیا
تیرے صدقے تیرا اوتارا ہے

پھول جو منھ سے جھڑ رہے ہین رسا
فیض نعت نبی کا سارا ہے

سلام اسپر کہ ہے جسپر سلام پاک یزدانی
حبیب کبریا سلطانِ عالم جان جانانی

ہے کسکے شمع رخ کا ذکر ہوتا ہی پرستان مین
کہ روشن نور کے یکون سے ہے بزم سلیمانی

تری کنہ حقیقت کو یہ مشتِ خاک کیا جانے
بھلا مونے کہا ہو جب ترے اسما اعظم شانی

ترے در کی فقیری سلطنت کونین کی وہی ہے
مرا ہر برگ چھالا بنگیا تخت سلیمانی

درفش کاویانی فرش پا انداز تھا اونکا
فقیرونکی ترے کسریٰ سے پوچھین سلطنت رانی

سلیمان انکے عالی بارگاہ مین بار کیا پاتے
جہان ہو شہپر جبریل کو حکمِ تمکس رانی

براقِ برق دم تیرا تجھے لیجا کے یون لایا
گئی نقش قدم کے آنکھ سے ابتک نہ حیرانی

بہینگے ہفت دوزخ جنکے نہرین ہشت جنت مین
ترے بحرِ کرم کی حشر مین ہوگی جو طغیانی

خدا کیطرح تیری ذات ہے یکتا دو عالم مین
نظیر اسکا نہ کوئی ہے نہ تیرا کوئی ہے ثانی

تماشہ ہو تجھی سے جب ترے شیدا تجھے مانگین
عدالت گاہ محشر مین تری ہو کل جو دیوانی

بکے وہ کھوٹے دامون پر دو عالم تیرا سعیا
عجب نادان ہین کہتے ہین تجھے جو یوسفِ ثانی

ترا مداح ہون توصیف تیری کام ہے میرا
لڑا کرتا ہے مضمون سے مرے کیون نظم قرآنی

نہ ہاتھ آئے اگر یہ دولتِ دنیا تو کیا غم ہے
دئے ہوتے درِ دولت کی تیرے کاش دربانی

لگایا پار تمنے نوح کے بیڑے کو طوفان مین
مری کشتی نہوتے پائے اس دریا مین طوفانی

دکھا دو صورت اپنی جس گھڑی آنکھوں میں دم آئے
دم آخر رسا کی ہو شہ وین مشکل آسانی

کبھی اس لا کو الا اللہ کرلے
حقیقت سے زبان آگاہ کرلے
با سم اللہ بسم اللہ کرلے

نہ دل مین راہ دے ما و تو ئی کو
دہن سے دور کر قفل دوئی کو
زبان مفتاح الا اللہ کرلے

کہان تک جستجو مین عیش و طرب کی
کدورت دل سے دھو لہو و لعب کی
سعادت ہے صفائی راہ کرلے

نہ غفلت کیجیے ایسے وقت خوش مین
کہان فرصت زمان کش مکش مین
مناسب ہے ابھی کچھ راہ کرلے

سمجھ فانی طلسم این و آن کو
جسے دیکھا نہ دیکھا اسکو کبھی تو
کوئی ہمراہ تو ہمراہ کرلے

نظر آتے ہین سارے نقش خانی
بھلا وا ہے طلسم زندگانی
وداع عیب بے غرور جاہ کرلے

رسا آوارہ یون جو کو بکو ہے
نسیم دہلوی یہ آرزو ہے
کہین اپنا مجھے اللہ کرلے

ہاتھ آجائے مدینہ مین زمین تھوڑی سی
عمر کٹ جائے فراغت سے کہین تھوڑی سی
کیسے رخسار کے نقش کف پا سے انکے
تجھکو نسبت نہین اے ماہ مبین تھوڑی سی
کیا کرون باغ جہان کا تش پس مرگ مجھے
جا ملے آپکے روضہ کے قرین تھوڑی سی

کیمیا کیسی کہ اکسیر بھی گر ملجائے
گھر مین چمار کے ہو اکسیر ہزارون کا گہر
نسبتِ نیست بذاتِ تو بنی آدم را
ہاتھ آجائے تو لین ملک سلیمان دیکر
کام ہو جائے ہمارا تو ترا نام بھی ہو
نعمتین حق کے ہوے آپکے امت پہ تمام
انکے قدمون سے شرف عرش کو روضے سے تجھے
ترے دم سنتا ہون صورت وہ دکھاجاتے ہین
حجرۂ عائشہ مین کون کھڑا تھا کھلجائے
راہ کعبہ نے دکھائی ہے ترے کوچے کی
اونکے دانتون کا مقابل جو ہوا غیر تو ہے
دین و دنیا کے مرے کام سبھی بن جائے

قابِ کہ یا تیری زیادہ بھی نہین تھوڑی سی
خوانِ نعمت ہے ترے نانِ جوین تھوڑی سی
رتی تعریف یہ ہے ای شہِ دین تھوڑی سی
تیرے کوچے کی زمین خسرو دین تھوڑی سی
اور ابرو ہین کچی چین بجبین تھوڑی سی
عمر بھر کھاتے ہین خود نان جوین تھوڑی سی
قدر کیا تیری ہے یثرب کی زمین تھوڑی سی
صبر کرو رہے کچھ جان حزین تھوڑی سی
اور جرات کرین صدرہ کے کمین تھوڑی سی
کھر کرو نیکی سیراب تو ہین تھوڑی سی
ابرو تیری ہے اور دلنشین تھوڑی سی
ہان عنایت کی نظر ہو شہِ دین تھوڑی سی

گفتگو بخشش عصیان مین ہے کیا اسکے رسا
جسکے دلمین ہو ولاے شہِ دین تھوڑی سی

یون انبیا ہین آپکے رتبہ کے سامنے
گھر قبلۂ دو کون کا یہ وہ خلیل کا
موسیٰ تھے جسپہ غش وہی جلوہ ہے روبرو
صل علی کے واسطے منہ کھولدے ابھی
کیا علاج اپنی بھی کچھ فکر ہے اے مخفین

اختر ہون جیسے مہر کے جلوہ کے سامنے
کعبہ سجود مین ہے مدینہ کے سامنے
بیٹھے ہوے ہین آپکے روضہ کے سامنے
ذکر دہن ترا جو ہو غنچہ کے سامنے
عیسیٰ ہین دم بخود ترے کشتہ کے سامنے

ہل جائین لعل لب جو تری بات ننگی ہو — پیاسے کھڑے ہین خضر کے چشمہ کے سامنے

اللہ کے وہ نور وہ یعقوب کے چراغ — یوسف کا ذکر کیا ترے جلوہ کے سامنے

ہین اور کعبہ جائین مدینہ ہین واعظو — پھر اور کچھ نہ بولئے بندہ کے سامنے

یہ سودا ہے بہائے دو عالم مجھے جو دین — ایک تار زلف پاک کے سودے کے سامنے

اوج ہوا مین رقص کنان ایک ذرہ ہے — خورشید تیرے روضہ کے قبلہ کے سامنے

یہ آرزو رسا ہے کہ زاہد اوٹھائین کل — میرا جنازہ آپ کے روضہ کے سامنے

یہ کیا رتبہ حق کی قسم آپ کا ہے — سر عرش ہو لا قدم آپ کا ہے

سزاوار بخشش جو امت ہوئی ہے — یہ احسان شفیع الامم آپ کا ہے

نہین عرش سے کم زمین بھی وہان کی — یہان پر نشان قدم آپ کا ہے

تمام اپنی نعمت جو کی حق نے ہم پر — عطا آپ کی ہے کرم آپ کا ہے

خدا نے جسے سلطنت مصر کی دی — وہ ایک بندہ بے درم آپ کا ہے

وہ مردے جلائین خدا کی ہے قدرت — فقط ایک مسیحا مین دم آپ کا ہے

جو کندہ نگین سلیمان مین تھا — شہ دین وہ نقش قدم آپ کا ہے

سر طور غش جسپہ موسیٰ ہوئے تھے — وہ جلوہ خدا کی قسم آپ کا ہے

احد تھے ازل مین تو احمد ابد مین — حدوث آپکا ہے قدم آپ کا ہے

خوشی ناخوشی حق کی ہے نام جسکا — یہی ایک لا و نعم آپ کا ہے

جو خلوت کدہ لامکان ہے تمہارا — جلو خانہ بیت الحرم آپ کا ہے

نہ اوٹھیگا اٹھے بلا سے قیامت — پیارے ہرا سر قدم آپ کا ہے

یہ کہیگا حق تیرے مداح سے کل
رسا لو کہ باغ ارم آپ کا ہے

ہجر برسات ماہ آب دیکھئے کبتک رہے
دل کو یہی پیچ و تاب دیکھئے کبتک رہے

جسم کا یہان پر نقاب دیکھئے کبتک رہے
ابر مین یہ آفتاب دیکھئے کبتک رہے

مین نہ مدینہ گیا دیکھا نہ روضہ ترا
ہند مین مٹی خراب دیکھئے کبتک رہے

مکتب دل مین سبق درد و الم کا ملا
ہاتھ مین غم کی کتاب دیکھئے کبتک رہے

جلوہ حسن ازل سامنے آنکھون کے ہے
اہل نظارہ کو تاب دیکھئے کبتک رہے

مجلس عیش و طرب تجھ سے ہے رخصت طلب
بزم مین چنگ و رباب دیکھئے کبتک رہے

در کا یہ تیرے گدا در بدر اور بینوا
اے شہ عالیجناب دیکھئے کبتک رہے

پرتو یکتائی او سے پھرے کبتک ترے
چاند یہ زیر نقاب دیکھئے کبتک رہے

ضبط کا یارا نہین چھلکے یہ ساغر کہین
چشم کا چشمہ پر آب دیکھئے کبتک رہے

پھنک گیا سارا جگر تیری ہی امید پر
آگ پہ ساقی کباب دیکھئے کبتک رہے

مارہی ڈالی ہمین انکی جدائی جدا
سر و رہا نا خطاب دیکھئے کبتک رہے

ہستی خود روز بر جاہ و حشم کا فریب
تشنہ لب ساحل حباب دیکھئے کبتک رہے

عرش پہ رکھکر قدم کر دیا برپا اوسے
گھر مرے دل کا خراب دیکھئے کبتک رہے

فکر مین تعمیر کے خاک اوڑاتا ہے کیا
نقش و نگار بر آب دیکھئے کبتک رہے

ہوکے سگ در ترا اور نجف مین رسا
ہند مین یا بوتراب دیکھئے کبتک رہے

خاک مین تربت کے مل جانیکو ہے
اور ہی وہ ہین تیرے دیوانیکو ہے

تھک گئے عیسیٰ تو آخر یہ مریض
وشت یثرب کی ہوا کھانیکو ہے

پوچھتی ہے عاصیون کو مغفرت
لعل لب تیرا جو ہل جانیکو ہے

جب اسیرون کی گرہ کھلنے لگی
زلف مشکین انکی بل کھانیکو ہے

کسکا ماتم مین کرون کسکی خوشی
دل اگر جاتا ہے غم آنیکو ہے

یا محمدؐ شکل دکھلا دو اجل
میرے لینے کے لئے آنیکو ہے

پوچھتے ہین کیا فرشتے قبر مین
منہ سے میرے کچھ نکلجانیکو ہے

طور پر کیا موسیٰ جا کر دیکھتے
وہ عرب مین شکل دکھلانیکو ہے

ساقیٔ کوثر کے ہون الفت مین چور
اور ہی مستی یہ مستانیکو ہے

کیا کرونگا خلد مین تنہا رسا
سوے یثرب جان چلے جانیکو ہے

کیون عمر اپنی برباد کیجے
گلگشت باغ بغداد کیجے

یا غوث اعظم قطب دو عالم
وقت مدد ہے امداد کیجے

دنیا و دین کا پھر غم نہ ہووے
ایسا ہمین کچھ ارشاد کیجے

پیش نظر ہے روز ازل سے
عرضی یہ میرے اب صاد کیجے

بھولے ہلو ہین ہم دو جہان کو
بھولے ہوؤن کو کچھ یاد کیجے

بغداد ہی پر موقوف کیا ہے
گھر دل کا میرے آباد کیجے

آئے ہین در پر مختار ہو تم
ناشاد کیجے یا شاد کیجے

جب تم ہمارے فریادرس ہو
کس منہ سے حضرت فریاد کیجے

سو جھمیلون مین مولا رسا ہے
امداد کیجے امداد کیجے

یہی کیا زمین آسمان آپ کا ہے
عرب اور عجم پر ہی موقوف کیا ہے
کبھی دل کبھی آنکھ روشن ہو میری
احد کا الف تھا جو رہا ازل میں
ہے کل سائبان ہوگا اُسکے سر پر
جو کعبہ ہوا یا ہوا عرش اعظم
پسند آئین حق کو بھی باتیں تمہاری
ہوئی آسمان و زمین کی جو ہستی
ہمیں جستجو اسے نہیں کوئی ایسا
وہ عالم میں کوئی نہیں ہے ہمارا

خداوند کون و مکان آپ کا ہے
زمین آپ کی ہے زمان آپ کا ہے
شہ دین میرا ہر مکان آپ کا ہے
قدر شک سرو جنان آپ کا ہے
وہ سایہ شہ انس و جان آپ کا ہے
جلوہ خانہ وہ یہ مکان آپ کا ہے
خدا کی قسم کیا بیان آپ کا ہے
یہ صدقہ شہ انس و جان آپ کا ہے
بھروسہ قیامت میں ہاں آپ کا ہے
یہی ایک سہارا میاں آپ کا ہے

نائل ہے کیا معرفت میں رسا ہے
غلام آپ کا مدح خوان آپ کا ہے

تضمین بر غزل جامی

اے نبی الیقین یقین شدہ
شدہ یا خدا قرین شدہ

مہر افزا و جبین شدہ
نازنین نازنین ترین شدہ

اللہ اللہ چہ نازنین شدہ
آفت عقل و ہوش دین شدہ

آتش عشق وہ تیری کہ مپرس
جھی دل میں ہے لو لگی کہ مپرس

تیرا انداز دلبری کہ مپرس
دور میری ہے بیکلی کہ مپرس

من چنانم کہ بیدلی کہ مپرس
تو در دلبری چنین شدہ

جان نہین بلکہ تو ہے جانِ جہان
تیرا شیدا خدا ہے کون و مکان
دو جہان تیرے حسن کے قربان
تجھسا محبوب ہے جہان مین کہان
کردہ رخ زچین کہ طرہ عیان
غیرت نیستان چنین شدہ

ہے حسین اور بھی مگر طلعت
حوریون مین کہان یہ کیفیت
تیری ہی ایک بھی نہ اونمین صفت
اے حسینان دہر خاک درست
آتشین لعل آبدار لبت
خاتم حسن را نگین شدہ

مین ہون عاشق تجھے نہین ہے غم
صدقے جاؤن مین آشتہ عالم
ہے روا تجھپہ جتنے ہووے ستم
میرا کیا عیب ہے خدا کی قسم
من بجان بندہ کمینہ توام
بہر قتلم چہ در کمین شدہ

ہاے وہ حسن وہ رخ مہوش
چشم عالم فریب کتنے خوش
دیکھین یوسف تو وہ ابھی ہون غش
چھوڑ کر چین وطرۂ دلکش
گشتہ گم دیدہ فکر لبش
چون مگس عرق انگبین شدہ

اور ہی کچھ رہا ہے وہم وگمان
غیب کا ذکر گاہ عدم کا بیان
نفی اثبات مین کبھی حیران
کبھی اندیشۂ زمان ومکان
جامی از فکر آن دہان ومیان
خوار او چون دقیق بین شدہ

مسدس

دل بردہ زمن ہے پیر جان مہر و فائی
عیسی دم خورشید وش حور لقائی
یوسف رخ موسی سخن مہر و فائی
مکی مدنی ہاشمی محبوب خدائی
دل بردہ زمن فتنہ گر عشوہ نمائی

زرین کمر کج کلاہ تنگ قبائی

در عالم تقدیر رشتۂ کام روائی
در مشہد مقصود قدم چہرہ نمائی
در بندہ ہر اک بندہ ازل عقدہ کشائی
در معنی خود صورت بیچون وچرائی

دل بردہ زمن فتنہ گر عشوہ نمائی
زرین کمر کج کلاہ تنگ قبائی

خوش قامت زیبا رخ بیدرد نگارے
نازک بدن سیم تن رشک بہارے
عشاق کسے حلیہ گرے فتنہ شعارے
باتین بھی پیارے ہین ادائین بھی پیارے

دل بردہ زمن فتنہ گر عشوہ نمائی
زرین کمر کج کلاہ تنگ قبائی

ابرو کو دو عالم مین مین مسجود کرونگا
مین دیر وحرم مین اوسے معبود کرونگا
اوس رخ کو مرا کعبۂ مقصود کرونگا
غائب ہین اگر وہ تو موجود کرونگا

دل بردہ زمن فتنہ گر عشوہ نمائی
زرین کمر کج کلاہ تنگ قبائی

وہ حسن دو عالم ہے کہ خدا کی ہے خدائی
سو جان سے حسین جسکے ہین عالم مین فدائی
اوس آئینہ مین صورت معنی نظر آئی
جینے نہین دیتی مجھے اب انکی جدائی

دل بردہ زمن فتنہ گر عشوہ نمائی
زرین کمر کج کلاہ تنگ قبائی

ہم نے جسے کھویا خط دلجو مین نہین ہے
جسکے لئے مرتا ہون وہ قابو مین نہین ہے
مجھسے جو ادا تجھسا رہا گیسو مین نہین ہے
ڈھونڈھا ہون کسے پہلو مین وہ پہلو مین نہین ہے

دل بردہ زمن فتنہ گر عشوہ نمائی
زرین کمر کج کلاہ تنگ قبائی

کیا دل کو بتاؤن کہ دل زار کہان ہے
آنکھون کی صفائی کا تو ہر چند گمان ہے
زلفون کے شکن مین ہے کہ گیسو مین نہان ہے
کمبخت کا پر آہ پتہ ہے نہ نشان ہے

دل بردہ زمن فتنہ گر عشوہ نمائی
زرین کمر کج کلاہ تنگ قبائی

رہتا ہے یہان کون رہا حال ہمارا
وہان جانیکی طاقت نہ یہان رہنے کا یارا
بے موت جدائی نے دکن مین ہمین مارا
اے اہل وطن یک نگہ لطف خدارا

دل بردہ زمن فتنہ گر عشوہ نمائی
زرین کمر کج کلاہ تنگ قبائی

تضمین بر غزل امیر خسروؒ

بہ اداے دلبرانہ چون قرار خواہی آمد
دل دیدہ فرش راحت چو بہار خواہی آمد
زہے بخت و اختر من بہ کنار خواہی آمد
خبرم رسید امشب کہ نگار خواہی آمد
سر من فداے راہِ کہ سوار خواہی آمد

کہون کس سے اور کہون کیا کہ ہون یہان کوئی دم
فقط ایک غم ترا ہے مجھے اور کچھ نہین غم
مرا حال پوچھ لے کل تیرے جا بجا گرے ظالم
بہ لبم رسیدہ جانم تو بیا کہ زندہ مانم
پس ازان کہ من نہ مانم بہ چہ کار خواہی آمد

تو وہ شہ سوار اسرا کہ سواری تیری رفرف
ہمہ سر خوشان حشمت بہ کشیدہ سو بسو صف
سر عرش جلوہ گستر ہین ترے آستان کے عاکف
ہمہ آہوان صحرا سر خود نہادہ بر کف

بہ امید آنکہ روزی بہ شکار خواہی آمد

ہوئی زلف تیری برہم کہیں ہوگئے پریشان ۔۔۔ کبھی آؤ گے لحد پر میرے تم بھی فاتحہ خوان
تیری مملکت جوانی تک کری ہے مجھ میں طاقت جان ۔۔۔ کششی کہ عشق دارد بگذارد و بدیسان

بجنازہ گر نیایی بہ مزار خواہی آمد

جو مرض عشق کا ہو رہے اسمیں کونسا دم ۔۔۔ کوئی دم کا میہمان ہوں یہ ہے آخری مرادم
مرے قتل سے جو خوش ہو کہو مجھ میں اب ہے کیا دم ۔۔۔ مُشست خون مردم کہ قوی خوری دمادم

میخوری قدر کہ فردا بہ خمار خواہی آمد

بجز اسکے کچھ ستمگر نہیں آرزو رسا کو ۔۔۔ میں کہوں کہ دل مرا ہے تو کہے کہ ہاں مجھے دو
ترے آنکھی ادا کو کوئی مجھ سے پوچھے تو ۔۔۔ بیک آمدن نبودی دل و دین امیر خسرو

چہ شود اگر بدینسان دو سہ بار خواہی آمد

تضمین بر غزل امیر خسرو

پر ملا شوری و پنہانی ہنوز ۔۔۔ عالم گشتی و نادانی ہنوز
میروم از خود ز حیرانی ہنوز ۔۔۔ اے بجانانی بہ از جانی ہنوز

جان ز تن بردی و جانانی ہنوز ۔۔۔ درد ہا دادی و درمانی ہنوز

کیا مزا ہی پیرہن ہے کاغذی ۔۔۔ دونون عالم میں ہے شور سر یہی
دن کو ہے خورشید کو سرگشتگی ۔۔۔ چاند جلاتا ہے راتون کو یہی

آتشکدہ سینہ ما بشگافتی ۔۔۔ ہمچنان در سینہ پنہانی ہنوز

بے نیازی جو نہ ہوتی چارہ ساز ۔۔۔ مر نہ جائے آپ کے اہل نیاز
نذر قربان یون تو ہے ساز اعجاز ۔۔۔ پر اسے کیا کہتے ہیں بندہ نواز

ملکِ دل کردی خراب از تیغ ناز
کندرین ویران سلطانی ہنوز

دیکھی بیع و شرع یوسف کی بھی
اللہ اللہ گرم بازاری تری
ایک دنیا سنگ یاروں سے بھری
پردۂ و غارت سے سنتے ہیں یہی
ہر دو عالم قیمتِ خود گفتۂ
نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

دوست دشمن میں کریں کیا فرق یہاں
کفر ہو ایمان کے پردے میں نہاں
ایک ہی جلوہ تھا دونوں میں عیاں
کیا بتائیں آپ کے نیرنگیاں
جور کردی سالہا چو کافران
بحرِ رحمت با مسلمانی ہنوز

یوں تو ٹکھانیکو ہے موجود ہم
سبزۂ خط پر کبھی کھا لینگے قسم
آپ سا غمخوار بھی پر ہوگا کم
یہ بھی ظالم ہے کوئی طرزِ ستم
من زگریان چون نمک بگداختم
نور خندان شکر افشانی ہنوز

کیجیے ہمت رسا اتنی نہ پست
کیا بتائیگا وہ شیخ خود پرست
مومیائی ہے یہی دل کی شکست
چون جدائی رشتۂ الفت گسست
پیر گشتی شاہد پرستی ہم خود است
خسروا تا کے پریشانی ہنوز

تضمین بر غزل جامی

ہند کے حور کا عاشق نہیں جان مشتاق
قصورِ خلد کا گر حد ہے تک جہان مشتاق
تری طلب ہے تو راہوں میں ناتوان مشتاق
رہے بخاک درت چشم خون فشان مشتاق
اے لب تو جانی دل بندہ بجان مشتاق

بنی ہے فرش ہر اک چشم کشتگانِ فراق
ہوے ہیں خم پئے تسلیم خستہ جانِ فراق
ٹھہر گئے ہیں سرِ راہ رہروانِ فراق
تو میری نہ جہان و جہانیانِ فراق

تنادہ بر سرِ راحت جہان بہمان مشتاق

غلام مین ہون تو مالک ہے ای سحاب کرم
مرو مرو کہ پریشان ہمی شوو خاکم
ہو لطف بندہ پئے آقا کا ہو تو کیا ہے غم
بیا بیا کہ بہ تشریف مقدمت ہستم

تو میزبان تونگر بہ مہمان مشتاق

کریم تو ہے گدائی ہے میرا پیرایہ
سگ حضور بھی سو سمجھے نہ میرا سرمایہ
غریب مین ہون تو ای شاہ آسمان پایہ
برین شکستہ افتادہ کے کنی سایہ

ہمائے سدرہ نہ باشد بہ استخوان مشتاق

نہو گا مجھسا زمانے مین کوئی بد قسمت
فغان کہ بیکسیٔ درد و کربت غربت
نہ دن کو چین مجھے ہے نہ رات کو راحت
منم بجانۂ خود غائب از سگان درت

مسافری بہ ملاقات دوستان مشتاق

رسا یہ اپنا نصیبہ ہے ہین ہمارے بخت
ہوا ہے سبز امید کہن کا آج درخت
غلامی انکی ملی ہے بجائے تاج و تخت
بخوابگاہ سگانت کشیدہ جامی رخت

چون آن غریب کہ آید بخان مان مشتاق

تضمین بر غزل حقنما

دیکھئے جسکو جلوہ گر ہے تو
ہر جگہ قصہ مختصر ہے تو
فرش پر گاہ عرش پر ہے تو
دیکھتا ہون جدہر ادہر ہے تو

کہین ناظر کہین نظر ہے تو

تیرا ارشاد استبہا ہے بجا
نحن اقرب مین منحصر ہے کیا
دل مین مومن کے کسکا ہے جلوہ
ایک شہ رگ مین کیا خداوندا

ہر رنگ وبے مین جلوہ گر ہے تو

ہے ہنسی تجھ سے برق خندان مین | تیرا رونا ہے ابر گریان مین
تو ہے القصہ این مین اور آن مین | دل ہین سینے مین جسم ہین جان مین

دیکھتا ہون تو سر بسر ہے تو

جزو تو ہے کہین کہین ہے کل | تو ہے نرگس کہین کہین سنبل
رنگ و بو سے ترے بھرے ہین گل | مثل گلشن کہین کہین بلبل

گل کہین ہے کہین شجر ہے تو

تو جدا سب سے ہے جو اے خوشخو | تو ہی سب مین ہے گل مین جیسے بو
یون تو چھپون و بیجرا ہے تو | یہان کوئی دیکھتا نہین تجھکو

سب کی آنکھون مین جلوہ گر ہے تو

جستجو کیا ادہر ادہر زاہد | دیر و کعبہ ہے در گذر زاہد
اپنی ہی آپ سے خبر زاہد | کیون بھٹکتا ہے در بدر زاہد

غور کر تو خدا کا گھر ہے تو

گاہ حسینون مین جلوہ دکھلا کر | عشق مین گاہ ٹھوکرین کھا کر
ہجر مین آپ کو ہے ترسا کر | کہین عارف کے شان مین آکر

وصل کا اپنے منتظر ہے تو

باغبان تو ہے اور ہے گل تو | تو ہے گلچین ہے اور بلبل تو
تو ہے میکش صدا ہے قلقل تو | تو ہے ساقی تو ساغر مے تو

خم تو مینا تو شیشہ گر ہے تو

کہتے ہیں نام ہے رسا بیشک — پر سمی ہے دوسرا بیشک
اسمیں کیا شک ہے سچ کہا بیشک — ہے تو باطن میں حقیقتا بیشک
ظاہرا خلق میں بشر ہے تو

مسدس

صورت نہ تجھے بتلا گئے رسول عربی نے — چھوڑا نہ تجھے ترسا کے رسول عربی نے
پوچھا نہ تو بلوا کے رسول عربی نے — دیکھا بھی نہ خود آ کے رسول عربی نے
جلوہ نہ تجھے دکھلا گئے رسول عربی نے
بیخود کیا تڑپا کے رسول عربی نے

کیونکر نہ کہیں آپ کو ہم مائے رحمت — کچھ مال ہی ہے بخشش عصیان کی حقیقت
وابستہ دامن ہے انہیں کی تو شفاعت — دیکھو تو ذرا اوس شہ عالی کی عنایت
کس لطف سے امت کو کیا داخل جنت
اللہ سے بخشا کے رسول عربی نے

سر کوہ سے ٹکرائے نہ کیوں دشت کو جائے — جینے سے ہو تنگ تو اس حال کو پہنچے
کانٹوں سے کہ جو بستر سے اٹھے آگ یہ لوٹے — کیا کہیئے کہ فریاد از ان فتنہ شعارے
کیا کہئے کہ ایک ان عجب ناز وادا سے
دل چھین لیا آ کے رسول عربی نے

ہر چند کہ تھا صورت گیسو میں پریشان — گو جیا کہ تماشائے کیطرح سے دل نالان
حیرت ہے کہ کیا سمجھے وان جلنے کا سامان — پر کیا کہوں اس بحر عنایت پہ میں قربان
ابر کرم اپنے سے مرے دفتر عصیان

سب ڈبو دیا برسا کے رسول عربی نے

دم انکا ہی بھرتا ہے مرا ہر رگ و ریشہ
کام انکا نجھانا ہے تو جلتا مرا پیشہ
گردش میں مرے ساتھ ہے دریا ہوکے ہمیشہ
سر پھوڑ لوں فرہاد سے ٹھنا کے جو تیشہ
بیتاب مجھے ہجر میں رکھا ہے ہمیشہ
دیدار سے ترسا کے رسول عربی نے

کیا کام عزیزوں کو بھلا شادی و غم سے
کرونگے وہ دوزخ سے رہا اپنے کرم سے
وابستہ دو عالم کی ہے جان انکے قدم سے
کیا پوچھتے ہو لطف گرفتاری کو ہم سے
صد شکر کہ آزاد کیا اپنے کرم سے
دل زلف میں الجھا کے رسول عربی نے

دیکھوں رخ و خورشید کو آنکھوں سے رہا کیا
ہوں محو سراپائے محمدؐ میں سراپا
اندیشہ بھلا تیرگی قبر کا کیا
تائید یہ ہے بخت ستارا مرا چمکا
دل نور سے پر نور کیا میدا کھیچہ
جلوہ مجھے دکھلا کے رسول عربی نے

مسدس

دل چاک ہوا جاتا ہے آثار سحر سے
سینے پہ مو گری پڑتی ہے گجر سے
سر کیسے نہ ٹکراؤں میں دیوار و در سے
رونق چلی کونین کی یارو مرے گھر سے
کیوں حال پریشان ہے نسیم سحر آئی
کس گل کی سواری کی چمن سے خبر آئی

کیا بزم تھی اوس بزم دلآرام کے صدقے
ہوتے ہیں فلک حسن سرانجام کے صدقے

جبرئیل ہین سو جان سے در و بام کے صدقے | تھی لاکھ شب قدر اسی شام کے صدقے

کیون صدقے نہ ہون بزم کے ہو جان دو عالم
تشریف یہان رکھتے ہین سلطان دو عالم

کیا رات کی تاریکی عصیان سے بھری تھی | خالی تھی جو رحمت سے تو رحمت سے بھری تھی
صورت مین جو تھی حور اداؤن مین پری تھی | کس ماہ کی اس رات یہان جلوہ گری تھی

نور رخ احمد سے پر انوار تھی محفل
اللہ کی رحمت کی سزاوار تھی محفل

لوگ اٹھتے ہین محفل سے سبھی درہم و برہم | کمھلا گئے سب پھول یہ بلبل کا ہے ماتم
خاموش ہے ہو شمع پتنگون کو یہ ہے غم | ہر جا کہ شکن سے ہے برا فرش کا عالم

بیہوش گرفتار محبت کے پڑے ہین
مداح سلامی کو شہ دین کے کھڑے ہین

تو جاتے ہوئے آپ یہ فرماتے ہین ہم سے | آزاد ہو تم نار جہنم کے الم سے
شادی ہے کہ اب کام نہین دہر کے غم سے | ہم بخشینگے امت کی خطا اپنے کرم سے

دنیا مین محبون کی ہے یاری ہمین لازم
محشر مین شفاعت ہی تمہاری ہمین لازم

تعظیم کھڑے ہوتے ہین لاتے ہین جبرئیل | براق سبک سیر کو تھامے ہین سرافیل
عیسیٰ لئے بیٹھے ہین خورشید کی قندیل | مشکیزہ ہوا ابر کا الیاس کی تحویل

صف باندھے ملک دیکھو سبھی موجود ہین کب
بے شود فرشتون مین تفاوت سے ادب سے

اٹھو کہ دم رخصت سلطان جہان ہے
اٹھو کہ وداع مہر خورشید نشان ہے
اٹھو کہ دم رخصت شہ کون و مکان ہے
اٹھو کہ دم گریہ و ہنگام فغان ہے
تعظیم کا ہے وقت سواری ہوئی [illegible]
[illegible] کو تو یاد ہماری ہوئی [illegible]

اٹھو کہ یہ ہنگام وداع شہ دین ہے
اٹھو کہ روانہ وہ شہ عرش نشین ہے
اٹھو کہ تسلیم جھکا چرخ برین ہے
اٹھو کہ دل زار کہین صبر کہین ہے
اٹھو کہ بس اب بزم طرب ہو گئی آخر
[illegible] چلے یہان سے کہ شب ہو گئی آخر

ہان عرض کرو اب کہ ہے رخصت کا ہنگام
اے آنکہ بہ اقبال تو ہند و فلک رام
سرکار سخی کے ہے نظر یافتہ خود دام
ملجائے غلامون کو بھی چلتے ہوئے انعام
ہون درج گنہگار شفاعت کے سند مین
چہرہ ہو مثل لشکر ابرار کے مد مین

دیکھو کہ شکستہ ہے عزیزوں کا بہت حال
عقبیٰ بھی ہے برباد ہوا ای شاہ خوش اقبال
ہاتھون سے فلک کے ہے غلام آپکے پامال
سرسبز رہین تیرے ثنا خوان صد و سی سال
افلاس کی دولت سے کنارہ رہے شاہا
کونین مین بس تیرا سہارا رہے شاہا

ہر دم چمن دل رہے احباب کا تازہ
ہنس بول کے دنیا مین کٹے عمر کا جھگڑا
چھوٹے نہ عزیزون سے پیارا کوئی انکا
عقبیٰ کا دم مرگ نہ آزار ہے کھٹکا
بر آئین امیدین ترے صدقے مین رسا کے

مر جاؤں شہا روضۂ شبیر پہ جا کے

تضمین بر غزل کافی

کاش وہاں تک کبھی ہم خاک اڑاتے جاتے
چھاؤنی کوچۂ دلدار میں چھاتے جاتے

داغ دل کھول کے سینے کو دکھاتے جاتے
بخت خوابیدہ کو ٹھوکر سے جگاتے جاتے

دیکھتے جلوۂ دیدار کو آتے جاتے
نگہ نظارہ کو آنکھوں سے اٹھاتے جاتے

ہائے تائید کسی روز جو قسمت کرتے
سامنے آپکے روضہ کی اقامت کرتے

مصحف رخ سے رقم نور کی صورت کرتے
سورۂ والشمس کی ہر صبح قرأت کرتے

[illegible] مبارک کی زیارت کرتے
داغ حرمان دل محزون مٹاتے [illegible]

دو جہان کو قد دلجو پہ تصدق کرتے
ماہ نو کو خم ابرو پہ تصدق کرتے

دل و جان کو رخ نیکو پہ تصدق کرتے
کیا کہیں کیا شہ خوشخو پہ تصدق کرتے

[illegible] گیسو کو تصدق کرتے
دل دیوانہ کو زنجیر پنہاتے جاتے

جلوہ تیرا جو دکھاتے نہ کبھی آنکھوں کو
[illegible] ناسور بناتے نہ کبھی آنکھوں کو

[illegible] لوگ ستاتے نہ کبھی آنکھوں کو
یوں کھو [illegible] دلاتے نہ کبھی آنکھوں کو

پائے اقدس سے اٹھاتے نہ کبھی آنکھوں کو
روکنے والے اگر لاکھ ہٹاتے جاتے

جا ملاتیں یہ مری خاک ٹھکانے لگی
خاک میں خاک ان کی جو کبھی ملتی مری

کیا بتاؤں کہ فلک نے یہ جفا کی کیسی — تو نصیبوں میں ترے دولت دیدار نہ تھی

قدم پاک کی گر خاک ہی ہاتھ آجاتی
چشم مشتاق میں بھر بھر کے لگاتے جاتے

آسماں ہمپہ جو ٹوٹے تو بلا سے تیرے دین — تیرے صدقے ہے اگر ہم بھی ہیں غمگین و حزین
ہمنے جانا کہ ترا وصل نصیبوں میں نہیں — غم یہی ہے نہ ہوئی دولت دیدار کہین

خواب میں دولت دیدار کبھی ملتی جو ہمیں
بخت خوابیدہ کو ٹھوکر سے جگاتے جاتے

صدقے مرکب کے تو قربان سواری کے ترے — گرد کی طرح بھلا ہم بھی لپیٹے رہتے
ہائے سینے میں بھرے ہیں مرے ارمان کیسے — اوڑکے ہم ہی نہ مدینہ کو یہ بے پر پہنچے

دشت یثرب میں ترے ناقہ کے پیچھے پیچھے
دھجیاں دامن صحرا کے اڑاتے جاتے

داغ دل کے نہ کھلے لالہ عذاروں کیطرح — دیدۂ چرخ میں کھٹکا کئے خاروں کیطرح
چھوٹے اس کنج قفس سے نہ ہزاروں کیطرح — آرزو تھی یہی اے چرخ کے یاروں کیطرح

دست صیاد سے چھوٹے جو ہزاروں کیطرح
چمن کوچۂ دلبر کو بساتے جاتے

منہ تو دیکھو جو مسیحائی کا دعوی کرتے — انکے آگے کہو کیا آکے مسیحا کرتے
دیکھتے وہ تو نہ یوں ہی ہمیں دیکھا کرتے — ہمسے پوچھو نہ مسیحا اور سے وہ کیا کرتے

کافی کشتۂ دیدار کو زندہ کرتے
لب اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے

ترجیع بند

کون ہے کس سے وہ اس رات مین آملتا ہے — جسکے ملنے سے خدا اہل ولا ملتا ہے
وصل محبوب کا عاشق کو مزا ملتا ہے — دوست بچھڑا ہوا ایکدوست سے آملتا ہے

یہ وہ شب ہے کہ محمدؐ سے خدا ملتا ہے
دیکھے اِن دونون کے ملتے ہمین کیا ملتا ہے

یہ وہ شب ہے کہ پرنور زمان اور زمین — بند دوزخ ہوئے آراستہ ہی خلد برین
صدقے اِس رات کے سو جان سے ہین ماہ جبین — یہ وہ شب ہے کہ شب قدر کی یہان قدر نہین

یہ وہ شب ہے کہ محمدؐ سے خدا ملتا ہے
دیکھے ان دونون کے ملتے ہمین کیا ملتا ہے

راہ مین تا نہ اوٹھے گرد غبار آجکی رات — لائے ہین خضر چھڑکنے کیلئے آب حیات
انبیا سارے جلو مین ہین ملایک کے سات — ایسا دولہ نظر آیا نہ کہین ایسی برات

یہ وہ شب ہے کہ محمدؐ سے خدا ملتا ہے
دیکھے ان دونون کے ملتے ہمین کیا ملتا ہے

حکم ہے دولت بیدار نہ کوئی کھوئے — آج کی رات کسی کا نہ نصیبہ سوئے
آب تسنیم سے منہ حورون کا رضوان دہوئے — دہوم ہو کون و مکان مین کہ مبارک ہوئے

یہ وہ شب ہے کہ محمدؐ سے خدا ملتا ہے
دیکھے اِن دونون کے ملتے ہمین کیا ملتا ہے

دیکھئے برق تجلی کی جھلک آج کی رات — راہ مین آنکھین بچھاتے ہین ملک آجکی رات
اپنی تقدیر پہ نازان ہے فلک آج کی رات — بڑھ گئی مہر سے ذرون کی چمک آجکی رات

یہ وہ شب ہے کہ محمدؐ سے خدا ملتا ہے
دیکھے ان دونون کے ملتے ہمین کیا ملتا ہے

ہمنے مانا کہ جو چاہو سو ملا اور بھی کچھ
بخشش امت عاصی ہے بھلا اور بھی کچھ

دنیا کیا مال ہے عقبیٰ کے سوا اور بھی کچھ
ایسے مہمان کے صدقے مین بھلا اور بھی کچھ

یہ وہ شب ہے کہ محمدؐ سے خدا ملتا ہے
دیکھے ان دونون کے ملتے ہمین کیا ملتا ہے

یہ نیاز انکا ہے ایک ناز اٹھانے والا
کہتا جاتا ہے یہ جبرئیل ملانے والا

آج وہان جاتا ہے امت کا چھڑانیوالا
جانیوالا نہ کہین ایسا بلانے والا

یہ وہ شب ہے کہ محمدؐ سے خدا ملتا ہے
دیکھے ان دونون کے ملتے ہمین کیا ملتا ہے

مرحبا کیا ہے گنہگار نصیبہ لائے
مغفرت کی جو سند ساتھ وہ لیکر آئے

حوصلے سے بھی کہین بڑھ کے جو چاہا پایا
اس سفر کا بھی تصدق ہمین کچھ ملجائے

یہ وہ شب ہے کہ محمدؐ سے خدا ملتا ہے
دیکھے ان دونون کے ملتے ہمین کیا ملتا ہے

آرزو نکلے رسا اپنی بر آئے ارمان
غم نہین گرچہ سراپا ہون غریق عصیان

درد دل کا کہین ملجائے مرے بھی درمان
مغفرت کا ہوا سی رات عجب کیا سامان

یہ وہ شب ہے کہ محمدؐ سے خدا ملتا ہے
دیکھے ان دونون کے ملتے ہمین کیا ملتا ہے

دوسرا

نہ یہاں رہنے کی طاقت ہے نہ وہاں جانیکا یارا ہے
جو مین ایسا جانتی کہ پیت کرے دکھ ہوے

نہ ہم وہاں پر کسی کے ہیں نہ یہاں کوئی ہمارا ہے
نگر ڈھنڈورا پھیرتی کہ پیت کرے نہ کوے

جدائی نے محمدؐ کے ہمیں بے موت مارا ہے

جگر پہلو میں پھوڑا ہے فغان کیجے تو کیا کیجے
کوک کرون تو جگ ہنسے اور جی کو لاگے گھاؤ

عجب آفت میں ہوں اے رحمت عالم خبر لیجے
ایسے کٹھن سینے کے او بیدہ کرے نہ یاؤ

نہ کچھ کہنے کی قدرت ہے نہ چپ رہنے کا یارا ہے

نہ وہ پوچھے شہیدوں کو تو یہ کہئے بھلا کیا ہے
آہ دئی کیسے بھئی آن چاہت کے سنگ

فدا ہو جائے گر ہمنے اونھیں پروا بھلا کیا ہے
دیپک کے بھاوین او نہین جل جل مرے پتنگ

برات عاشقان گر پوچھئے غصہ ہمارا ہے

مسیحائے دو عالم ہیں مرے بھی کام آجاؤ
ہردے اندر دون لگے دہوان نہ پرگھٹ ہوے

اسی حسرت میں مرتا ہوں کبھی صورت دکھا جاؤ
جا تن لاگے سو جانے دوجا جانے نہ کوئے

غلاموں کا تمہرا آقا یہ روشن حال سارا ہے

تپ پنہاں ہے سن لیجے جگر دن رات جلتا ہے
آگ براہ کی تن میں لاگی جلن لگو سب گات

غبار دل دہوان بنکر مرے منہہ سے نکلتا ہے
ناری چھو بید کی پڑے پھپھولے ہات

فقط ایک ابر رحمت کا تمہارے ہی سہارا ہے

امیدیں ہو چکے حاصل ہو حاجت روا میری
کیا کہوں کس سے کہوں اور پیادہ دوڑ

پہر اب اٹھی گردو یارا ہے مشکلکشا سب کے
اوڑ نہ سکوں گر گر پڑوں رہوں ٹھوڑی کی ہوڑ

نہ کشتیبان نہ کشتی ہے نہ دریا کا کنارا ہے

ادہر کھینچے لئے جاتا ہے گر شوق جبیں سائی
ادہر یہ عقل کہتی ہے کہ نکیجے دیثت ہمائی

دل چاہے دلدار کو تن چاہے آرام
دکھ بدہ میں دونو ہوے مایا ملے نہ رام

رسا اس کشمکش میں تو خدا حافظ تمہارا ہے

تضمین بر غزل جامی

ہمدرد چہ گویم ز دل درد گرائے
شوریدۂ سرگشتۂ اندوہ فزائے
آوارہ و پژمردہ صد رنج و بلائے
آہ از دلِ آفت زدۂ آبلہ پائے

دل بردہ ز من عشوہ گرِ عشوہ نمائے
زرین کمر کج کلہِ تنگ قبائے

بھولی سی وہ صورت وہ ادائیں بھی پیارے
دنبال میں ہیں گرد حسین دہر کے سارے
گردوں مہ و خورشید کو صدقے میں اتارے
در مصر عزیزی چہ عجب شاہ سوارے

در حسن و لطافت چہ پری چہرہ نگارے
در سرکشی و ناز چہ شوخے چہ بلائے

ناکام ازل کا ہوں سن اے کان ملاحت
بے مائگی میری تری کونین ہے قیمت
مر کر بھی نہ دل سے مری نکلی کوئی حسرت
درویش تہی دست را با شاہ چہ نسبت

من کیستم بہ وصالت رسم این بسکہ برایت
روزیکہ شوم خاک بہ بوسم کف پائے

کیا مال ہے دنیا جو کروں اوسکے طرف رو
کشتہ ہوں وفا کا مرا مطلب ہے یہی تو
عقبیٰ بھی جنہیں کی یہ مبارک ہو انہیں کو
تا زندگی بیروں نہ کشم پائے از ان کو

روزیکہ شوم خاک برد باد بہر سو
پایند بہر ذرۂ من بوت و خلے

کیونکر تپِ پنہان سے افاقہ ہو سرِ دست
بھڑکی ہوئی یہ آگ بجھتی ہی کہین پست

بیفائدہ اے ہم نفس آن دردِ سر است
گویند ز عیسیٰ کہ علاجم نہ دہد دست

سوزِ کہ مرا در جگر از آتشِ عشق است
جز شربتِ مرگش نہ بود ہیچ دوائے

عاشق ترے اے دوست ہین کچھ غیر نہین ہم
کس بات کا شکوہ ہی یہ کیون بخشتین ہم

یہ جان ہے کیا مال سن اے جانِ دو عالم
اینک سرِ و طشت است فدائیت دل و جانم

اینک کفن و تیغ چون داری سرِ قتلم
با حکم تو کس را نہ رسد چون و چرائے

تنہا نہین اغیار کے طعنون ہی کریحان نقش
سب درد جدائی کے ہین اے جانِ جہان نقش

ہر داغ سے ہین سیکڑون صدمون کے عیان نقش
تا بنگری از دیدۂ خونتابہ فشان نقش

باشد غمِ ہجرِ تو بہ خونِ ناب ہر آن نقش
گر از سرِ خاکم بدمد برگ گیاہے

وہ حال ہے روتے ہین مرے حال پہ دشمن
بے درد یہ کلیجہ کے دکھاؤن کسے رو رو

جسمین ہے کہون دل کی یہ اک جا تو سن
فریاد ز دستِ من و از دورئی دامن

تو خندہ زنان میگذری بے خبر از من
من گریہ کنان میکنم از دور دعائے

کیا حال رہا مین کہون قابو مین نہین دل
یہ عاشق پہ ہے بخت تو بے مہر ہے قاتل

حیران ہون حل کیسے ہو یہ عقدۂ مشکل
فردا کہ رسد گریہ کنان بر سرِ منزل

یارب بچہ خورسند شود جامیِ بیدل

روزیکہ بیاید ز تو تشریف بلائے

تضمین بر غزل خاموش

پردہ رخ سے اٹھا دیا کس نے
جلوہ اپنا دکھا دیا کس نے
لن ترانی سنا دیا کس نے
غل چمن مین مچا دیا کس نے
گل ہنسا تو ہنسا دیا کس نے
رو دیا بلبل رلا دیا کس نے

نیل مین کس نے دی کلیم کو راہ
کون طوفان مین نوح کا تھا پناہ
تھی سلیمان کو کس سے عز و جاہ
کس سے پوچھین یہ کون ہے آگاہ
آگ مین جب گرے خلیل اللہ
ڈالا کس نے بچا لیا کس نے

بزم مین دل جلون کی آتی ہے
روکے عالم کو ایک رولاتی ہے
رات بھر اشک تر بہاتی ہے
جلوہ اپنا یہ جب دکھاتی ہے
شمع پروانے کو جلاتی ہے
شمع کا دل جلا دیا کس نے

کیا ایمان کفر ہے کس کا
کیا صنم مین صمد مین ہے پردا
تو خودی مین خدا کو کب پایا
اپنے دل کا طواف کر تو ذرا
شیخ اور برہمن نہین سمجھا
دیر و کعبہ بسا دیا کس نے

آپ کو تو نہ سمجھا اے خوشخو
ڈھونڈھتا ہے کسے تو ہر ایک سو
واسجدو و اقترب نہ جانا تو
سن لے خون جگر سے کر کے وضو
منھ سے منصور کے انا الحق کو
بولا کس نے سزا دیا کس نے

قیس کے سن چکے ہین افسانے
ایسے دیوانے لاکھون ہین دیکھے
دیکھتا ہے کسے سوا اپنے
ایک نکتہ ہے تو اگر سمجھے

خواب مین شب کو آ زلیخا کے | شکل یوسف دکھا دیا کس نے
ہجر مین کس کے ہے یہ جوش و خروش | روبرو دلربا ہے بادہ بنوش
واسطے کس کے ہے تو خانہ بدوش | سرّ حق را اگر بدانی بپوش
ہے وہی تو سمجھ یہ بس خاموش | تجھکو عقل رسا دیا کس نے

تضمین بر غزل وطن

خدا کی ذات کا جلوہ کوئی بندہ کو سمجھا ہے | کوئی بندہ کے پردے مین خدا کا جلوہ دیکھا ہے
خدا ان سے سمجھے خبط اسکو اسکو سودا ہے | مقام وصل مین سوچو تو اللہ ہے نہ بندہ ہے
فقط ایک نام کا ہے قید قطرہ ہے نہ دریا ہے

بظاہر چشم ظاہر دیکھنے والون مین قطرہ ہے | حقیقت مین یہ قطرہ سرّ حق کا ایک دریا ہے
صنم خانہ اسی مین ہے اسی مین گھر خدا کا ہے | بیان تم سے کرون کیا مین کہ میرے دل مین کیا کیا ہے
نئے باتین نئے گھاتین نیا ہر دم تماشا ہے

خدا کی پھونک دی ساری اسی نے خاک آدم مین | اسی کے شعبدے اعجاز تھے عیسیٰ ابن مریم مین
نظر آتا ہے جلوہ ہر دو عالم کا اسی دم مین | غنیمت دم کی الفت کو نکیون سمجھون دو عالم مین
کہ ہر عالم مین مجھکو ایک نیا عالم دکھاتا ہے

بھلا کیا تم وجہ اللہ کو نسبت ہے یہ بیچون سے | جو وہ بیچون ہے دیکھ آیا تھا پھر کسکو محمد نے
زیادہ کون جھگڑے پھر اگر یہ گفتگو نکلے | مرے جی مین ہی ہے پوچھون رکھکے قرآن شیخ کے آگے
زبان مطلق نہین حق کو تو پھر یہ کون گویا ہے

ہماری گفتگو مین اور ہی انداز ہے پیدا | یہ باتین برملا تھین کچھ کلیم اللہ کو زیبا
[illegible] | کسی پردہ نشین سے ہمکلامی ہے [illegible]

سخن باریک ہے اسجا مجھسے مجھکو پروا ہے

تماشہ ہو دو عالم سامنے آنکھون کے گر دیکھے
حرم کی قید کیسی دیر پر موقوف کیا رکھے

ہر اک ذرہ مین پیدا ہین اسی خورشید کے جلوے
جہان جا ہے وہان مل لے خلیل جانِ عالم سے

دل صافی مکان دیدہ تر او یوان خانہ ہے

بتون کا کوئی دیوانہ کوئی ہے حور کا شیدا
جو حق پوچھو رسا سے حق یہی ہے آپکا کہنا

تمنائی کوئی جاہ و حشم کا کوئی دولت کا
وطن مردوان کی محفل مین نہین ایک طالب مولا

کسی کو حب دنیا ہے کسی کو فکر عقبیٰ ہے

تضمین بر غزل خاموش

اسکو خندان بنا دیا کس نے
رنج و راحت لیا دیا کس نے

اسکے دل کو دکھا دیا کس نے
گل ہنسا تو ہنسا دیا کس نے

روئی بلبل رلا دیا کس نے

یون تو ظاہر مین مسکراتی ہے
پر یہ کھلتا ہے غم بھی کھاتی ہے

اشک تر صبح تک بہاتی ہے
شمع پروانے کو جلاتی ہے

شمع کا دل جلا دیا کس نے

ٹھوکرین کھائے قیس نے کیسے
یہ کرشمہ یوسی کے ہین سارے

کیا ہی وامق نے آفتین جھیلے
شب کو آ خواب مین زلیخا کے

شکل یوسف دکھا دیا کس نے

سن یہ آواز کیسی ہے ہر سو
نیہ ہمنے ہے اب تلک نہ سمجھا تو

ہن نیم آنچہ ہست ہستی ء تو
منھ سے منصور کے انا الحق کو

خاک مین کس گلبدن کو اپنے ہاتھون سے چھپائے
روتے ہین احباب خون جو یون صف ماتم بچھائے
اقربا پہلو مین اسکے بیٹھے ہین جو خار کھائے
تخت سے اب تختہ تابوت مین کسکو لٹائے

قبر مین گھر بار اپنا چھوڑ کر سوتا ہے کون
کسکی صورت چھپگئی آنکھون سے خون روتا ہے کون

یاد جب آتی ہے صورت چاند سی اس ماہ کی
صورت اسکی کیا عزیزون مین قیامت کر گئی
آنکھ پہرون تک لگادیتی ہے آنسون کی جھڑی
ہوگئی ہے بے مزہ یارون کی ساری زندگی

دوستون مین اب کہان اگلا سا ہنسنا بولنا
یا تو چپ رہتے ہین یا رونا ترسنا بولنا

ہے گریبان چاک تا دامن کوئی اندوہگین
گھر مین تو سب کچھ ہے پر گھر کی وہ رونق ہی نہین
دل سنبھالے بیٹھا ہے ہاتھون سے یک غمگین حزین
دیکھی ہوگی ایفلک کسنے مصیبت یہ کہین

خون ہو کر چشم تر سے اب جگر سب بہ گئے
اٹھگئی گھر سے خوشی اور درد و غم ایک رہ گئے

اس اندھیرے گھر کا جو تھا ایفلک روشن چراغ
دیکھنے سے جسکے دل یارون کا تھا باغ باغ
ہوگیا گل یک بیک اور دیگیا سب گھر کو داغ
درد و غم سے ایک ساعت اب نہین انکو فراغ

بے مزہ ہے زندگی بے لطف جینا ہوگیا
پک کے پھوڑا اس الم سے تا سینہ ہوگیا

جسکا آنکھون سے جدا ہونا قیامت تھا کبھی
جس سے آبادی جہان مین آہ سارے گھر کی تھی
اسکی صورت اب قیامت تک نظر کب آئیگی
کیا قیامت ہے کہ تربت اسکی جنگل مین بنی

عطر سہرے مین ملتے تھے جس ماہ کی پوشاک کیا

منہ کفن سے ڈھانپ کر سوتا ہے اب وہ خاک میں

فرش گل پر جس گل [illegible] کو چلنا تھا محال
بال بھر کا بوجھ بھی جس گلبدن کو تھا وبال

قبر اب جنگل میں اسکی ہو رہی ہے پائمال
سیکڑوں من اوپر ہم بیٹھے ہوئے ہیں خاک ڈال

جسکو پتلی کی طرح آنکھوں میں ہم بٹھلائے ہیں
اسکو مٹی میں دبا کر اپنے ہاتھوں آئے ہیں

ہم سے منہ وہ موڑ کر پہنچے سوئے باغ ارم
وہ نظر آتے نہیں جسکا ہے یہ رنج والم

یہاں ہمیشہ کو لگے سینوں میں لاکھوں خار غم
ہو گئے چالیس دن روتے رہے افسوس ہم

خالی ہاتھ ہے ہو گیا گھر وہ کہاں اور ہم کہاں
صبر کو اب کیا کرو پر وہ کہاں اور ہم کہاں

ہائے جس ماں کی لٹی بستی اوسی کا ہے جگر
گود بھی خالی ہو گئی سونا نظر آتا ہے گھر

چھپ گیا آنکھوں سے آنکھوں ہی میں آیا رشک قمر
پیٹتے ہیں پہلیاں دست غم سے ہائے سر

جسکا پیارا اجل بسا وہ غم نہ کھائے کسطرح
کوک جسکی چل گئی وہ چین پائے کسطرح

باپ ماں کے دل سے پوچھو نوجوان لڑکے کا غم
دل کے ٹکڑے ہو چکے بار الم سے پشت خم

ہو جہاں تاریک آنکھوں میں ہوا کیسا ستم
آپ اپنے مرگ کے خواہاں جہاں میں دمبدم

ایک نفس اے ہمدم کبھی فرصت نہیں [illegible] سے
جی میں ہے [illegible] سو جائیں جا کر [illegible]

ہائے وہ گھر اٹھ گیا جس گھر کا والی ناگہاں
چارہ غم [illegible] یتیموں کا کہاں

عرش تک پہنچی ہے [illegible] جسکے [illegible] کی فغان
اب کہاں [illegible] پایا [illegible] شفقت پدر [illegible]

کون اونکے سر پہ شفقت سے پھرائیگا ہاتھ اب
کون بھوکے ہوں تو پھر کھانا کھلائیگا ساتھ اب

اسکو کیا روئیں کہ جسکا ہوگیا برباد گھر — منھ کو آتا ہے کلیجہ گھر کو سونا دیکھکر
عیش و راحت کا مزہ تھا ساتھ جسکے سربسر — خواب ہوکر اڑگیا آنکھوں سے وہ پیش نظر

ساتھ وہ بیٹے کی رفاقت میں غم دلدار ہے
اب بھی گھٹ گھٹ کے وہ دل [illegible] خیال یار ہے

یا خدا بہر جناب مصطفےٰ و مرتضیٰ — قبر پر ہوں نور کے بھرے اسکی یہ جہلم جسکا تھا
بخشدے لطف و کرم سے آپ نے گر جنت عطا — صبر دے پس ماندگان کو اور دے اسکی جزا

عندلیبان چمن گلشن میں تا نالان رہے
اسکے سب خویش و اقارب خرم و شادان رہے

پھولتا پھلتا رہے خویش و اقارب کا چمن — داغ انکو دے کسی کا پھر نہ یہ چرخ کہن
پھر کسی کا اوسکے پیارونکو نہ ہو رنج و محن — گھر رہے آباد یہ بہر جناب پنجتن

پھر کسی پیارے کا اس گھر میں نہ یہ ماتم کریں
غم کریں تو یا خدا شبیر کا یہ غم کریں

کیا فسانہ زندگی کا تو نے ای غافل سنا — نوح کی بھی عمر گر پائے تو کیا حاصل ہوا
گر جیا لاکھوں برس آخر یہ فانی ہے سرا — ایکدن یہاں سے سفر شاہ و گدا کا ہو رہا

خاک میں ملنا ہے ایکدن کیا حقیقت خاک کی
ذات ایک باقی ہے غافل اوس خدا پاک کی

رباعی

اِس بزم مین داخل جو رسا ہوتے ہین — انکے مقصود دو عالم کے روا ہوتے ہین
مومنو آنکھین یہان آج بچھا دو اپنے — لیجے محبوب خدا جلوہ فزا ہوتے ہین

رباعی

مدح احمد جو سناؤ تو ادب سے بیٹھو — درمیان ذکر یہ لاؤ تو ادب سے بیٹھو
جا ہے شوخی نہین یہ صاف سنا دیجے رسا — بزم میلاد مین آؤ تو ادب سے بیٹھو

رباعی

آج یارون کیلئے ہم جو رسا روتے ہین — منھ جو یون اشکون سے تمام و سحر دھوتے ہین
ایکدن رو وینگے یہ کہہ کے ہمین بھی احباب — آدمی ایسے زمانے مین کہان ہوتے ہین

رباعی

جو ثنا خوان شہِ کونین کا کہلاتا ہے — ایک لاکھو مین رسا مرتبہ یہ پاتا ہے
دی خوشا بخت کے جس رہ سے گذرتے ہین ہم — انگلیان اٹھتے ہین مداح رسول آتا ہے

رباعی

سر سے چلتے ہوے اے اہل نظر یہان آؤ — جلوہ فرما ہین شہ جن و بشر یہان آؤ
دو جہان کی ہے سعادت اسی محفل مین رسا — دیکھو بے جھجکے نہ پھرو آؤ ادھر یہان آؤ

رباعی

مومنو ذکر شہنشاہِ عرب کرتے ہین — یا ہین کرتے ہین جو گستاخ غضب کرتے ہین
ادنے کہدیا رسا بزم مین حاضر ہین حضور — یہ وہ ہے جا کہ جبریل ادب کرتے ہین

رباعی

نیک و بدِ جہان سے رسا ہمکو کیا نہین — وہ کرسی یہان ہے جہان نیک و بد نہین

کب بولہب کا زور چلا بوتراب سے — اللہ کے عطا میں مقام حسد نہیں

رباعی

دیوانے بھی یاد ہونگے ایکدن وعدہ تو کبھی وفا کرینگے — جب ہو وہاں روبرو تکا کیا ہے کہیں گے کیا کرینگے

وہ وقت بھی آئیگا خدایا بلوائینگے مصطفے خدایا — اور عرض کرے رضا خدایا بیٹھے ہو وہ سنا کرینگے

رباعی

ہر کمان ہلال ابرو نیست — ہر سلسل قابل گیسو نیست

ہر سیاہ بلال خوشخو نیست — این سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

رباعی

ہاے غفلت میں یوں ہی عمر کٹی جاتی ہے — موت سر پر ہے مگر یاد نہیں آتی ہے

باپ ماں بھائی بہن اور رقیبو انصار — جیتے دم کے ہیں مگر کوئی نہیں ساتھی ہے

اسلئے ہم تو مدینہ کو چلا جائیں رضا
ہند کی کچھ بھی ہوا ہمکو نہیں بھاتی ہے

تاریخ ترتیب دیوان طبعزاد شاعر فصیح البیان رطب اللسان جناب مولوی محمد عبدالکریم صاحب حنفی صوفی قادری متخلص شاطر عفی اللہ عنہ ساکن حیدرآباد دکن

جب دیوان نعت مصطفےٰ ہے — ہر ایک اشعار گویا کیمیا ہے

منادی نے کہا لکھئے یہ تاریخ — رسا مقبول از فضل خدا ہے

سنہ ۱۳۲۳ھ

تاریخ ترتیب دیوان طبعزاد جناب منشی محمد عبدالرحمن بن جناب صوبہ دار محمد شمس الدین عفی اللہ عنہ ملازم نظام ریلوے ساکن سکندرآباد دکن

للّٰہ الحمد ہمیہ کیا فضل اب خدا کا ہو گیا — بعد کوشش کے جمع دیوان رسا کا ہو گیا
نام ہے مشہور جنکا میر سیف اللہ حسین — یادگار انکا زمانے مین ہویدا ہو گیا
آفتاب دکن کہیئے نعت گوئی مین انہین — نام روشن آپ کا ہر شہر و کوچہ ہو گیا
نعت بھی وہ نعت لکھی شائقینون کے لئے — نعت خوانون کیلیے یہ ایک تحفہ ہو گیا
خود پڑھی ہے مجلسون مین ہمنے اشعار رسا — مرحبا صل علی غل واہ واہ کا ہو گیا
تھے پریشان آپکے اشعار سارے در ملہ — جمع کرنیکے لیے مجھکو ایک عرصہ ہو گیا
بعد مدت کے مری محنت ٹھکانے پر لگی — آرزو نکلی مری دیوان ان کا ہو گیا
از پئے تاریخ کی جب فکر ہاتف نے کہا — غل شد آن ملکِ دکن دیوان رسا کا ہو گیا

۱۳۳۴ھ

قطعہ تاریخ طبع از جناب مولانا مولوی مشرف علیشاہ صوفی ساکن محلہ سنی پورہ سکندرآباد دکن

شاعرِ نغز گو سیف اللہ حسین مغفور — تھا سخن جنکا سبھی پیر و جوان کو مرغوب
طبع کی سنکے خبر اوسکے مشرف مین نے — کہدیا چھپ گیا دیوان رسا دلکش خوب

۱۳ ۳ ۵ ھ

قطعہ تاریخ انتقال جناب میر سیف اللہ حسین صاحب مرحوم

تخلص رسا بنگلوری — از تلمیذ جناب قلندر خان

اس زمین مین رسا ہین مدفن — مخزن شاعری ودیعت ہے
فاتحہ پڑھیے باسرِ اخلاص — دوستو یہ رسا کی تربت ہے

۱۳۳۳ھ

از عاصی کمترین محمد اسمعیل بسمل سکنہ بلند و صیغہ دار اسپیشل مجسٹریٹ کچہری

حمد و ثنا اوس خداے وحدہ لاشریک کو سزاوار ہے جسنے لفظ کن سے دو عالم کو پیدا کیا اور جسکے قبضۂ قدرت میں دو عالم کی جان ہے اور نعت بے حد بو نبی خاتم النبیین سردار دو عالم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم لولاک جنکی شان ہے بہتر از بہتر ہے خود خدا جسکی تعریف کرے اوسکے آگے بندہ ہیچ ہے

شعر
محمد از تو میخواہم خدا بس
خدا مدحت ہمراے مصطفے ابس

امابعد۔ شیدائیان شاہد دلفریب سخن ہر وقت اسکے خریدار اور شیفتگان حسن معانی ہر دم اسکے خواستگار رہتے ہیں۔ اچھا کلام جو مطبوعہ مطابع ناظرین عزو پیشہ اور پسند خواطر شائقین و بہت اندیشہ ہو میسر آئے بصاحب نظران دیدہ ور جنکی آنکھیں شبستان معانی کی سیر سے سیر ہوتی ہیں مشاہدہ ماہ پیکران مہر تمثال سے تسلی نہیں پاتے۔ اور پھر وہ کلام اور وہ سخن جو نیر اعظم سپہر سخنوری و ماہ نیر آسمان معانی گستری شہسوار عرصۂ نکتہ دانی یکہ تاز میدان جادو بیانی فرمان روائے کشور نازک خیالی شاعر شعرا رتبت چمن آرائے گلستان فصاحت حدیقہ پیرائے خیابان بلاغت اوستاد یگانہ مسلم الثبوت زمانہ رشک ناسخ و غالب جناب میر سیف اللہ حسینی رسا کی زبان معجز بیان پر آیا ہوا اور خامہ پرچین افشان سے نکلا ہوا سخن مجموعہ دلپذیر جسکا مضمون سب بانکی دیدۂ مشتاقان سے میسر و مقبول عالم ہوا ہے۔ اسکے تیر اس علامہ دہر کی کیا تعریف کروں میں تلمیذ ہوں بلکہ زمرۂ قدر دانوں سے ہوں مگر یہ جادو بیانی و آتش فشانی قابل تتبع اساتذہ سلف ہے بقول مرحوم شعر۔ اردو معلی کو گیا زندہ دوبارہ ہو گیا سمجھے تحفہ احسان سا ہے ہر وہ کلام معجز بیان ہے جسکی ایک زمانہ کو بیک نظر فہمے تاب نہ تھی۔ غرض یہ گنجینۂ گوہر ختم ہوا اور نسخۂ بے بدل کا اولین طبع ہوا۔ اس کتاب مستطاب کا پہلو کر ضخیمہ ہے کہا جاتا ہے ناظرین کو لطف ارزانی شائقین کو مذاق سخن کی فراوانی مبارک۔ کیونکر شکر الہی نہ ادا کیا جاے۔ ناظرین مجھکو اسکا

دعوی نہین کہ اپنے انداز بیان کو شوخی تحریر سے فسانہ عجائب و بینظیر کے دعوی یکتائی کو مٹا دون۔ کیا ہوا اگر ایک نقش دوسرے کا ثانی ہو۔ خدائے جہان آفرین نے ہر کس کو توفیق عطا فرمایا ہے۔ اور ہر کس کمال حسن مین لاثانی ہے **شعر**۔ عشق نے غالب نکما کر دیا۔ ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے زمانہ کے نشیب و فراز سے ایک صحرا کے مقام مین رہتا ہون غریب الوطن ہون سپاہی زادہ ہون مسافر ہون آرام وہ جگہ دیکھکر دم لیتے کے لیئے راہ مین بیٹھا ہون احسان اوس پروردگار عالم کا ہے وہ اپنے بندون پر مہربان ہے۔ اگر مبالغہ کہون تو گنہگار ہون باعث عفو تقصیر ہون اور بامید نجات ختم کلام کرتا ہون فقط

میر سیف اللہ حسینی رسا	مہد سپہر سخنوری
تیسل ہے سال طبع دیوان	سنہ تیرہ سو چھتیس ہجری ۱۳۳۶ھ

از جناب منشی محمد صاحب متخلص بہ زنگت شاگرد رسا ساکن سکندرآباد

خوب کی زنگت رسا اشعار مین	میر سیف اللہ حسین با کمال
ملہم غیبی سے نکلی یہ صدا	بنگیا باغ ارم بھی لازوال ۱۳۳۶ھ

تمت

کتاب کے ملنے کا پتہ محمد عبدالرحمن ٹرافک کیاش ڈپٹمنٹ نظام ریلوے کیاش آفیس سکندرآباد

التماس

بخدمت شایقین والا تمکین

گذارش ہے کہ حق ترتیب دیوان ہذا
کلام معجز بیان جناب میر سیف اللہ حسین صاحب
مرحوم متخلص بہ رسا محفوظ ہے۔
لہذا کوئی صاحب اسکے طبع کا
خیال نہ فرمائیں